

1956  
12/14





وَعَلَىٰ هَٰذَا تَوَكَّلْنَا

وَعَلَىٰ هَٰذَا تَوَكَّلْنَا

وَعَلَىٰ هَٰذَا تَوَكَّلْنَا

وَعَلَىٰ هَٰذَا تَوَكَّلْنَا

وَعَلَىٰ هَٰذَا تَوَكَّلْنَا

وَعَلَىٰ هَٰذَا تَوَكَّلْنَا

وَعَلَىٰ هَٰذَا تَوَكَّلْنَا

وَعَلَىٰ هَٰذَا تَوَكَّلْنَا

وَعَلَىٰ هَٰذَا تَوَكَّلْنَا

وَعَلَىٰ هَٰذَا تَوَكَّلْنَا

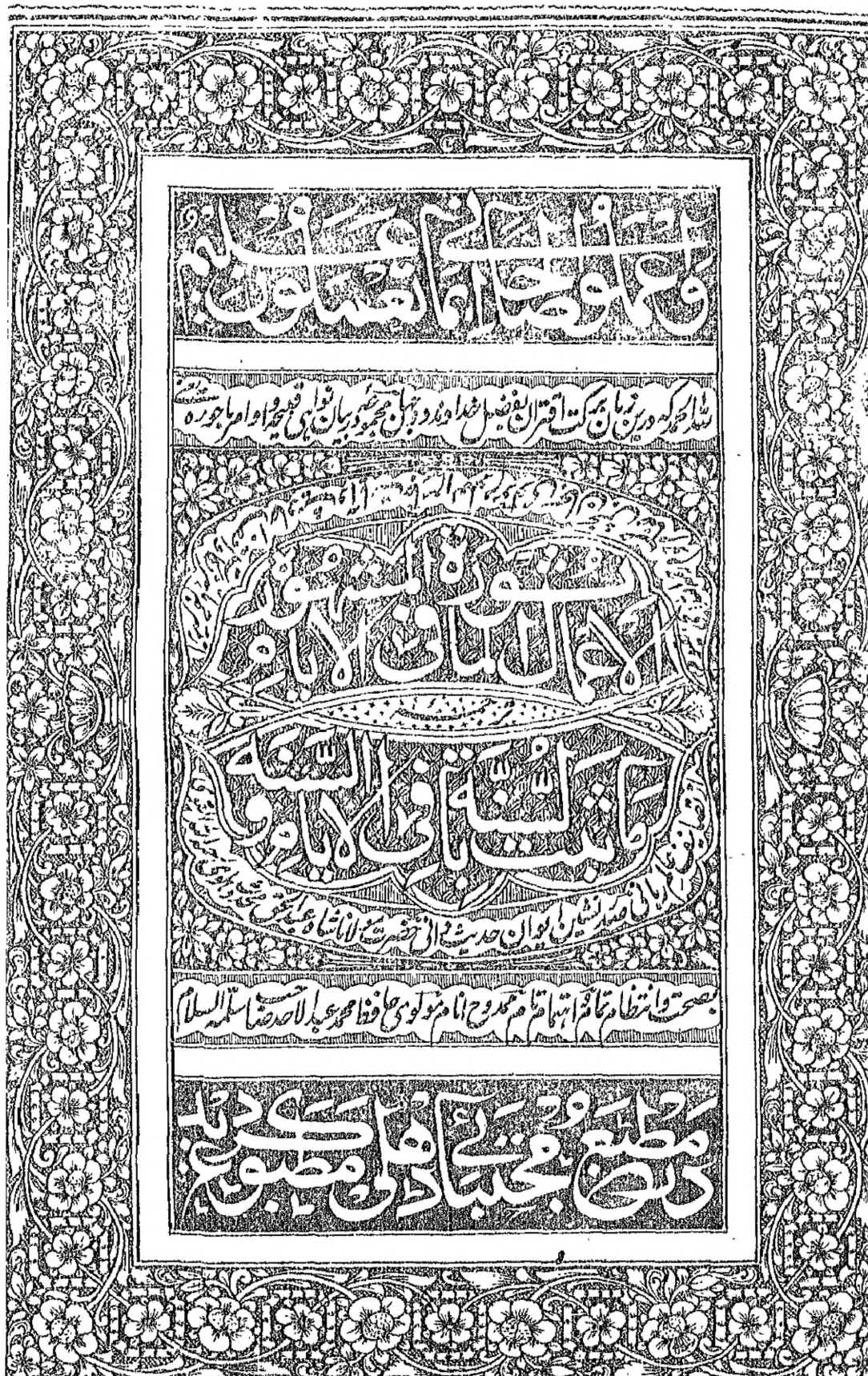
وَعَلَىٰ هَٰذَا تَوَكَّلْنَا

وَعَلَىٰ هَٰذَا تَوَكَّلْنَا

وَعَلَىٰ هَٰذَا تَوَكَّلْنَا

وَعَلَىٰ هَٰذَا تَوَكَّلْنَا





کتابخانه آیت الله العظمی

کتابخانه آیت الله العظمی

کتابخانه آیت الله العظمی

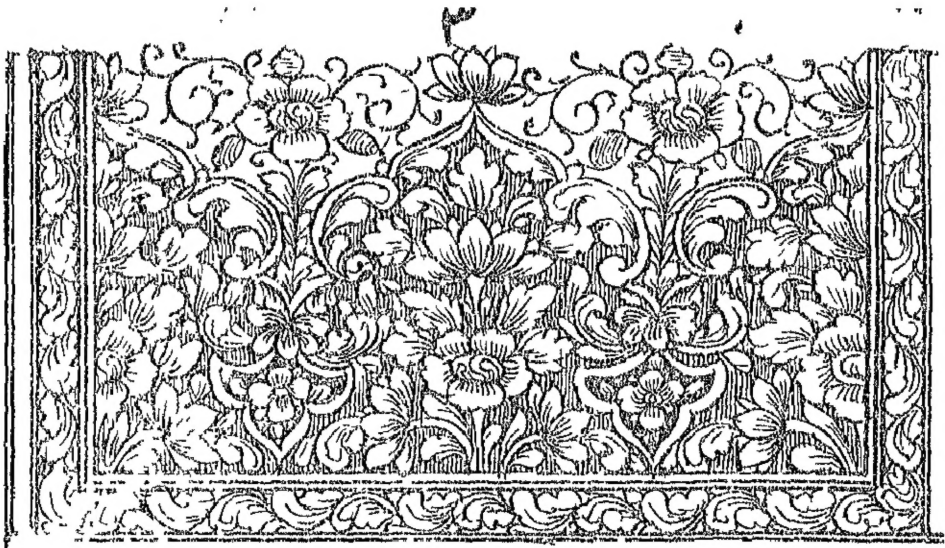
کتابخانه آیت الله العظمی

کتابخانه آیت الله العظمی

مختصر فهرست کتبخانه تجارت مطبع مجتبیائی دہلی ۱۲۹۱

قرآن شریف و فہم علی نظم مجتبیائی	اور چہنچہ زیر طبع ہے	تقریباً ہر تہذیب فی اسفار الرجال	ایضاً پارہ چہارم
سیرت در ترجمہ ایک ترجمہ اردو شا	فہم علی صری و بر حاشیہ	مع حاشیہ بیخی	ایضاً پارہ پنجم
فتح الدین صاحب دین و یک	سیرت لودی	نصف الراہر فی شرح احادیث	سیرت شریف ترجمہ اردو
نور قاری شاہ علی الدہلوی	صیغہ سیرت لودی مطبوعہ سال	الہدایہ للزلیعی	جلد پہلو و لاہور
حاشیہ ہندو ہر آیتہ انکسار	سیرت در و جلد	ایضاً لایین جو مستقلی	الود اور سیرت اردو
نور شاہ علیہ القادر	ایضاً انصاری دہلی در و جلد	تأشت بالسنن ترجمہ اردو جامعہ	ترید شریف ترجمہ اردو
قرآن شریف چار حصہ مجتبیائی	ایضاً انکسار گون	نور شہر و بر حاشیہ حل لغات یک کتاب	مظاہر حق ترجمہ اردو
پیشہ در شرح علی نظم مجتبیائی	اور او و حاشیہ شریف	ایک مدت سے کیات ہی طبع شد	قطب الدین خان احمد
تفسیر صلا الدین کرکالی شریف	این صاحب حاشیہ فاروقی	اردو ترجمہ کرکالی خلا و جامع علی علم	مشاریق الانوار ترجمہ اردو
جلد دوم مطبوعہ مجتبیائی	ترید ہی ہم شمال تریدی باضا و شرف	برست صحت کہ سائنہ ہم کی یہ کتاب	رائس احمد صاحبین الزام لودی
تفسیر رحمانی صری اردو جلد	الباب ہمارے صیغہ و حاشیہ طبع جلد	شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی کتاب	محاسن الماریہ مطبوعہ احمدی کاب
تفسیر غازی صری در چار جلد	مطبوعہ مجتبیائی	صیغہ آسین حدیثین ابن اور ہر	مدینہ لصلی حشہ من حل لغات
بر حاشیہ کشیدہ دار کمال	ایضاً کاغذ لای	کے فضائل اور اعمال اور واقعات	جدید مجتبیائی زیر طبع
تفسیر فتح البیان ہم ابن کثیر صری	شمال تریدی مجتبیائی	بقید ماہ یکے گئے ہیں یہ کتاب عیسے	کتاب الحج
در شہادت جلد	انسانی شریف ہم شریف ہزار لودی	غیر اور شریف ابو یوسف	اصول انشائی شریف مجتبیائی
تفسیر مطہری نزل اول	نظامی	سوی صیغہ کمال در و جلد	مطبوعہ مجتبیائی
تفسیر القادسی مطبوعہ در و جلد	نور ظاہر مالک شریف مجتبیائی	تفسیر القادسی شریف بخاری جلد اول	ایضاً کندہ حنائی
تفسیر جامع البیان لودی	مشکوٰۃ شریف شریف ہر اکمال	بچہ بارہ طوری	ایضاً لای
تفسیر بیضاوی تا سورہ بقرہ حشہ	فی اسفار الرجال کا قدری	ایضاً جلد دوم پنج پارہ	انوار صلا حنائی
سما شریف و حشہ	ایضاً کاغذ لای	ایضاً جلد سوم پنج پارہ	توضیح مکتوب کلان لکھنؤ
جامع التفسیر اردو مطبوعہ لکھنؤ	ایضاً لای تقطیع کلان ۱۲-۱۹	ایضاً جلد چہارم پنج پارہ	کشف المہجہ شرح مسلم الشیخ
اسین تیز پارہ در حشہ شریف	ایضاً کلان ۱۳-۱۴	ایضاً جلد پنجم	تلاحد کیدانی شطرنج
سورۃ کی تفسیر	ترید سوائی آلا تا لفظ لودی کمال	ایضاً جلد ششم زیر طبع طوری	حجرت الفہم
تفسیر حنائی بران اردو مطبوعہ	مستقلی	فیض الباری اردو ترجمہ بخاری	راہ نجات مجتبیائی ہمایون شاہ
سیرت مجتبیائی دہلی ہندو تفسیر	تین الاطراف نام حشہ حنائی در	مطبوعہ لاہور دار اول	مقتلح احیہ حشہ کرہ
اردو ہنر سات جلد میں تمام ہوگی	شہادت صری	ایضاً پارہ دوم	راہ مسلمین ترجمہ اردو
اس کی ایک جلد ہی تمام ہوگی	رو حشہ صری	ایضاً پارہ سوم	مطبوعہ مجتبیائی





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل لاروقنا المباركة واسم النبوة البركات و...  
 تمام ستائش اللہ کے واسطے ہے جسے مبارک و محمود کو خیرات اور برکتوں کے واسطے...

لاهل للنسك العبادات، ونسج فيهما تجاراتهم ورضاعتهم ابوتهم و...  
 زہر اور عبادت والوں کے لئے تجارت کا وہ بنائی کہ ان کی تجارتیں فائدہ آتی تھیں اور ان کے باپ بزرگ...

المقاصد لهم وما يأمرون من ثواب الاعمال اجابة الدعوات...  
 اپنے مقصد اور آرزوئیں اعمال کے ثواب اور دعاؤں کی قبولیت کامل کر لیں اور ان کے...

لم يحضر موسم التجارة والنفرة او لم ينجس بارة والصلوة والصلوات...  
 جو تجارت کا وہ ہیں نہ آئی اور نہ سے ترسے دلاؤں آٹھا غلط وارز ہو پوری ہو، کی اور کمال اور دوا...

الركان على سبيل المرسلين وامام المتقين...  
 اسلام سید المرسلین اور متقین کے پیشوا پر بنکا نام محمد - تہجکی تقدیم اور برکتی...

العلوم والاعمال وبكسرهم وشفاعتهم في الاموال في المبدأ والمآل...  
 علوم اور اعمال حاصل ہوتے ہیں اور ان کی کرم اور شفاعت سے مال اور مال میں امیدیں اور آرزوئیں ملتی ہیں...

استاذ الكل امام الوجوه ومنبر العلم ومعدن الجود وعلو...  
 کوہ سب کے تہماز اور وجود کے پیشوا علم کے چشمہ اور سخاوت کے کان ہیں اور کنگ نام آواز ہے اور بر...

اجميرهم في طرق الحق وحيي علوم الدين امداد فيقول...  
 کہ وہ سن کی راہ بتا دیں اور علم دلا دیں کہ زندہ کر دیں اور پھر سے ہند ہند دلا دیں اور تو کا...

الحمد لله الذي جعل لاروقنا المباركة واسم النبوة البركات و...  
 تمام ستائش اللہ کے واسطے ہے جسے مبارک و محمود کو خیرات اور برکتوں کے واسطے...



# شہزاد محرم

دسے کا مہینہ

من جامع الاصول فیہ جاء فی الصحیحین من الاحادیث من احواله وفضله  
 جامع الاصول میں سے وہ جو صحیح حدیثین میں سے احوال اور اس کے فضیلت  
 وفضل الہیہ عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان عاشوراء یوما  
 اور اس کے روزہ کی فضیلت میں آئی ہیں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے یہ کہ رمضان کی فرضیت سے  
 فیہ قبل رمضان فلما تزل رمضان کان من شاء صام ومن شاء افطر فی رواية  
 پہلے عاشوراء ہی میں روزہ رکھتے تھے پھر جب رمضان میں ہو گیا تو بکامل چاہے قضا عاشوراء کا روزہ رکھتا تھا اور جو چاہتا تھا نہ رکھتا تھا اور نہ ہی کھانا کھاتا تھا اور نہ ہی  
 قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر یصوم عاشوراء علیہ السلام فی  
 کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ امر بیان کیا کہ میں نے عاشوراء کو صوم کرنے کا حکم دیا تھا اور نہ ہی کھانا کھاتا تھا اور نہ ہی  
 اخری قالت کانوا یصومون عاشوراء قبل ان یفرض رمضان کان یوما یسرقون البکرة  
 روایت میں ہے کہ کچھ تین کہ رمضان کی فرضیت سے پہلے عاشوراء میں روزہ رکھنا کرتے تھے اور وہ یہاں تک کہ جو کہ روزہ رکھنے کی خوشی کی کہتے تھے  
 فلما فرض رمضان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شاء ان یصوم  
 جب رمضان فرض ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس روزہ کو رکھنا چاہے  
 فلیصمه ومن شاء ان یترکہ فلیترکہ وفي اخری قالت کان یوم عاشوراء  
 اور روزہ رکھنے اور جو ترک کرنا چاہے ترک کرے اور ایک روایت میں ہے کہ تین یوم عاشوراء میں  
 یصومہ قریش فی الجاہلیۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ  
 جاہلیت کے ایام میں قریش ہذا رکھتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی یہی فرمایا کرتے تھے  
 فی الجاہلیۃ فلما قدم المدینۃ صام ومن صیامہ فلما فرض رمضان ترک  
 اس روزہ رکھنا کرتے تھے پھر جب مدینہ میں تشریف لائے تو اسے چاہا کہ وہ روزہ رکھا کرے اور حکم دیا کہ جو چاہے صوم کرے اور جو نہ کرے وہ نہ کرے  
 عاشوراء فرض نہ ہوا اور منشاء ترکہ وفي اخری قال فرض رمضان قال  
 موقوف کیا پھر تو چاہتا تھا روزہ رکھتا تھا اور جو چاہتا تھا نہیں رکھتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ جب رمضان فرض ہو گیا چھتہ گئے تو  
 منشاء صامہ ومنشاء ترکہ وفي اخری ان قریشا کان یقرضون عاشوراء فی  
 جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے اور ایک روایت میں کہ بیشک قریش ایام جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ  
 الجاہلیۃ ثم امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصومہ حتی  
 رکھا کر سکتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے روزہ کا حکم دیا اور ان کا

۱۰  
 من جامع الاصول  
 فیہ جاء فی الصحیحین  
 من الاحادیث من احواله  
 وفضله  
 جامع الاصول میں سے وہ  
 جو صحیح حدیثین میں سے  
 احوال اور اس کے فضیلت  
 وفضل الہیہ عن عائشہ  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 قالت کان عاشوراء یوما  
 اور اس کے روزہ کی فضیلت  
 میں آئی ہیں عائشہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت  
 ہے کہ میں نے یہ کہ  
 رمضان کی فرضیت سے  
 فیہ قبل رمضان فلما  
 تزل رمضان کان من  
 شاء صام ومن شاء  
 افطر فی رواية  
 پہلے عاشوراء ہی میں  
 روزہ رکھتے تھے پھر  
 جب رمضان میں ہو گیا  
 تو بکامل چاہے قضا  
 عاشوراء کا روزہ  
 رکھتا تھا اور جو  
 چاہتا تھا نہ رکھتا  
 تھا اور نہ ہی کھانا  
 کھاتا تھا اور نہ ہی  
 قال کان رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم  
 امر یصوم عاشوراء  
 علیہ السلام فی  
 کہتے ہیں کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے یہ امر  
 بیان کیا کہ میں نے  
 عاشوراء کو صوم کرنے  
 کا حکم دیا تھا اور نہ  
 ہی کھانا کھاتا تھا  
 اور نہ ہی  
 اخری قالت کانوا  
 یصومون عاشوراء  
 قبل ان یفرض  
 رمضان کان یوما  
 یسرقون البکرة  
 روایت میں ہے کہ  
 کچھ تین کہ رمضان  
 کی فرضیت سے پہلے  
 عاشوراء میں روزہ  
 رکھنا کرتے تھے اور  
 وہ یہاں تک کہ جو  
 کہ روزہ رکھنے کی  
 خوشی کی کہتے تھے  
 فلما فرض رمضان  
 قال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم  
 من شاء ان یصوم  
 جب رمضان فرض  
 ہو گیا تو رسول  
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم نے فرمایا  
 جو شخص اس روزہ  
 کو رکھنا چاہے  
 فلیصمه ومن  
 شاء ان یترکہ  
 فلیترکہ وفي  
 اخری قالت کان  
 یوم عاشوراء  
 اور روزہ رکھنے  
 اور جو ترک کرنا  
 چاہے ترک کرے  
 اور ایک روایت  
 میں ہے کہ تین  
 یوم عاشوراء  
 میں  
 یصومہ قریش  
 فی الجاہلیۃ  
 وکان رسول  
 اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم  
 یصومہ  
 جاہلیت کے ایام  
 میں قریش ہذا  
 رکھتا تھا اور  
 رسول اللہ صلی  
 اللہ تعالیٰ علیہ  
 وسلم بھی یہی  
 فرمایا کرتے  
 تھے  
 فی الجاہلیۃ  
 فلما قدم  
 المدینۃ صام  
 ومن صیامہ  
 فلما فرض  
 رمضان ترک  
 اس روزہ رکھنا  
 کرتے تھے پھر  
 جب مدینہ میں  
 تشریف لائے تو  
 اسے چاہا کہ وہ  
 روزہ رکھا کرے  
 اور حکم دیا کہ  
 جو چاہے صوم  
 کرے اور جو نہ  
 کرے وہ نہ کرے  
 عاشوراء فرض  
 نہ ہوا اور  
 منشاء ترکہ  
 وفي اخری  
 قال فرض  
 رمضان قال  
 موقوف کیا  
 پھر تو چاہتا  
 تھا روزہ رکھتا  
 تھا اور جو  
 چاہتا تھا نہیں  
 رکھتا تھا اور  
 ایک روایت میں  
 ہے کہ جب  
 رمضان فرض  
 ہو گیا چھتہ  
 گئے تو  
 منشاء صامہ  
 ومنشاء ترکہ  
 وفي اخری  
 ان قریشا  
 کان یقرضون  
 عاشوراء فی  
 جو چاہے روزہ  
 رکھے اور جو  
 چاہے نہ رکھے  
 اور ایک روایت  
 میں کہ بیشک  
 قریش ایام  
 جاہلیت میں  
 عاشورہ کا  
 روزہ  
 الجاہلیۃ  
 ثم امر  
 رسول اللہ  
 صلی اللہ  
 علیہ وسلم  
 یصومہ  
 حتی  
 رکھا کر سکتے  
 تھے پھر رسول  
 اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے  
 اسے روزہ کا  
 حکم دیا اور ان  
 کا

الله الباري محمد بن سيف الدين الهادي البخاري وفقه الله لساول  
 حاجته عبد الله بن سيف الدين الهادي البخاري وفقه الله لساول

طریق الحق والیقین فی متابعت سید المرسلین قد ثبت انما ان فیہ الیقین  
حق اور یقین پر چلنے کی سید المرسلین کی پیروی میں نوافیق نہیں ہے کہتا ہو کہ بیشک یہاں میں محدثین اور عباد کے  
والمتنسیرین فیما جاء فی البیان والایمان لا یراد والصلوة والصدقات والصلوات  
اس باب میں خلاف ثابت ہو کہ شب و روز من و ظہار اور نماز اور روزے کہتے ہیں اور بیشک محدثوں

المحمدون في ما تمسك به الشك وشدة وفي الاكثار وهو ايجلازنا ورحم  
عابدون کے مشکات میں سلام کیا ہے اور شدت سے انکار کیا اور جو امرادیت اور اخبار اس باب میں  
فہم انزلنا دیت الاختیار وکن کذا قل کہنا فی کذا فی رسالہ فارسیہ لنا  
لاسنہ میں ان کے بطلان کا حکم لکھا ہے اور تیسرے اس باب میں اپنے فارسی رسالہ میں واسطے

فوالجہم بین الفرقین وسکنا فیما بین الطریقین و ذکرنا ما فیر من الرجال والنفوس  
اللاسیغۃ اذ قال فریقین سکتی بحث کی جو اور دشمن بنے دونوں راہ میں سوچا و کار سے لیا اور ان میں سے جس کا عمل درست نہ ہو وہ جہنم میں جائے گا  
واللہ یقول الحق وهو قید السبیل تم مجھے بتائی کہ یہ اللہ ہے مالہ عاجز از الخلق  
در اندر حق ہی کہتا ہے اور وہی راستہ دکھاتا ہے پھر ہم نے اس رسالہ میں وہ حدتیں

[illegible]

نجرالیہ اکرام خصوصاً فی شہر ربیع الاول فی ذکرفات سید الانام لا ندر علیہ  
 علی الخضر بارہ وفات کے مہینہ میں سید الانام علیہ وآلہ  
 صلوٰۃ والسلام مبتداً من الشہر الحکم الخ فی الحجۃ اکرام والہ الموفق  
 صلوٰۃ والسلام کے وفات کے باب میں نہ کہ مہینہ سے لیکر بغیر عید کے مہینہ یا حرمت تک اور نہ نو روزہ یا نو روزہ

وکیل و الاقامہ و سمیت ہذا الرسالہ یہاں آئیت خیر المستفیض  
 ل اور پورا کرنا ہے اور یہی اس رسالہ کا نام ثابت من السنہ  
 ہام السنہ یقبلہ بفضلہ من لا تأخذہ السنہ ولا تقوم  
 اقامہ السنہ رکھا ہے اسکو اپنے فضل سے وہی قبول کرے جسکو داؤد علیہ السلام اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم



ایہود و نصاریٰ نے عیدِ فِطْر کے سبب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سزا دینے کا ارادہ کیا تھا، مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے ارادے کو قبول نہ فرمایا اور ان کو سزا سے محفوظ رکھا۔

وفی رایتہ کان علی خیدر یومون یوم عاشوراء وتینون فی یوم الیوم  
اور اک رایت میں ہرگز نہیں کہ لو کہ یوم عاشوراکا روز رکھا کرتے تھے اور اسکو عید نہا لیتے تھے اور اپنی

نساء ہم فیہ علیہم وشیاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرآنکم  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جو قرآن میں سے کوئی کلمہ

اخرج البخاری ومسلم عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 بھر رد این بخاری اور مسلم کی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وسلومدنیہ فرای ایمورتصویرمعاشرۃ ففقال ہذا قوالو یوسف علیہ السلام  
مدینہ منورہ میں لکھتے تھے کہ وہ جو کہ دیکھا کہ معاشرۃ کے ذریعہ وہ کہتے ہیں آپ پر عجیب کیا ہو جس کی کیا کہیں ان کے کہ ان

اللہ فرموسیٰ و نبی اسرائیلؑ تم فساد مرفقہ الہیٰ ناسیجی ہوئے منکر

فصامه اسر صيام وفرواية فقال لهم ما هذا اليوم الذي تصومون قالوا هذا

یوم عظیم النجی اللہ ذہبی و قوی و غریبہ فرعون و قومہ فصحاء مری  
 شادان، حکم ہمارا، اندہ موسیٰ کا و انکی قوم کو جانشینی اور اس فرعون کو اور اسکی قوم کو دنیا

شکر افروز نمود. تسبیح اله اخرج البشاری و مسند و اخرجه البود اؤد الفی

وَعَنْ حَابِئِينَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِيهِمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ رَاكِبًا وَهُوَ كَمَا أَمْرًا بِأَيَّامٍ

عاشوراء و یثربا علیه و ستعاهدنا عند قوما ان خبر من زمان لمریا میرزا و لمر

یہاں سے کہ یہ معاہدہ انگریزوں کے لیے اور اس معاہدہ کے تحت انگریزوں کے لیے

علی عبد اللہؑ وهو یطعم یوم عاشوراء فقال یا ابا عبد المہمن بن الیوم یوم

[illegible]

فرض رمضان فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من شاء  
 رمضان فرض ہو گیا یہ جس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے عاشوراء کا  
 فليصمه ومن شاء فليفطر اخرج البخاري ومسلم واخرج مالك  
 روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے اور مالک  
 وابوداؤد والترمذي الراية الرابعة وقالوا فيها كانت هو الفريضة  
 اور ابو داؤد اور ترمذی نے جو حقیقی روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں اس عبارت کے بعد فرض رمضان پر  
 بعد قوله فليفطر رمضان وعن ابن عمر رضي الله عنهما ان اهل الجاهلية  
 یہ کہتے ہیں پھر وہی رمضان فرض تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جاہلیت والے  
 كانوا يصومون يوم عاشوراء وان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صامه  
 عاشوراء کہ دن بدینک روزہ رکھتے تھے اور جبے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے  
 والساہون قبل ان يفرض رمضان فلما فرض رمضان قال رسول الله صلى  
 رمضان کی فرضیت سے پہلے پہلے یوم عاشوراء کا روزہ رکھا اور پھر جب رمضان فرض ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ  
 الله تعالى عليه وسلم ان عاشوراء يوم من ايام الله تعالى فمن شاء صامه وفي  
 منسب سے علیہ وسلم نے فرمایا بدینک عاشوراء اللہ کے دنوں میں کا ایک دن ہے جو چاہے کہیں روزہ رکھے اور ایک  
 رواية قال كرمنا النبي صلى الله عليه وآله وسلم يوم عاشوراء فقال انك يوم  
 روایت میں ہے کہ عید اللہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یوم عاشوراء کو اگر گناہ آجائے تو مایہ دن ہو کہ  
 كان يصوم اهل الجاهلية فمن شاء صام ومن شاء تركه اخرج البخاري ومسلم  
 اہل جاہلیت اس طرح روزہ رکھتے تھے سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے  
 والبخاري صام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عاشوراء وامر بصيامه فلما فرض  
 اور تنہا بخاری کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء پر روزہ رکھا اور لوگوں کو کام فرمایا پھر جب  
 رمضان تركه وكان يحب الله لا يصومه الا ان يوافق صوم المسلمين مثل الثا  
 رمضان فرض ہو گیا تو خوف کیا اور عبد اللہ اس روزہ نہیں رکھا کرتے تھے مگر جب ان کا دن طہان آ پڑا تو مسلم کی روایت و مری نے  
 وقال فمن احب منكم ان يصوم فليصمه ومن كره فليتركه واخرج ابوداؤد  
 اور کہا جو کوئی تم میں سے روزہ رکھنا محبوب ہے جیسے سورہ رکعہ اور حبیب کو یہ روزہ ترک کرے اور ابو داؤد نے  
 نحو الراية الاولى وعن ابي موسى قال كان يوم عاشوراء يوم يعظمه  
 پہلی سے روایت کی ہے اور ابو موسیٰ نے روایت کی ہے کہ یوم عاشوراء ایسا دن ہے کہ جو دیکھ سکے تبسم

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 عاشوراء روزہ رکھو  
 اسے زبردستی  
 بیعت خاتم النبیین  
 نہیں کیجیے کہ جس

فَعَلَّاهُ خُرْجَةَ النَّسَاءِ وَخَرَجَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ مِنْكُمْ حَالُ كُلِّ يَوْمٍ فَكُلُوا مِنْ صِيَامٍ وَمِنْ مَالٍ  
 بَصَرُ قَالَ فَمَوْابِقَتِي وَمَكَرُوا بِعَثْوَالِي هَلْ لِعَصْرٍ فَيَتَوَابِقَتِي وَمَهُمْ  
 قَرَوَى مَالِكٌ بَلَّغَ عَنْ جَمْرِ بْنِ النَّبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ الْحَاشِثِ بْنِ هِشَامٍ  
 أَنْعَلَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَصَلَّى أَمْرًا هَلْ لِي بِمَوْابِقَتِي وَمَوْابِقَتِي وَمَوْابِقَتِي  
 بَنِي بَزِيَّةَ ابْنِ سَعْدٍ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ  
 فَقَالَ عَلِمْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَضِلَّ عَلَى الْأَرَامِ  
 الْأَهْلُ الْيَوْمَ وَلَا شَهْرَ الْأَهْلُ الشَّهْرُ يَعْنِي رَمَضَانَ وَفِي حَدِيثٍ عَبْدِ اللَّهِ  
 ابْنِ مَوْسَى قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَرَّيْ صِيَامَ يَوْمِ فِضْلٍ عَلَى غَيْرِهِ  
 الْأَهْلُ الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي رَمَضَانَ خُرْجَةُ النَّسَاءِ  
 فِي سَلَامٍ وَكَرْبَةٍ فَتَدْرَأُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ  
 الْحَاشِثِ بْنِ هِشَامٍ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ  
 فَقَالَ عَلِمْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَضِلَّ عَلَى الْأَرَامِ  
 الْأَهْلُ الْيَوْمَ وَلَا شَهْرَ الْأَهْلُ الشَّهْرُ يَعْنِي رَمَضَانَ وَفِي حَدِيثٍ عَبْدِ اللَّهِ  
 ابْنِ مَوْسَى قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَرَّيْ صِيَامَ يَوْمِ فِضْلٍ عَلَى غَيْرِهِ  
 الْأَهْلُ الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهَذَا الشَّهْرُ يَعْنِي رَمَضَانَ خُرْجَةُ النَّسَاءِ  
 فِي سَلَامٍ وَكَرْبَةٍ فَتَدْرَأُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ  
 الْحَاشِثِ بْنِ هِشَامٍ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ  
 فَقَالَ عَلِمْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِيَامَ يَوْمِ عَاشُورَاءَ فَضِلَّ عَلَى الْأَرَامِ  
 الْأَهْلُ الْيَوْمَ وَلَا شَهْرَ الْأَهْلُ الشَّهْرُ يَعْنِي رَمَضَانَ وَفِي حَدِيثٍ عَبْدِ اللَّهِ  
 ابْنِ مَوْسَى قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَرَّيْ صِيَامَ يَوْمِ فِضْلٍ عَلَى غَيْرِهِ

۴  
عوضه از انچه  
شماره از انچه  
از انچه  
بسیار  
بنی  
مگر  
خانواده  
عقب  
مهر  
پیش  
در  
عقب  
استاد  
از  
دانش  
عزیز  
بسیار  
کردن





ذکر دوم  
در تفسیر اعداد و بیت همد و شمال اینها اضافت تشریف شریف است بعد از آنکه این بیت که است اینها را نیز ایتها را ایتها اضافت کرده شده است

ذکر دوم  
در تفسیر اعداد و بیت همد و شمال اینها اضافت تشریف شریف است بعد از آنکه این بیت که است اینها را نیز ایتها را ایتها اضافت کرده شده است

و فی سجدہ شریف <sup>۱</sup> در ایستادن جاذبه فی الکائنات الذرات - فی جمیع اصول و فروع و در فی الجمیع الکبیر  
در دست <sup>۲</sup> بیست و پنج مرتبه کورین و در ایستادن بیست و پنج مرتبه کبریا و در دست

یوم عاشوراء التَّوَكُّلِ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 رُوِيَ عَنْهُمَا فِي رِوَايَةٍ كَثِيرَةٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْقِ فِي الْقَابِلِ لِمَنْ يَصُومُ التَّاسِعَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَسْرِ بَابِ الْكَلْبِ سِتَّةَ سِنِينَ أَمَّا فِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَانَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَتْ فِيهِ نَارُ  
 وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشُورَاءُ وَامْرَأَتَا  
 أَوْ رَأْسُهَا وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَتْ فِيهِ نَارُ  
 فَقَالَ أَوَيْلَ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ يَوْمَ يُعْظَمُ إِلَهُهُ وَالنَّصَارُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 تَوَكَّلُوا عَلَى اللَّهِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادْعَا إِلَى الْعَمَلِ الْقَابِلِ نَشَاءُ اللَّهُ صَحَّتْ لِيَوْمِ التَّاسِعِ فَلَمَّا بَاتَ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عَاشُورَاءَ  
 الْعَمَلُ الْقَابِلُ حَتَّى تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رِوَايَةِ كَثِيرَةٍ  
 قَالَ تَمِيمٌ لِي بَنِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ تَوَسَّلَ دَاءُ فِي مَزْمِنِ  
 فَقُلْتُ خَيْرٌ مِنْ عَصُومٍ عَاشُورَاءُ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هَلَالَ الْحَرَمِ فَأَعْدِدْ  
 يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ هَكَذَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ قَالَ بَعْضُ  
 أَخْرَجَ مُسْلِمٌ وَأَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ الثَّانِيَةَ وَالثَّلَاثَةَ وَفِي رِوَايَةِ ذِكْرِ هَارِثٍ عَنْ  
 عطاء قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ صَوْمُ التَّاسِعِ وَالْعَاشُورَاءِ  
 وَخَالِفُوا إِلَهُهُ وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَجُلٌ لِي يَكُنْ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا عَاشُورَاءَ وَالْعَشْرَةَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

یوم عاشوراء  
 روزہ کا روزہ یا ایک ہفتہ ترقی سے روایت کیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اس سے کہ اس سے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فسر بیا اگر میں سال آئندہ ہم زندہ رہا تو اللہ نوین تاسع روزہ رکھو گا یعنی عاشوراء کی نوین تاریخ  
 و فی رایت قال چیز صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشوراء و امر صیا  
 اور ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء کو آپ وزہ رکھا اور ایک روزہ کام فرمایا  
 فقال وای رسول اللہ انہ یوم یعظم الیہ و النصار فقال رسول اللہ صلی  
 تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جس کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ  
 اللہ علیہ وسلم فاذا کان العام القابل نشاء اللہ صحت لیوم التاسع فلم یأت  
 عامہ وسلم نے فرمایا جب سال آئندہ ہوگا تو انشاء اللہ نوین تاسع روزہ رکھو گا سو اگلا سال  
 العام المقبل حتی توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و فی رایت حکم فی الامم  
 جسے ہی نہ پایا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کی اور حکم میں لا عوج کی واثقین ہے  
 قال تمیم لابی بن عباس رضی اللہ عنہما وہو توسل داء فی مزمین  
 کہتا ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آؤ تو تم مجھے بتاؤ کہ وہ مزمین میں تکبیر کا کئے گئے  
 فقلت خیر من عصوم عاشوراء فقال اذا رایت هلال الحرم فاعد و اجبر  
 مجھے کہا یوم عاشوراء کے روزہ کا حال بناؤ کہا جب تو محرم کا ہلال دیکھے تو کہاے جا اور  
 یوم التاسع صائمًا قال هكذا کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یصوم قال بضم  
 نوین تاسع روزہ رکھ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے اسے کہا ہاں  
 اخرج مسلما و اخرج ابو داود الثانية والثالثة و فی رایت ذکر ہارث عن  
 اسکو مسلم نے نقل کیا ہے اور ابو داؤد نے دوسری اور تیسری روایت کی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ زمین نے  
 عطاء قال سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول صوم التاسع والعاشوراء  
 عطاء سے نقل کی ہے کہتا ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ہے کہ کہتا تھا نوین اور دسویں کو روزہ رکھا کرو  
 و خالفوا الیہ و عن حفصة رضی اللہ عنہا قالت راجع لیکن یدعن  
 اور یہی کہی مخالفت کرو اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں ہر کام میں کہ ان کو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائم عاشوراء والعشر ثلثة ایام من کل شهر  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ روزہ عاشوراء و عشر و ثلثہ ایام من کل شہر



بطریق اخر ولا حاجة الى اعادة تها بعد ذكرها بطريقها اللهم الا ان  
 اور طریق سے آئی ہیں اور اس کے دو بارہ لاکھ کی کچھ حاجت نہیں ہے سب کے صحاح کے طریق پر مذکور ہو چکے ہیں ان  
 یكون بلا فظ اخر لم يذكر في الجامع واحد يث اخر ما عداها ولذا  
 اگر اور فظ ہوئے جو جامع میں مذکور نہیں ہوئے تو اعادہ ہوتا اور سوا اس کے اور شیئ میں ہم انکو ذکر کرتے ہیں  
**وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**  
 اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 ان كنت صائما بعد شهر رمضان فصم الحرام فانه شهر الله تعالى فيه  
 اگر تو بعد رمضان کے روزہ رکھنا چاہے تو حرام میں روزہ رکھنا کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے اس میں  
 يوم تاب فيه على قوم ويؤتي فيه على اخرين رواه الترمذي وعن  
 ایک دن ہے اس میں ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اس میں اوروں کی توبہ قبول کر چکا ہو تو توبہ کی توفیق دیا گیا ہے اور  
**ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**  
 ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 صوموا يوم عاشوراء وخالفوا فيه اليهود وصوموا قبله يوما وبعده  
 روزہ عاشوراء کو روزہ رکھا کرو اور ان یہود کی مخالفت کیا کرو اور اس سے ایک دن پہلے اور ایک دن پیچھے  
**يوم اراه احمد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم**  
 روزہ رکھا کرو کہو چھ روزہ پہلے اور علی سے روایت ہے کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 لئن بقيت امرت بصيام يوم قبله ويوم بعده يعني يوم عاشوراء رواه  
 اگر میں جیتا رہتا تو ایک دن پہلے اور ایک دن پیچھے کے روزہ کا حکم دیتا مگر عاشوراء کا دن تھا  
**البيهقي في شعب الایمان وعن ابی هريرة قال صوموا يوم**  
 ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے عاشوراء کے  
 عاشوراء وهو يوم كانت الانبياء تصومه صوموا رواه ابن ابی  
 دن روزہ رکھا کرو یہ وہ دن ہے کہ اس میں انبیاء روزہ رکھتے تھے سو تم بھی روزہ رکھا کرو اس کو ابن ابی  
**شعبة وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم**  
 شعبہ سے روایت کیا ہے اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ  
 عاشوراء عيد من قبلكم فصوموا انتم واهل البزار والديلي وعنه

مرق حج طریق  
 سنت طریق و  
 سند ہوا  
 در اصطلاح  
 حدیث میں  
 ایک معنی آیا  
 ذوق و تامل  
 بیان انہی  
 ہم سب کو پتا نہ  
 رکھتے ہوں  
 حدیث میں  
 تفسیر  
 راجعہ فرمایا  
 مشرت جمع  
 است  
 جمع  
 دن و شبہ  
 ختم الرجاء  
 جمع میں  
 ملکہ الطافہ  
 سن الثانیہ  
 شمس











جابر علی شرط مسلم خرما ابن عباس الی فی الاستیعاب من روایة ابی الزبیر  
 جابر بن مسلم کی شرط سے مروی ہے اسکو ابن عبد البر نے استیعاب میں ابی الزبیر کی روایت سے  
 عندہ هو اصل طرق و رواہ هو والذائق فی الافراد بسند جمیع عن عمرو بن  
 جابر سے یہ نقل کیا ہے یہ طریق سب سے صحیح ہے اور ہر کوئی سننے اور دانتی سے افراد میں جابر سے کہ ساقیہ عمر سے مروی ہے  
 علیہ السلام فی الشعب من جملة محمد بن المنذر قد استدل ابی یونس  
 علیہ او بیہقی سے شعب میں محمد بن المنذر کی جہت سے روایت کیا ہے میں کہتا ہوں اور ہر ہا رسد اکتفا و سلف  
 کثیر المذکر و تعقب اعتماد ابی الجوزی فی الموضوعات قول العقیل فیہم  
 بہت مواخذہ کیا ہے اسکو ذکر نہیں کیا اور اعتماد بن الجوزی نے موضوعات میں عقیل کی کہ قول کہ بعد جابر سے مسلم  
 ابن شاذان راوی حدیث ابن مسعود و انہ یحکم فی بقولہ بلخ ذکر ابن عباس و  
 ابن شاذان ابن مسعود کی حدیث کے راوی کے حق میں ہے کہ یہ بھول ہے یہ حدیث ابی جابر سے بلکہ ابن جابر سے اسکو  
 الثقات والضعفاء انتہی و تدریہ الشریعة فی الاحادیث الموضوعة فی الشیخ  
 ثقات اور ضعیفین کے کیا ہے انتہی او شیخ امام حافظ علامہ مدنیہ نبوی یام لہیہ تراویح عالم شریع علی بن  
 الامام الحافظ العلامة المدنیہ النبویہ و زمان الشیخ علی بن شاذان  
 محمد بن اسحاق کے تدریہ الشریعة فی الاحادیث الموضوعة میں ہے  
 ابن العرق حدیث من صام تسعة ايام من اول المحرم بنی اللہ لہ فقیہ فی العلم  
 حدیث جسے اول محرم میں نو دن کے روزے رکھے تو اس کے واسطے اللہ شہد ہو این ایک شہد  
 میل فی میل لہا اربعة ابواب و ان ابو نعیم عن انس فی مرقا الطویل و هو  
 سباحت میں میل در میل بنا دیا گئے چار روزے ہو گئے اسکو ابو نعیم نے اس سے روایت کی ہے اور ابی یونس علی بن ابی اسود  
 اوفہ و حدیث من صام يوم عاشوراء كتب الله له عبادتة سنة و من صام يومين  
 ایک آفت کا برکالہ ہے اور یہ حدیث جسے عاشوراء کے دن روزہ رکھا تو اس کے واسطے پندرہ سالہ بزرگی کی عبادت سے سہ ماہ  
 و قیامہا و من صام يوم عاشوراء اعطى ثواب عشرة الاف مال من صام يوم  
 اوصلو کے ساتھ لکھا ہے او جس نے یوم عاشوراء کو روزہ رکھا تو اسکو دس ہزار خوشیوں کا ثواب ملے گا اور جس نے یوم عاشوراء کو  
 عاشوراء اعطى ثواب الف حاج و معتبر من صام يوم عاشوراء اعطى ثواب خمس  
 روزہ رکھا تو اسکو ہزار حاجیوں کا اور غزوہ لایہ الوان کا ثواب ملے گا اور جس نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا تو اسکو دس  
 الاقشہ میل من صام يوم عاشوراء كتب الله له اجر سبعہ سنات و من صام يوم  
 ہزار شہرہ کا ثواب ملے گا اور جس نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اس کے واسطے پندرہ سالہ بزرگی کا ثواب ملے گا اور جس نے

ابن شاذان راوی حدیث ابن مسعود و انہ یحکم فی بقولہ بلخ ذکر ابن عباس و ابن شاذان ابن مسعود کی حدیث کے راوی کے حق میں ہے کہ یہ بھول ہے یہ حدیث ابی جابر سے بلکہ ابن جابر سے اسکو الثقات والضعفاء انتہی و تدریہ الشریعة فی الاحادیث الموضوعة فی الشیخ ثقات اور ضعیفین کے کیا ہے انتہی او شیخ امام حافظ علامہ مدنیہ نبوی یام لہیہ تراویح عالم شریع علی بن الامام الحافظ العلامة المدنیہ النبویہ و زمان الشیخ علی بن شاذان محمد بن اسحاق کے تدریہ الشریعة فی الاحادیث الموضوعة میں ہے ابن العرق حدیث من صام تسعة ايام من اول المحرم بنی اللہ لہ فقیہ فی العلم حدیث جسے اول محرم میں نو دن کے روزے رکھے تو اس کے واسطے اللہ شہد ہو این ایک شہد میل فی میل لہا اربعة ابواب و ان ابو نعیم عن انس فی مرقا الطویل و هو سباحت میں میل در میل بنا دیا گئے چار روزے ہو گئے اسکو ابو نعیم نے اس سے روایت کی ہے اور ابی یونس علی بن ابی اسود اوفہ و حدیث من صام يوم عاشوراء كتب الله له عبادتة سنة و من صام يومين ایک آفت کا برکالہ ہے اور یہ حدیث جسے عاشوراء کے دن روزہ رکھا تو اس کے واسطے پندرہ سالہ بزرگی کی عبادت سے سہ ماہ و قیامہا و من صام يوم عاشوراء اعطى ثواب عشرة الاف مال من صام يوم اوصلو کے ساتھ لکھا ہے او جس نے یوم عاشوراء کو روزہ رکھا تو اسکو دس ہزار خوشیوں کا ثواب ملے گا اور جس نے یوم عاشوراء کو عاشوراء اعطى ثواب الف حاج و معتبر من صام يوم عاشوراء اعطى ثواب خمس روزہ رکھا تو اسکو ہزار حاجیوں کا اور غزوہ لایہ الوان کا ثواب ملے گا اور جس نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا تو اسکو دس الاقشہ میل من صام يوم عاشوراء كتب الله له اجر سبعہ سنات و من صام يوم ہزار شہرہ کا ثواب ملے گا اور جس نے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اس کے واسطے پندرہ سالہ بزرگی کا ثواب ملے گا اور جس نے



لغیرہ یکتہ بہ کم البین فی علم الحدیث انتہی وفي المقاصد الحسن الشیخ محمد  
 لغیرہ سے جوت کیا کہ سنیہ میں چنانچہ علم حدیث میں اسکا بیان ہے انتہی اور شیخ محمد سخاوی کے  
 السنی والحدیث من التجل بالاملا یوم عاشوراء لم تزل عینہ ایدارواہ  
 مقاصد میں یہ حدیث ہے جسے بروز عاشوراء اشد سمرہ والا تو اسکی آنکھیں کھلی نہ دیکھیں گی اسکو  
 الحاکم والبیہقی فی الثالث والعشرون فی الشعب الذی یمنی من حدیث یحییٰ بن عوف  
 حاکم اور بیہقی نے شعب کے شیعوں میں باب میں روایت کیا ہے اور دلیلی نے جیسر کی حدیث سے بڑھانے سے  
 عن ابن عباس عن فروع وقال الحاکم انه منکر بل موضوع اور وہ ابن الجوزی  
 اور وہ ابن عباس سے فروع روایت کی ہے اور حاکم کہتا ہے کہ یہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے ابن جوزی  
 فی الموضوعات من هذا الوجه من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما  
 اسکو ہی وجہ سے موضوعات میں لایا ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث میں شیخ ترمذی نے امین احمد  
 ابن منہور الشونی فی کناہ اذخل علیہ انتہی وحایت من وسع علی عیالہ  
 ابن منصور شونی سے سو گیا کہ اسکو داخل کر لیا ہے انتہی اور بیہ حدیث جسے ابی عیال پر  
 فی یوم عاشوراء وسع اللہ علیہ السنۃ کلہا رواہ الطبرانی والبیہقی فی  
 عاشوراء کے دن فراخی کی انتہی تفسیر تمام سال فراخی رکھ گیا اسکو طبرانی نے اور بیہقی نے  
 شعب الايمان او فضائل الاوقات و ابو الشیخ عن ابن مسعود ولا ولا فقط  
 شعب الايمان او فضائل الاوقات میں روایت کیا ہے اور ابو الشیخ نے ابن مسعود سے اور صرف دونوں پہلیوں  
 عن ابی سعید الذنابی فقط فی الشعب عن جابر و ابی ہریرۃ وقال زاسانیدہ  
 ابی سعید سے اور صرف دوسرے شعب میں جابر اور ابی ہریرہ سے روایت کی ہے اور کہ ان سب کی  
 کلہا ضعیفہ و لکن ان اضم بعضہا الی بعض افاد قوۃ بل قال العراقی فی مالہ  
 سند میں ضعیف ہیں پر جب سب کو آپس میں ملا لیوں قوت پیدا ہو جاوے گی بلکہ عراقی نے اپنی امامیہ میں کہا کہ  
 میں ابی ہریرہ کے طریق میں بعضہا ابن ناصر الحافظ اور وہ ابن الجوزی کے موضوعات  
 ابی ہریرہ کی حدیث کے طریق میں سے بعضوں کو حافظ ابن ناصر نے صحیح کہا ہے اور اسکو ابن الجوزی  
 من طریق سلیمان بن ابی عبید اللہ عنہ وقال سلیمان بن جہول سلیمان  
 سلیمان بن ابی عبید اللہ کے طریق سے جو ابی ہریرہ سے روایت کرتا ہے موضوعات میں لایا ہے اور یہ کہا ہے کہ سلیمان بن جہول  
 ذکرہ ابن حبان فی الثقات الحدیث حسن علی رأیہ قال لہ طریق اخر عن  
 ابن حبان نے ثقافت میں ذکر کیا ہے اور بیہ حدیث اسکا راے حسن ہے کہتا ہے کہ اسکا اور بیہ طریق ہے کہ

سے  
 شونی  
 کونایت  
 بن بغداد ۱۲



جاء في يوم عاشوراء فكانوا اطعم جميع فقراء امية فحل اشبع بطونهم  
 عاشوراء کے دن جو کچھ کھا پیا گیا اسے استغویٰ کے نام فقر کو کھانا کھلایا اور سیر کر دیا  
 ومن مسير الى اس بيتهم رفعت بكل شعرة على رأسه رجة  
 اور جسے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو ہر بال کے برے کے جو اس کے سر پر ہیں جنت میں لبت  
 الجنة خلق الله السموات يوم عاشوراء والارض كمثلها وخلق القلوب يوم  
 درجہ لیگا اللہ نے عرشوں کے دن آسمان پیدا کئے اور ویسے ہی زمین اور عاشوراء کے دن قلوب پیدا کیے  
 عاشوراء والروح كمثلها وخلق جبرئيل يوم عاشوراء والملائكة يوم عاشوراء  
 اور ایسے ہی روح کو اور عاشوراء کے دن جبرئیل کو پیدا کیا اور عاشوراء ہی کے دن فرشتوں کو اور آدم کو  
 وخلق آدم يوم عاشوراء وولد ابراهيم يوم عاشوراء ونجا الله من النار  
 عاشوراء کے دن پیدا کیا اور ابراہیم عاشوراء کے دن پیدا ہوئے اور اللہ نے عاشوراء کے دن نکاح سے بچایا  
 يوم عاشوراء وفازي اسمعيل يوم عاشوراء وغرق فرعون يوم عاشوراء  
 اور عاشوراء کے دن اسمعیل کا فدیہ آیا اور عاشوراء کے دن فرعون کو ڈبوایا اور عاشوراء کے دن  
 ورفع ادریس يوم عاشوراء وتاب الله على دهم يوم عاشوراء وغفر ذنب داود  
 اور یسٰی کو کھٹایا اور عاشوراء کے دن آدم کی توبہ قبول ہوئی اور عاشوراء کے دن داؤد کے گناہ معاف ہوئے  
 يوم عاشوراء واستوى اربع على العرش يوم عاشوراء وتقوم القيامة يوم  
 اور عاشوراء کے دن رب عرش پر بیٹھتے ہوئے اور عاشوراء کے دن قیامت قائم ہوگی  
 عاشوراء وهو ذكره ابن الجوزي عن ابن عباس في حديثه عن ابي جابر  
 یہ سب موضوع ہیں اسکا جو جوڑی سے بروایت ابن عباس و ابن عمر اور ابن جابر و ابی جابر  
 وهو آفة حريث الله فرض على بني اسرائيل وهو يوم السبت وهو  
 اور یہ آفت کا بکا لہ ہے یہ حدیث کا اللہ نے بنی اسرائیل پر تمام سال میں ایک دن کا روزہ فرض کیا اور وہ  
 يوم عاشوراء وهو اليوم العاشر من الحرام فصوموا وادعوا الى هلككم  
 عاشوراء کے دن ہی اور وہ دن محرم کی دسویں تاریخ ہے سو تم اس روزہ رکھا کرو اور اپنی اہل پر فرائض کرو  
 فيه فان من وسع على اهله من مال يوم عاشوراء وسع الله عليه ساله  
 کہو کہ جس نے عاشوراء کے دن اپنی اہل پر اپنے مال میں سے فرائض کی تو اللہ اسے سیرت تمام سال فرائض رکھیں  
 فهو يوم فانه اليوم الذي تبارك فيه على آدم وهو اليوم الذي رفع الله  
 سو تم اس روزہ رکھا کرو کہ وہ ایسا دن ہے کہ آدم کو اللہ نے آدم کو توبہ قبول کیا اور آدم اس دن کے اللہ نے

بالحق من  
 ذکر شد  
 "نشر  
 ع  
 قیام  
 سیرت



[illegible]

[illegible]







رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصف لیلہ را شعث غیر بیدار و قیام  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو پہر کے وقت دیکھا پراگندہ موغبار آلودہ آپ کو بائیں ہاتھ سے سر پہنچا  
 فقلت یا انت وای یا رسول اللہ ما هذا قالت جم الحسین واصحابہ لیلزل  
 میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ان بایں ہاتھ پر فرماں کب سے فرما سیں اور اس کے باروں کا خون نکلا وقت  
 النقط من ذل یوم فاحصہ ذلک الیوم فوجدہ قتل یومئذ اخرجہ یومئذ  
 ہمیشہ جھنار ہا سو مجھ کو وہ دن یا وہی سو اس کو اس روز مقتول پایا اور ابو نعیم نے  
 فی الکامل عن ام سلمۃ قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج  
 دلائل میں ام سلمہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے جنوں کو سنا کہ حسین پر رخصت اور نوحہ کر رہے تھے اور غلبہ  
 ثعلب فی امالیہ عن ابی جبابہ الکلبی قال اتیت کربلا فقلت لرجل من الاشتر  
 اپنی امالی میں ابی جبابہ کلبی سے نقل کیا ہے کہ میں نے کربلا میں آیا پس میں نے ایک شخص سے پوچھا یہاں کی شریفی  
 بما بلغنی انکم تسمعون فوج الحزین فقال لک احد الا خیر ان سمعک  
 لوگ کون ہیں میں نے سنا ہے کہ تم جنوں سے نوحہ کر رہے ہو اس نے کہا تو جس کی گاد ہی چکا یہ کہیں گے تو نوحہ سنایں میں نے کہا  
 فاخبر فی ما سمعت انت قال سمعتم یقولون **اللہم** **مسد** **الرسول** **لجینہ**  
 مجھے تو تو کہہ کیا سنایا ہے کہا میں نے جنوں سے یہ سنا ہے کہ کہتے ہیں  
 فله برق فی الخدر ابوالہ من علیا قریش وحید خیر الجہود و اخرج  
 سو ایک خدر میں روشنی ہے اس کے باپ اسے اوپر سے قریش ہیں اور اس کا نام سب سے بہتر ہے اور ابو یعلیٰ  
 ابو یعلیٰ بسند ضعیف عن ابی عبدیۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بسند ضعیف ابو عبدیۃ سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے  
 لا یرال امرأتی قائما القسط حتی یوزل منینہ رجل من بنی امیۃ یقال  
 میری امیت کا معاملہ ہمیشہ عدالت کے ساتھ قائم رہیگا یہاں تک کہ پہلے پہل ایک شخص بنی امیہ میں کانہیں نہ نہ ڈالے گا  
 الہ یزید اخرجہ الریانی فی مسندہ عن ابی الکرخاء سمعت رسول اللہ صلی  
 اس کا نام یزید ہوگا اور روای میں اپنی مسند میں ابوالدرداء سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ علیہ وسلم یقول ول یزید لسنۃ رجل من بنی امیۃ یقال الہ یزید  
 سے سنا کہ فرماتے تھے پہلے پہل ایک شخص بنی امیہ میں کامیرے سنت کو بگاڑیگا اور نام اس کا یزید ہوگا  
 وقال نوفل بن ابی لفرات کنت عند عمر بن عبد العزیز فذکر رجل  
 اور نوفل بن ابی لفرات کہتا ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس تھا اور ایک شخص نے یزید کا ذکر کیا تھا کہ کہتا

۱۱۲  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

الان رسول الله صلى الله عليه وسلم في المنام وعلى رأسه ولحيته الزاب وهو  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم خواب میں دیکھا اور سر اور واٹر بھی پر گرد پڑی ہوئی تھی اور  
 بکری فقلت ما لك يا رسول الله قال شربت قتل الحسين انفا وفيه من حديث  
 روئے تھے شیخ غرض کیا یا رسول اللہ اچکا کیا حال ہو فرمایا ابھی حسینؑ کی قتل میں کیا تھا اور اسی میں  
 البخاری والترمذی عن انس قال قال عبيد الله بن زياد برأس الحسين فجعل في  
 بخاری اور ترمذی کی حدیث انسؓ کی روایت سے ہو کہتا ہوں کہ عابد اللہ بن زیاد کے پاس حسینؑ کا سر لیتے پھر  
 طست فجعل ينكت وقال فحسن شيئا قال انس فقلت والله انه كان  
 لکون میں کھا پس اس سے لکڑی سے چھڑ بنا شروع کیا اوچھڑا کچھ خوشن کی بات کی انسؓ کو کہتا ہوں شیخ کہہ داتے ہیں  
 اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم وكان في ضوياً بالوشة وفي رواية  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ صورت شکل میں ملتا تھا اور شوق سے دیکھتا تھا اور کہتا تھا ان میں سے  
 قال كنت عند ابن زياد فجعل في برأس الحسين فجعل يضرب بقضيب في انفه ويقول  
 کہتا ہوں میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حسینؑ کا سر لائے سو انھی ناگ میں چھڑی مارنے لگا او کہنے لگا  
 ما رأيت مثل هذا حسناً فقلت ما انه كان اشبههم برسول الله صلى الله عليه  
 شیخ ایسا صاحب حسن کوئی نہیں دیکھا تب شیخ کہہ سنا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ سب سے زیادہ  
 وسلم اخبرني الراية الاولى البخاري والثانية الترمذ وفيه عن عمار بن عمر قال  
 ملتا تھا روایت اول کو بخاری اور دوسری کو ترمذی نے نقل کیا ہوا اور اس میں عمارؓ سے روایت کیا کہنا ہے  
 لما جئ برأس عبيد الله بن زياد واصحابه فصب في السجدة في السجدة فالتفت  
 جب عابد اللہ بن زیاد اور اسکے ہمراہیوں کا سر کاٹ کر لائے تو شیخ مسجد میں میدان کا قصد کیا آخر ان تک  
 اليهم وهم يقولون قد جاءت فاذاجية قد جاءت فخلل الرأس حتى دخل في  
 چلا گیا اور وہ پتھر کہہ رہے تھے وہ آیا ناگاہ ایک سانپ پھن کھولے ہوئے آگیا یہاں تک کہ  
 من عبيد الله بن زياد فمكثت هنيهة ثم خرجت فلزيت حتى تعبدت ثم  
 عابد اللہ بن زیاد کے تھنوں میں ٹھکس کیا پھر کچھ دیر کے بعد محل کر چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا پھر وہ  
 قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلك مرتين وثلاثا اخرج الترمذ وفي  
 کہنے لگے وہ آیا پھر اس سانپ نے دو بار یا تین بار یہاں ہی کیا ترمذی نے نقل کیا ہوا اور  
 تاريخ الخلفاء للسيوطي واخرج البيهقي في الاثر عن ابن عباس قال رأيت  
 تاریخ خلفاء کی تاریخ الخلفاء میں ہے اور بیہقی نے لکھا کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہتا ہوں میں نے

ملے بکری  
 باقی خوب  
 و جزآن  
 کا دیون  
 ۱۲  
 فقتل  
 ملے دوسر  
 بکری کیساتھ  
 است کہ  
 آن سے  
 رازنگ  
 کنند  
 ملے چھ بخت  
 راحت  
 ملے کچھ کچھ  
 اتنا مال  
 و غیر  
 سو یا  
 ص

وغير هؤلاء عن ابي افيق عبد الرحمن بن ابى بكر الصديق قال بى  
اور رضی اللہ عنہا کہ خلیفہ کرے تب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق نہ کھڑے ہو۔ یہ اور کہا بلکہ

سنت کسری و قیصران ابابکر و عمرؓ رحمہ اللہ کی یاد میں اور کادھراؤ لاہور کے قیصر کے بیٹے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے خلائفہ کو اپنی اولاد میں جعفر زین العابدینؓ اور

من اہلبیتہ انجو مجرماویہ لہذا احدکم و تمیز و ان الیبتہ لاینبو  
 اپنی اہلبیت میں سے کسی کو اپنے مجرم معاویہ سے ملے سن اکیاون میں حج کیا اور اپنے پیٹے کے واسطے سوین طلب کی

الما بن عمر رضی اللہ عنہما قال ہا اے یاسیا بن عمر انکے ساتھ نہ انا کہ لا تمہیں تہمت  
سوا بن عمر کہ بلوایا وہ آئے اور معاویہ نے کہا پھر بعد کے اجلاس میں بن عمر تو مجھے کہتا تھا کہ تم کو یہ بات پسند نہیں آئے گی کہ کسی

لميلة سودا وليس عليك فيها امر وان تشق عصا المسلمين  
شبه ياربك من سجن اس حال بين كثيره او يرسلين اميرهم و يشركون بغيرك من بجانك كوتو سلمة على السعي كود وكرو

اول سے فساد ذات بینہم فیہما ابن عمر علیہ السلام واثنی علیہ ثم قال فما بعد  
یا انہیں فساد ذات بینہم فیہما ابن عمر علیہ السلام واثنی علیہ ثم قال فما بعد

وَأَنَّكَ قَدْ كُنْتَ قَبْلَ خُلَفَاءِ آلِ إِبْنِ أَبِي لَهْيٍ مِنْ أَوْلَادِ إِبْنِ أَبِي سَلَمَةَ فَكَمْ

سروا فی انشاء هم ما ایتیه فی انشاء ولاکنهم اختاروا المسلمین لیسجدوا لعلو

نہی ہو گا اور شکر ہے کہ ان اشتقاق بالاسلمین و لا کفر لا فعل انما انما اصل  
 ہے کہ کلمہ وہ جہان پستہ صحیفہ میں اور تو جہاں کلمہ سے بچا تا جہاں کہ مسلمانوں کی لاشی کے دو کلمہ کے کہوں اور جان کچھ کہیں ایسا کہ وہ کلمہ اس کی ایک

من المسلمین فاذا جمعوا علی امر فإننا نأمرهم فقل رب صل علی محمد وعلیٰ

عمر بن الخطاب كبر فشهد في الكلاء وقطعم عليه  
هو ابن عمر بن الخطاب كبر فشهد في الكلاء وقطعم عليه

کلامہ و قال تک والہ لود دانا و کنکناک فی اسرا بنک فی اللہ والہ لا تقبل  
 قطع کی اور کہا بیکار تھے اہل کی قسم یہ چار ایچے بنے جھکواٹ کے ان تیرے بیٹے کے باب میں میں کیا کیا تم کو مسما یہ امت کے

واللہ لاترون هذا الامر شورى بين المسلمانين ولتسرفها عليك وضعتهم  
وذلك قسم هم اهل كاسم کو مسلمانان کے شورت میں صاف کر بیگی اور ہم اسکو تیر سے اوپر فریب چاہئے ہن جس

[illegible]







وَنُفِضَ فَقَالَ مَعَاوِيَةُ اللَّهُمَّ كُنْ فَيَسَّأَلُ شَتَّى ثُمَّ قَالَ عَلِيُّ بْنُ رَسَلِكٍ أَيُّهَا الرَّحْلُ  
 جہتہ کر چلے گئے معاویہ نے کہا اے جہتہ اس کے شر سے بچو تو چاہے بچا پھر کہہ لے شخص  
 لَا تَشْرَفَنَّ عَلَى أَهْلِ لَشَامٍ فَإِنَّ خِيفَ أَنْ يَسْبِقُونَهُ بِنَفْسِكَ حَتَّى آخِرَ الْعَشْرِ  
 اہل شام کے پاس ابھی نہ جانا جہتہ کو خوف ہے کہ وہ میری طرف سے تیری طرف سے پہلے پہنچ جائے  
 أَنْتَ قَرِيبٌ بَيْعَتُهُمْ أَرَأَيْتَ ذَلِكَ عَلَى مَا بَدَأَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِكَ ثُمَّ رَسَلَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ  
 یہ خبر پہنچا تو نے بیعت کر لی ابھی پھر تو اس کے بعد جو تیرے دل میں آئے سو کرنا پھر ابن زبیر کو بلوایا  
 فَقَالَ يَا ابْنَ الزُّبَيْرِ إِنَّمَا أَنْتَ تَعْلَمُ وَأَنْتَ تَعْلَمُ كَمَا خَرَجَ مِنْ جَبَرٍ دَخَلَ حَتَّى أَتَى أَوَّلَ عَمْرٍ  
 اور کہا لے ابن زبیر تو تو صرف مکار توڑی ہو جب ایک بل میں سے نکلتی ہو دوسرے بل میں گھس جاتی ہو  
 إِلَى هَذِهِ السَّجَاةِ فَفُتِحَتْ فِي مَنَازِلِهِمْ وَجَمَلَتْهَا عَلَى غَيْرِ رَأْيِهَا فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ  
 اور بیشک تو ان دونوں شخصوں سے ملا پھر تو نے ان کو حضور پر ہونے کے لیے اور ان دونوں بڑا فساد کر دیا یعنی ہیکہ آیا ابن زبیر نے کہا  
 أَزَنْتَ قَرِيبَكَ لَكَ أَمَّا تَقُولُ أَنْتَ وَأَهْلُكُمْ فَلَمَّا بَعَا رَأَيْتَ ذَا بَيْعَتِنَا  
 اگر تو امارت کا مالک ہے تو اس سے مغفول ہو کر الگ ہو جا اور اپنے بیٹے کو حاضر کر پھر ہم اس سے بیعت لینے کو کہہ کر غریب کی بیعت لینا  
 أَنْتَ مَعَهُ لَيْكُنَا نَسْمَعُ وَنَطِيعُ وَلَا نَجْمُ الْبَيْتِ لَكُمَا أَيْدَانُكُمْ رَاحَ وَصَدَّ مَعَاوِيَةُ  
 تیرے بیٹے کی بھی بیعت کی تو پھر کس کی نہیں اور اطاعت کریں تم دونوں کی بیعت بھی اچھی نہیں ہو سکتی پھر چلا گیا اور فرمایا  
 الْمُنِيرُ فِي اللَّهِ وَاتَّخِذْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَنَا وَجَدْنَا حَدِيثَ لَنَا سِرًّا نَعُوذُ بِهِ  
 منبر پر چھا اور خدا کی حمد و ثنا بیان کی پھر کہا ہم نے لوگوں کی باتیں عیب دار پائیں تو کس کہتے ہیں کہ  
 أَنْ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ ابْنِ بَكْرٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ نَبَايَعُوا بَيْنَهُمَا قَدْ سَمِعُوا وَأَطَاعُوا  
 ابن عمر اور ابن ابی بکر اور ابن زبیر کی بیعت ہرگز نہیں کریں گے حالانکہ انہوں نے سنا اور مان لیا  
 فَبَايَعُوهُ فَقَالَ هَلْ لَشَامٍ وَاللَّهِ لَا نَرْضَى حَتَّى يَبَايَعُوهُ عَلِيُّ بْنُ رَسَلِكٍ  
 اور اس سے بیعت کر لی شام کے لوگوں نے کہا اللہ کی قسم ہم کبھی نہ مانیں گے جب تک کہ سب کے سامنے بیعت نہ کریں  
 وَالْأَضْرِبْنَا عُنَاقَهُمْ فَقَالَ سَيَا أَلَسَّ مَا أَسْرَعَ النَّاسُ إِلَى قَرِيبَتِ الشَّرِّ لَا يَسْمَعُونَ  
 اور میں انہیں قتل کر دوں گا معاویہ نے کہا سبحان اللہ لوگ تو بڑے ہی جلد بازی کر رہے ہیں آج ہی آئے ہیں ہتھیار  
 هَذَا الْمَقَالَةُ مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ لَنَا سِرًّا يَبَايَعُ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ  
 یہ بات بھی مانو گے پھر معاویہ منبر پر سے اتر آیا پھر لوگوں نے چچا کیا کہ ابن عمر اور ابن  
 ابْنِ بَكْرٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَهُمْ يَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ فَيَقُولُ لَنَا سِرًّا يَبَايَعُ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ  
 ابی بکر اور ابن زبیر اور انہوں نے بیعت کی اور وہ کہتے تھے نہیں تو اللہ کا قسم ہے کہ کہتے تھے ہاں اللہ نے انہیں معاویہ سے

۱۱  
 اس شہار  
 ایسا کہ  
 یہ خبر  
 ۱۲  
 رکون  
 سیکون  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰



خمس و ست و عشر و جمع له ابوه و ولعه و واكره الناس على ذلك كما  
 يمشون يا كعب بن جوفه او را سكه باب لے اسكو ولى محمد بن داود اور اس باب میں لوگوں نے زبردستی کیا  
 تقدیر فلما مات معاویہ و ذلك فی رجب سنة خمسین یا بع اهل الشام  
 اوپر گزرا جب معاویہ نے وفات کی اور محمد اس رجب سن ساٹھ میں پیش آیا تو شام کے لوگوں نے اس بیعت کر لی  
 ثم بعث الى اهل المدينة من يخذل البيعة فالى الحسين بن النضر و ابن النضر بن  
 یہودیہ والوں کے پاس اس آدمی بھیجا کہ اس کے لئے بیعت لے لی سو حسین بن اور ابن زبیر نے بیعت سے  
 یہاں سے اور خارجہ بن زبیر الی الف کت فاما ابن النضر فم یبایع و لا دعا الی  
 انکار کیا اور اسی رات مکہ کو چلے گئے پھر ابن زبیر نے فوج بیعت کی اور نہ اپنے واسطے کسی کو  
 نفسه و اهل الامام حسین فکان اهل الكوفة یکتبوا لیسید عون الی  
 بلایا اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو اہل کوفہ پہلے سے لکھتے تھے معاویہ کے زمانہ میں ان پر  
 الخ و غیر الیہم من معاویہ و هو یأی فاما ابو یزید فقام علم ما ہو و هو ما  
 خروج کے لئے بلائے تھے اور یہ انکار کرتے تھے جب زبیر کی بیعت ہو گئی تو اسی بات پر متروک رہے  
 یحیی الاقامت مرة ویرا المسیر الیہم اخوی فاشار الیہ ابن النضر بالخر و  
 کہیں اقامت پھر لے تھے جو انہی طرف جانے لگے اور وہ کہتے تھے سو ابن زبیر نے روانگی کا شورہ دیا  
 وکان ابن عباس یقول لا تفعل قال ابن عمر لا تخرج فان رسول الله  
 اور ابن عباس نے اسے کہا کہ لے تھے کہ ایسا نہ کرنا اور ابن عمر نے کہا تم نہ جانا کیونکہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم خیرہ الله بئال دنیا والاخرة فاختار الاخرة وانت بضیة  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے دنا اور آخرت کا اختیار دیا تھا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخرت کو پسند کیا اور تم انکو چار گوشہ ہو  
 منہ و لا تنالہا یعنی دنیا فاعشق بک و ودع فکان ابن عمر یقول لا یبایع  
 تم کو دنیا نہیں ملے گی پھر انکا ہلکے لگا کر دیا اور انکو رخصت کیا اور ابن عمر کہا کرتے تھے خروج کے باب میں  
 حسین بن النضر و جبر و لعنہ القدرای فی اہلہ و اخیہ عمر و کما فی ذلک  
 حسین بن زبیر نے طلب کیے اور قسم اپنی عمر کی بیشک اس لئے باب اور بھالی سے عبرت دیکھی ہے اور ابن عباس  
 ایضا جابر بن عبد الله و ابو سعید و ابو اقل الیثی غیرہم فلم یطعم احدا  
 انہ جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید اور ابو اقل الیثی وغیرہ نے بھی کھانہ کوئی نہیں کھا کھانا مانا  
 و صلی علی المسیر الی العراق فقال ابن عباس و الله انی لا ظنک تقبل بین  
 صلی علی المسیر الی عراق فقال ابن عباس و اللہ انی لا ظنک تقبل بین

۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

المدینة خروا علیہ و فارسل جیشا کثیرا و امرهم بقتالهم ثم لیس فی المکت  
 مدینه نہ پھر خروج کیا اور بیت سے موقوف کیا پس ایک لشکر گران واز کیا اور انکو اپنے قتال کا بھر مکہ پر یورش کا  
 بقتال بن الزبیر فجاؤا وکانت وقعة الحرة علی باب طيبة وادراك ما وقع  
 ابن سیر کے جنگ کیلئے حکم دیا سو وہ آئے اور جنگ حرہ باب طیبہ پر واقع ہوئی اور توہمہا جائے کہ جنگ نہ کیا  
 الحرة وقعة لا یسع القتل کما ولا یختل السیر استہما ذکرہا الحرة من مرقہ فقال  
 یہ نہ جنگ ہو چکے بیان کا دل میں نہ لانا نہیں ہے اور نہ کافوں کو اس کے شہنشاہی برداشت ہو جسے ہاکیا ذکر کیا پھر کہا  
 واللہ ما کان یبغی منہم احد قتل فیہم اخلق من الصیاد و غیرہم وغیرہ المدینة  
 اشد کی قسم ان میں سے کوئی نہ چٹھا اس میں صحابہ وغیرہ میں سے بڑی خلقت ماری گئی اور مدینہ ٹٹ گیا  
 واقض فیہم الف عدرا فان اللہ انما الیہ راجعون قال الذی صلی اللہ علیہ وسلم من  
 اور ہزار ہا لڑکیوں سے زنا واقع ہوا پس انکا وعدہ انالہ راجعون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلف فرمایا ہے جیسے  
 اخاف المدینة اخاف اللہ وکانت علی لغتہ اللہ واللہ والناہی لہم عیز و  
 مدینہ کو ڈرایا خدا اسکو ڈرا دیکھا اور پھر خدا کی اور تمام فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی نسلت ہو گئی اسکو  
 مسلمہ کان سبب خلع اهل المدینة لہ ان یزید اسرف فی المعاصی و اخرہم لواقعة  
 روایت کیا ہو اور مدینہ والوں نے جو خلع دیتے لیا انکا یہ سبب تھا کہ یزید نے گناہ حد کو پہنچا لیے اور واقعی نے کوئی طریقہ  
 من طرق ان عبد اللہ بن خطلة الغسیم قال اللہ ما خرجنا علی یزید حتی  
 نقل کیا ہے کہ عبد اللہ بن خطلہ غسیم نے کہا ہے کہ اللہ کی قسم مجھے یزید پر خروج نہیں کیا ہاں تک کہ  
 خفنا ان نرئی بالجماعة من السماء ان جلائیکم اھل الاولاد والبنات والافوا  
 کہو جو خوف ہو اگر کہلے ہمارے پھر یزید کے بیشک بعضا شخص اھل اولاد اور بیٹیوں اور بیٹوں سے نکاح کر سکتے تھے  
 ولشرب الخمر ویدع الصلوة قال لہم ولہم افعل یزید باھل المدینة ما فعل  
 اور شراب پینی شروع کی اور نماز چھوڑ دی وہی کہتا ہے اور جب یزید مدینہ والوں سے جو کرنا تھا سو کر دیا جو دیکھ  
 مع شرب الخمر اتیانہ المنکرات اشتد علی الناس وخرج علیہم و احد ولم  
 شراب پینا ہمتا اور منکرات کو عمل میں لانا تھا تو پھر لوگوں نے سختی کی اور بہت لوگوں نے خود پر کیا خدا کی  
 یبارک اللہ فی عمرہ و سار جیش الحرة لقتال بن الزبیر فجاؤا وادراك ما وقع  
 عمر میں برکت دیوہے اور جنگ حرہ کا لشکر ابن زبیر کے قتال کے لئے کوہ چلا تو لشکر کا دربار ملک  
 فاستولف علیہم امیرا و توامکت فحاصر و ابن الزبیر و قاتلوه و رموه بالھجن  
 نہ لے کر انکو امیر اور توامکت فحاصر و ابن الزبیر و قاتلوه و رموه بالھجن

مدینہ نہ پھر خروج کیا اور بیت سے موقوف کیا پس ایک لشکر گران واز کیا اور انکو اپنے قتال کا بھر مکہ پر یورش کا  
 ابن سیر کے جنگ کیلئے حکم دیا سو وہ آئے اور جنگ حرہ باب طیبہ پر واقع ہوئی اور توہمہا جائے کہ جنگ نہ کیا  
 الحرة وقعة لا یسع القتل کما ولا یختل السیر استہما ذکرہا الحرة من مرقہ فقال  
 یہ نہ جنگ ہو چکے بیان کا دل میں نہ لانا نہیں ہے اور نہ کافوں کو اس کے شہنشاہی برداشت ہو جسے ہاکیا ذکر کیا پھر کہا  
 واللہ ما کان یبغی منہم احد قتل فیہم اخلق من الصیاد و غیرہم وغیرہ المدینة  
 اشد کی قسم ان میں سے کوئی نہ چٹھا اس میں صحابہ وغیرہ میں سے بڑی خلقت ماری گئی اور مدینہ ٹٹ گیا  
 واقض فیہم الف عدرا فان اللہ انما الیہ راجعون قال الذی صلی اللہ علیہ وسلم من  
 اور ہزار ہا لڑکیوں سے زنا واقع ہوا پس انکا وعدہ انالہ راجعون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سلف فرمایا ہے جیسے  
 اخاف المدینة اخاف اللہ وکانت علی لغتہ اللہ واللہ والناہی لہم عیز و  
 مدینہ کو ڈرایا خدا اسکو ڈرا دیکھا اور پھر خدا کی اور تمام فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی نسلت ہو گئی اسکو  
 مسلمہ کان سبب خلع اهل المدینة لہ ان یزید اسرف فی المعاصی و اخرہم لواقعة  
 روایت کیا ہو اور مدینہ والوں نے جو خلع دیتے لیا انکا یہ سبب تھا کہ یزید نے گناہ حد کو پہنچا لیے اور واقعی نے کوئی طریقہ  
 من طرق ان عبد اللہ بن خطلة الغسیم قال اللہ ما خرجنا علی یزید حتی  
 نقل کیا ہے کہ عبد اللہ بن خطلہ غسیم نے کہا ہے کہ اللہ کی قسم مجھے یزید پر خروج نہیں کیا ہاں تک کہ  
 خفنا ان نرئی بالجماعة من السماء ان جلائیکم اھل الاولاد والبنات والافوا  
 کہو جو خوف ہو اگر کہلے ہمارے پھر یزید کے بیشک بعضا شخص اھل اولاد اور بیٹیوں اور بیٹوں سے نکاح کر سکتے تھے  
 ولشرب الخمر ویدع الصلوة قال لہم ولہم افعل یزید باھل المدینة ما فعل  
 اور شراب پینی شروع کی اور نماز چھوڑ دی وہی کہتا ہے اور جب یزید مدینہ والوں سے جو کرنا تھا سو کر دیا جو دیکھ  
 مع شرب الخمر اتیانہ المنکرات اشتد علی الناس وخرج علیہم و احد ولم  
 شراب پینا ہمتا اور منکرات کو عمل میں لانا تھا تو پھر لوگوں نے سختی کی اور بہت لوگوں نے خود پر کیا خدا کی  
 یبارک اللہ فی عمرہ و سار جیش الحرة لقتال بن الزبیر فجاؤا وادراك ما وقع  
 عمر میں برکت دیوہے اور جنگ حرہ کا لشکر ابن زبیر کے قتال کے لئے کوہ چلا تو لشکر کا دربار ملک  
 فاستولف علیہم امیرا و توامکت فحاصر و ابن الزبیر و قاتلوه و رموه بالھجن  
 نہ لے کر انکو امیر اور توامکت فحاصر و ابن الزبیر و قاتلوه و رموه بالھجن



المعصفر والکواکب یضرب بعضها بعضا وكان قتله يوم شورا وكشف الشمس ذلك  
چاندورین اور ستارے آپس میں ٹکراتے تھے اور آفتاب قتل دوزخا شورا کو ہوا اور اس دن سورج کو گھبرا گیا  
 اليوم حارت افاق السماء ستة اشهر بعد قتله ثم لالت الحمر تری فیہ بعد ذلك  
اور آٹکے قتل کے بعد چھ مہینے تک آسمان کے کنارے سرخ بے پھر اس دن سے ہمیشہ سرخی دکھائی دیتی ہے  
 اليوم ولکن تری فیہ اقبله وقيل انه لم یقل حج بیت المقدس يومئذ الا وجاه  
اس دن سے پہلے کبھی نظر نہیں آتی تھی اور کہتے ہیں کہ بیت المقدس میں نہیں گئے اور جس پتھر کو پائلا اسکے نیچے  
 تحت قدمه ببطا و صار الدبر النخعي فحسبهم ربا و انهم انا في عسكرهم  
تازہ تازہ خون پایا گیا اور ان کے لشکر میں جب قدر کرے تھے سب جگہ راگم ہو گئے اور انہوں نے اپنے لشکر میں دوزخ بیج کئے  
 فکانوا یرون فی لحم النیراز و طخوها و صارت مثل العنقم و تکلم رجل فی الحسین  
پس انکو اس کے گوشت میں آگ نظر آتی تھی اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے شال کر دی تھے اور کسی شخص نے حسین کے حق میں کچھ  
 بکلمة فصرها الله بکوب من السماء فطس بصره قال الثعلبی روت المرأة من غیر  
کہہ کر کہہ کر سمجھ گئے آسمان پر سے اس کے ایک ٹکڑا اسی مارا کہ انکو اندھا کر دیا ثعلبی کہتا ہے بہت سے روایتیں ہیں اور طریق بھی روایت  
 وجع عن عبد الملك بن عمر و اللیثی قال آیت فهد القصر و اشار الى قصر الامارة  
کیا ہے عبد الملك بن عمر و لیسٹی سے روایت ہے کہتا ہے میں نے اس محل میں (دروغہ کی پھر) کے مکان کی طرف اشارہ کیا  
 بالکوفه رأس الحسین بن علی رضی الله عنہما ین یک عبد الله بن زیاد علی قبر  
حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر عبد اللہ بن زیاد کے سامنے ڈھال پر رکھا دیکھا  
 ثم رأیت رأس عبد الله بن زیاد ین یک المختار بن ابرعیم ثم رأیت رأس المختار  
پھر میں نے عبد اللہ بن زیاد کا سر مختار بن ابی عبد کے سامنے دیکھا پھر میں نے مختار کا سر  
 ین یک مصعب بن الزید ثم رأیت رأس مصعب بن زید عبد الملك فحدث  
مصعب بن زید کے سامنے دیکھا پھر میں نے مصعب کا سر عبد الملك کے سامنے دیکھا پھر میں نے  
 هذا الخبر عند عبد الملك قطير منہ و فارقه مكانه ولما قتل الحسین و بنو ابیه  
یہ بات عبد الملك سے بیان کی سو عبد الملك اس سے شکون بدیا اور اس مکان کو چھوڑ دیا اور حسین اور ان کی بہن کو قتل کر دیا  
 بعث ابن زیاد برؤسهم الزید فسر بقتلهم اولاً ثم ندبهم لما مقتل المسلمون علی  
ابن زیاد نے ان کے سرزیر کے پاس بھیج دیے پہلے تو ان کے قتل سے خوش ہوا پھر جب مسلمان ان پر اس کو مسمیٰ کرے  
 ذلك افضا الناس و حلقهم ان یقتلوا و فی سنة ثلث ستمین بلغ ان اهل  
اور لوگوں کو ہکڑے ہکڑے کر کے قتل کیا گیا اور ان کا یہ بعض کو مسمیٰ کر دیا اور سر سے تھمے ہوئے ہر ایک کو ہکڑے ہکڑے کر کے

فون زید  
۱۲  
فون زید  
طرس  
ناید  
شدن  
۱۱  
تقریر  
فال  
گرفتن  
۱۲  
۱۳  
۱۴





فمن عطف وقيل هو الشهر المعروف بما ان فيه تكثر الاله واهي الفارق فنفاه الشارع  
 سو وہ ہر گز نہ ہو سکتا ہے اور کوئی کہتا ہے وہ شہر مہینہ ہی عرب کہتے تھے کہ اس مہینہ میں جیسے ہی فتنہ و فساد ہوتا ہے شہر کے لوگ ہل کر دیا  
 وفي النهاية وقيل اراد به النسب وهو تاخير المحرم الى صفر فيجدون صفرا  
 اور نہ ہی اس میں ہے اور کہتے ہیں اس سے نہی اور نہ ہی ماہ محرم کو صفر سے موخر کر دیا اور صفر کو  
 هو الشهر المعروف في شرح الاموال روى على صحيح مسلم الصفر دواب في البطن  
 وہی ماہ محرم تھا دینا اور امام نووی کی شرح میں جو صحیح مسلم پر ہے صفر بیت میں کیر سے ہوسکتے ہیں اور وہ  
 دود قبيح عند الجوع ونما قتل دواب بدل عملة وباء موحدة عند الجوع  
 ایسے کیشے ہیں کہ بھوک کے وقت جو شے کھاتے ہیں اس سے بچنے وقتنا روٹنے میں دواب کو کھانے سے روک دیا جائے اور بوا موحدة سے ہے  
 وروى خوات بذل مجي ومثناة فوقانية وله وجه في النهاية ومن الاول  
 اور خوات کی روایت بھی جو ذال نقطہ دار اور تاد ونقطہ فوقانی سے ہے کئی تادیل ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس میں ہے کہ روز اول سے ہے  
 صفر في سبيل الله خير من حمر النعمى جوع والصفر يضاد ودقعه في الكبد  
 دھم کے راستے بھوکا رہنا سچا اور نکلنا بھی بدتر ہے یعنی بھوکا رہنا اور صفر کھانا بھی بدتر ہے جو بھر گریں  
 وشرا سيف الاضداد في صفر عند الانسان جلا ونما قتل و مشارق الانوار  
 اور سبیلوں کی لہریوں کے سر سے ہیں یہاں تو کچھ سوچتے آجی نہایت زور ہو جائے اور بڑی وقت ہوگا مارا جائے اور فاضلی عباس کے  
 للقاضي عياض قوله لا صفر قيل المراد الشهر المعامل وتغير الجاهل بحكمه وسماه  
 مشارق الانوار میں یہ ہے کہ صفر ہی کوئی کہتا ہے کہ صفر سے معلوم مہینہ اور جاہلینے انکا حکم اور انکے  
 في النسخي زمانه فيهم عليه في هذه وهذا قول الكوفي وغيره وقيل بل مع  
 یا بنی نہی بس بدل تھا لہذا اور ماہ محرم کو کہتے تھے کہ صفر کا حرام ٹھکانا مراد ہے اور یہاں ماہ کا کچھ قول ہے کہ کوئی کہتا ہے کہ یہ نہی ہیں  
 لا صفر المراد دواب البطن كالحیات قتيب الانسان اذا جاع وتعد  
 کہ لافہ فرستہ مراد بیت میں کیر سے ہیں جیسے سانپ انسان کو بھوک کی حالت میں کاٹتے ہیں اور ایک تاد و سر سے دیکھا ذکر کرتے ہیں  
 فاطل الاسلام العدي وفي جامع الاصول قال ابو داود قال بقيت تسال  
 سو سلام نے اس آیت کو باطل کر دیا اور جامع الاصول میں ہے کہ ابو داود کہتا ہے بقیہ نے کہا ہے کہ یہ ہے  
 عن محمد بن راشد عن قوله لا هاق فقال كان اهل الجاهلية يقولون ليس احد  
 محمد بن راشد سے لا ہامہ کے معنی ہو چکے سو اسے کہا کہ اہل جاہلیتہ کہا کرتے تھے کہ کوئی نہیں ہے کہ  
 يموت في الاخرة من قاره هامة وعز قوله لا صفر فقال يتشاء موزيد  
 موزید نے کہا کہ موزید ہی مہینہ ہی طار نکلتا ہے اور لا صفر کے معنی ہو چکے تو کہا کہ اہل جاہلیتہ صفر کہہ کر تکیوں کو

۱۰ دود کہہ کر دود و عت  
 ۱۱ دواب جانتا ہے  
 ۱۲ دواب جانتا ہے  
 ۱۳ دواب جانتا ہے  
 ۱۴ دواب جانتا ہے  
 ۱۵ دواب جانتا ہے  
 ۱۶ دواب جانتا ہے  
 ۱۷ دواب جانتا ہے  
 ۱۸ دواب جانتا ہے  
 ۱۹ دواب جانتا ہے  
 ۲۰ دواب جانتا ہے  
 ۲۱ دواب جانتا ہے  
 ۲۲ دواب جانتا ہے  
 ۲۳ دواب جانتا ہے  
 ۲۴ دواب جانتا ہے  
 ۲۵ دواب جانتا ہے  
 ۲۶ دواب جانتا ہے  
 ۲۷ دواب جانتا ہے  
 ۲۸ دواب جانتا ہے  
 ۲۹ دواب جانتا ہے  
 ۳۰ دواب جانتا ہے  
 ۳۱ دواب جانتا ہے  
 ۳۲ دواب جانتا ہے  
 ۳۳ دواب جانتا ہے  
 ۳۴ دواب جانتا ہے  
 ۳۵ دواب جانتا ہے  
 ۳۶ دواب جانتا ہے  
 ۳۷ دواب جانتا ہے  
 ۳۸ دواب جانتا ہے  
 ۳۹ دواب جانتا ہے  
 ۴۰ دواب جانتا ہے  
 ۴۱ دواب جانتا ہے  
 ۴۲ دواب جانتا ہے  
 ۴۳ دواب جانتا ہے  
 ۴۴ دواب جانتا ہے  
 ۴۵ دواب جانتا ہے  
 ۴۶ دواب جانتا ہے  
 ۴۷ دواب جانتا ہے  
 ۴۸ دواب جانتا ہے  
 ۴۹ دواب جانتا ہے  
 ۵۰ دواب جانتا ہے  
 ۵۱ دواب جانتا ہے  
 ۵۲ دواب جانتا ہے  
 ۵۳ دواب جانتا ہے  
 ۵۴ دواب جانتا ہے  
 ۵۵ دواب جانتا ہے  
 ۵۶ دواب جانتا ہے  
 ۵۷ دواب جانتا ہے  
 ۵۸ دواب جانتا ہے  
 ۵۹ دواب جانتا ہے  
 ۶۰ دواب جانتا ہے  
 ۶۱ دواب جانتا ہے  
 ۶۲ دواب جانتا ہے  
 ۶۳ دواب جانتا ہے  
 ۶۴ دواب جانتا ہے  
 ۶۵ دواب جانتا ہے  
 ۶۶ دواب جانتا ہے  
 ۶۷ دواب جانتا ہے  
 ۶۸ دواب جانتا ہے  
 ۶۹ دواب جانتا ہے  
 ۷۰ دواب جانتا ہے  
 ۷۱ دواب جانتا ہے  
 ۷۲ دواب جانتا ہے  
 ۷۳ دواب جانتا ہے  
 ۷۴ دواب جانتا ہے  
 ۷۵ دواب جانتا ہے  
 ۷۶ دواب جانتا ہے  
 ۷۷ دواب جانتا ہے  
 ۷۸ دواب جانتا ہے  
 ۷۹ دواب جانتا ہے  
 ۸۰ دواب جانتا ہے  
 ۸۱ دواب جانتا ہے  
 ۸۲ دواب جانتا ہے  
 ۸۳ دواب جانتا ہے  
 ۸۴ دواب جانتا ہے  
 ۸۵ دواب جانتا ہے  
 ۸۶ دواب جانتا ہے  
 ۸۷ دواب جانتا ہے  
 ۸۸ دواب جانتا ہے  
 ۸۹ دواب جانتا ہے  
 ۹۰ دواب جانتا ہے  
 ۹۱ دواب جانتا ہے  
 ۹۲ دواب جانتا ہے  
 ۹۳ دواب جانتا ہے  
 ۹۴ دواب جانتا ہے  
 ۹۵ دواب جانتا ہے  
 ۹۶ دواب جانتا ہے  
 ۹۷ دواب جانتا ہے  
 ۹۸ دواب جانتا ہے  
 ۹۹ دواب جانتا ہے  
 ۱۰۰ دواب جانتا ہے









صنف فقال ابو صلی اللہ علیہ وسلم لا صنف قال سمعت من يقول هو وجمہ یاخذ  
 سہمہ کرتے تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صنف نہیں کہتا ہے اور میں نے ایک شخص سے سنا کہ کہتا تھا کہ صنف ایک درویش ہے  
 البطن یزعمون انہ یعد قال بوداؤد وقال ان کان ہل الجاہلیۃ یحکون  
 یہاں میں نے لکھا ہے کہ یہ لکھا ہے کہ ابو داؤد کہتا ہے کہ انک نے کہا کہ اہل جاہلیت نے فرمایا کہ ایک سال میں چار لال کر لیتے تھے  
 صنف اما ویسرونہ اما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صنف فیہ  
 اور ایک سال میں ہر ام کر لیتے تھے نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صنف نہیں ہے اور نبی میں  
 شہر غریبہ صنف قال ذکر فی الحاکم تفسیر قولہ لا صنف العرب ترعم انہ  
 صنف وہاں کے الفاظ غریبہ کی تفسیر میں ہے کہ یہ ایک حدیث میں ہے تفسیر لا صنف کی مذکور ہوئی ہے اور عرب کہتے ہیں کہ  
 البطن خیب تصیب الانسان اذا جاع ووذیہ وانما تعد فاطلہ الاسلام  
 یہاں میں نے لکھا ہے کہ اگر کسی کو بھوکا ہو کر انسان کو کاشا ہو اور ایذا دینا ہو اور وہ اور کر لگتا ہے سو اس کو سلام سے باطل کر دیا  
 قال لعبد الضعیف صلی اللہ علیہ وسلم حالہ وخفف ثقاہ ہکذا جاہلیۃ لا قال  
 بندہ ضعیف اللہ اس کے حال کو درست اور اس کے بوجھ کو ہلکا کر دیا کہتا ہے کہ صنف سے مراد نبی میں ہے جو مختلف  
 مختلف فی بیان المراد بصنف حاصل ہاؤل الحثلث اما الشہر المعروف بالہ  
 اتوں کہتے ہیں اور انکا خلاصہ تین امر پر جائز ہے یا تو مشہور دہشتہ یا بیٹھ کے اندر  
 فی البطن والنسوان ذکر و ذکر فی باب التطیر یؤید الاول فی بار الہ  
 کہتا ہے اسی یعنی تقدیم و تاخیر کو اور تطیر سے ماہرین ہکاؤ کرنا پہلی مراد کی تائید کرتا ہے اور باب عدوی میں ذکر کرنا  
 التذکرۃ العلم واذین المراد بصنف اسان نیا المراد من اللفاظ الاخر  
 دوسری کو تائید ہے اور اول حال یہاں جو تائید ہے صنف کی مراد بیان کی تو اور الفاظ کے مراد کا بیان کرنا بھی مناسب ہے  
 التی وقعت فی الاحادیث العدوی قال عبد المضر اذا صابہ مثلاً یقارنہ  
 جو حدیث میں آئی ہیں عدوی کی تفسیر ہوا کرتے ہیں اسی المرص جب اس شخص کو کسی غصہ یا غصہ سے  
 ہوا ورنہ اوہو اکتہ ما شرت وقل بطلہ الاسلام کذا فی جامع الاصول الطیر  
 ہوسا کی یا سنا کہ اس نے پیشہ سے یا بطن سے یا سنا کہ کھانڈی اور سلام سے کو بیشک باطل کرنا چھ جامع الاصول میں طیر کی تفسیر  
 فی شرح جامع الاصول صنف الطیرۃ ما یشاء وید من الفال المریدی وغیرہ  
 جامع الاصول کی شرح میں ہے جو جامع الاصول کے صنف کی جو طرہ وہ ہوتی ہے جس سے خوشی کی برکت کو فی لین  
 واشتقاق من الطیر کانت العرب تطار العرب الذحل ونحوہا من الطیر  
 اللہ کا شہر ہاؤل طیر سے ہے اور عرب کا قاعدہ تھا کہ کوسے اور چھ ہزار ہندوں سے مدد فرمائی لہذا کہتے تھے

صنف  
 جمع نفین  
 درویشی  
 رفاہ  
 اد جامع  
 صنف  
 از احوال  
 یعنی حال  
 کرون  
 صنف  
 تشکر  
 راجع  
 صنف  
 صنف  
 صنف

اذ ابلت تصیر ہامۃ وینجہ من القبر ویترو دویا تو باخبار اہل فابل  
 بوسیدہ ہو کر ہامہ ہو جاتی ہیں اور وہ ہامہ گوشت سے نکل کر پھل کرنا ہی اور اپنی اہل عیال کی خبر لاتا ہے سو نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الاعتقاد وقیل فی البوۃ اذا سقط علی حاسر  
 سے اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا اور کوئی کہتا ہے ہامہ تو ہوتا ہے جب وہ کسی گھر پر جا بیٹھا ہو تو  
 حدہم راہا ناعیۃ لہ اول بعض اہلہ وہو بتخفیف مہم علی المشہور وقیل  
 ہ شکوہ نبی موت کا یا اپنے اہل کی موت کا خبر دینے والا جاتا ہے اور یہ بھی ہے ہامہ لفظ شہر کے مراد ہے کہ نبی کی موت کو دیکھنا ہی  
 بشدیدہا وقال القاضی عیاض ہامہ طائر الفلوقی القبر وہو  
 ہم کی تشبیہ ہے اور قاضی عیاض کہتا ہے ہامہ ایک پرندہ ہوتا ہے کہ مردن اور قبر سے اُٹھ کر کہتا ہے اور دیکھو  
 صدک ایضا وہو عیاطیر یا لیل وہو غیر البوم یشبہہ وکان العرب  
 مدی بھی کہتی ہیں اور وہ پرندرات کو اُڑتا ہے اور وہ بوم سے علاحدہ بوم کے مشابہ ہوتا ہے اور عرب کہتے تھے  
 نعم ان الرجل اذا قتل فلیدر بشارۃ خرج من ہامۃ وہو علی راسہ  
 جب کوئی شخص مارا جاتا ہے اور اس کے کینہ کا غرض نہیں لیا جاتا تو اس کے ہامہ یعنی کھوپری میں سے ایک پرندہ  
 لایرید علی قبرہ اسقو فی اسقو فی فانا عطشان حتی یقتل قاتلہ  
 لانا ہو اور اس کے گور پر بولے جاتا ہے بھوکو پانی پلاؤ بھوکو پانی پلاؤ میں یا سارے مہولن بھانکنا کہ شکار قاتل مارا جاوے  
 اشعارہم فی ہذا کثیرۃ وقال بعضہم ینجہ من راسہ دودۃ فتنصلہ  
 اس باب میں لگے بہت شعاریں ہیں اور بعض کہتے ہیں اس کے سر میں سے کچھ اُختاتا ہے بھودہ طائر  
 طائر یفعل ذلک فمنہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقتل انہ ہذا والیہ  
 صورت بگڑی ہے آواز دنتا ہے اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ممانعت یہی خیال کہتی ہے سہیظ  
 غیر واحد الیہ حتی اکسرو ابو عبیدہ قال مالک فی تفسیرہ ارادہ الطائر  
 تے علامتے ہیں اور اسی طرف حربی اور ابو عبیدہ مائل ہوئے ہیں اور مالک کی تفسیر میں ہے کہ میں نے اس کو یہ جانا نہیں  
 یقال لہا ہامۃ قال القاضی وقد یقتل انہ ارادہ الطائر ہا فان العرب  
 وہامہ کہتے ہیں اور قاضی کہتا ہے او یہ بھی احتمال ہوتا ہے کہ اس نے طائر اور بوسیدہ کو کہہ کر کہہ کر کہہ کر  
 ناکانت تطیر بالطارئ لسمی بالہام ومنہم من کان یتیم بہ والی  
 ہامہ پرندہ جکانام ہام ہے بدشگون کی کیا کرتے تھے اور بعض ایسے تھے کہ اس سے فال نیک لیتے تھے اور اس  
 نا ذہب عنہم زجر وہ وحکاہ عن ابن الاعرابی قال ابو عبیدہ کان العرب  
 ہامہ میں حدوتہ کیا ہے اور اس کو ابن الاعرابی سے نقل کیا ہے ابو عبیدہ کہتا ہے کہ عرب کے لوگ کہتے

ہامہ طائر الفلوقی القبر  
 ہامہ ایک پرندہ ہے  
 ہامہ لفظ شہر کے مراد ہے  
 ہامہ بوم سے علاحدہ  
 ہامہ بوم کے مشابہ ہوتا ہے  
 ہامہ بوم سے علاحدہ  
 ہامہ بوم کے مشابہ ہوتا ہے  
 ہامہ بوم سے علاحدہ  
 ہامہ بوم کے مشابہ ہوتا ہے



وہوید علی نہ لہوید بنفہما عدھا وقال لبغوی بل خبرناھا لثقلنا  
اور یہ حدیث دلائل شرعی ہے کہ غول کی نفی سے انکسارات کی نفی مراد نہیں ہے اور بغوی کہتا ہے بلکہ یہ خبر ہی ہے کہ غول کو  
**علی شیء من الاضلال الہدایۃ الا باذنا اللہ تعالیٰ ویقال ان الغیلا**  
کسی کا رہ بھلائے اور ہلاک کرے ہے بدون امر الہی کے کہہ قدرت نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ غیلان  
**سکرۃ الجن تفتن الناس بالاضلال فی المفاتیح شرح المصابیہ** ہوا لفتہ  
جنوں کے جادو گر ہیں لوگوں کو راستہ بھلا کر رفتوں کیستہ ہیں اور مفاتیح مہمانیج کی شرح میں ہے غول بالفلسفہ  
**مصدق غالہ اہلکہ وبالصبر اسم کانوا ینعمون انما تراءت للناس ففنا**  
غالہ یعنی اہلکام صبر ہی اور غول بالفہم ایک نام ہے کہ وہ کہہ کرے تھے کہ وہ لوگوں کو غلط فہمی سے سوہا کی شرح ہے  
**الشرع ویجتہل انہ دفعہ بعثتہ صلی اللہ علیہ وسلم کما دفعہ الاستارق قال**  
اے نبی کریم اور یہ بھی مثال ہے کہ غول حضرت علیؑ کی ہمت کی برکت سے جاندارا جیسے ہشاشو جاتا رہا عیسیٰ  
**الطیبی اما حدیث اعودیک ان اختال فیہ من الغول وہو مدان الشر**  
کہتا ہے اور یہی حدیث میں ہے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ غول کے پیچھے نہ جاؤں غول سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ  
**من حیث لا یجس قلت یوید ماورد فی روایہ واعودیک من اختال**  
اور پھر کہہ کر خبر ہو میں کہتا ہوں اس کی تائید کرتا ہوں وہ جو ایک روایت میں آیا ہے اور میں تجھے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ  
**من حیث لا یجس لا اشعر یرید بہ الخسف علی فی القیایۃ وقا**  
بچے کی جانب سے ہلاک کیا جائے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو غول کو پیچھے نہ چھوڑے اور نہ ہی  
**القافض عیاض فی الشارق قوله ولا غول یفہم الغیباء فی الحدیث**  
عیاض شارق میں کہتا ہے انکایہ قول ولا غول عین مجرب کے منہ سے اہلکی تفسیر حدیث میں  
**تفسیرھا الغول التي تغول یفتی لواء الغین یرید یملون فی صبر مثل**  
آئی ہے غول وہ جو تغول کرے یعنی تنزل تا اور غول کے فتح سے ہو گا صغیر یعنی غولان کی مثال رنگارنگ  
**الغیلان سکرۃ الجن وکانت العرب تقول ان الغیلان تترای للناس**  
صورتیں ہلی جنوں کے جادو گر ہوتے ہیں اور عرب کہہ کر تھے بیشک غیلان لوگوں کو دکھائی دیا کرتے ہیں  
**فتقول تغولای تملون لہم وقلتم عن الطریق وقہلکم فابطل**  
پیش رفتی تغول کرتے ہیں یعنی انکے سامنے طبع کی خدمت میں ملتی ہیں اور انکو سستہ سے بھلائے ہیں اور انکو ہلاک کر دیتے ہیں سو  
**النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الشان الثقی فی شہر جامع الاصول النبی**  
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر کہہ کر مال کر دیا نور کا بیان جامع الاصول کی شرح میں نور

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰



نعم اعظم الموت تصير هامة تقير وليهون الطائر الذي ينحصر لمن  
 کرتے تھے کہ مردہ کی ہڈیاں ہلکی ہو کر اڑ جاتی ہیں اور اس طائر کا نام جو مردہ کی کھوپڑی میں سے

هامة الميت ذابو وهو المصك الغول شرح مامر الاصول هو الحيوان  
 بودیسیدگی کے ٹکڑا ہوا مکرر کہلاتا ہے اور وہ معدی ہی غول کی تفسیر جامع الاصول کی شرح میں ہے یہ وہ حیوان ہے

التي كانت العرب تزعم انه تعرض لها في بعض الاوقات في الطريق فيقتال  
 جسکو عرب کے لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ بعض وقت راستہ میں سامنے آجاتا ہے پس ناگاہ لوگوں کو

الناس وانهم ضرب من الشياطين وليس في له ولا غول نفي العين الغول  
 ہلاک کرو تا ہے اور یہ شیاطین میں سے ایک قسم ہے اور حضرت کا ارشاد لا غول کچھ غول کی غوات

ووجوده وانما فيه ابطال زعم العرب في اغتياله وتلونه في الصور  
 اور جو کہ نفی نہیں ہے اور ہمیں یہ بھی ہے کہ قول کا جو در باب ہلاک کرے اور مختلف صورتیں پہننے کی ہے

المختلفة يقوله لا تصدقوا بذلك في النهاية الغول احد الغياض وهو  
 اس قول سے ابطال ہے کہ اسکی تصدیق مست کرو اور نہ ہمیں میں ہے کہ غول غیلان کا مفرد ہے اور یہ

جنس من الشيطان والجن كانوا يزعمون ان الغول في الفلاة تراه للناس  
 شیطان اور جن کے جنس کا ہے اور وہ کہا کرتے تھے کہ شکل میں غول لوگوں کو نظر نہ آتا ہے

فیتغول تغولا یتاون في صور شتي يغولهم في بصل هم عن الطريق  
 پر وہ بڑا غول کرتا ہے یعنی کھڑکی صورت میں ملتا ہے اور غول کرتا ہے یعنی آنکھ پر استے سے بچتا دیتا ہے

فهلكم ففاه صلي الله عليه وسلم وابطاه وقيل ان غول ليس نفي العين  
 اور ہلاک کرو انسا ہے یہی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نفی کی اور باطل کر دیا اور کہتے ہیں کہ لفظ لا غول غول کے لغات کی

الغول بل ابطال زعم العرب في تلونه في الصور المختلفة واعتباره وانما  
 نفی نہیں ہے بلکہ عرب کے اس قول کا ابطال ہے کہ وہ کہتی تھیں کہ صورت کی صورت پر ہر لفظ غول کا تو غول کہتا ہے کچھ

لا تضل حلا ويشتم المصديك لا غول لكن السعالي في صورة الجن  
 نہیں بھلا تا ہے کہ حدیث اس مضمون کی کہ ابھی دیتی ہے غول نہیں ہے پر عالمی اور سعالی جنوں کی جاہو کہتے ہیں

ولكن في الجن سكرتهم تخيل وتلبس ومنع حديث اذا تغولت الغياض  
 لیکن جنوں میں جاہو کہتے ہیں کہ وہ خیالات اور تلبیس کرتے ہیں اور اس حال میں حدیث ہے جو غیاظ میں جنوں کی

فبادر ابا الاذان ايات فعوا شربا بذكر الله تعالى فانهم يتفرون  
 تو تڑپا اذان پڑھو یعنی انکی شرارت کو اللہ تعالیٰ کے نام سے دور کرو و کیونکہ وہ پر لگندہ ہو جاؤ

نعم اعظم الموت تصير هامة تقير وليهون الطائر الذي ينحصر لمن  
 ذابو وهو المصك الغول شرح مامر الاصول هو الحيوان  
 التي كانت العرب تزعم انه تعرض لها في بعض الاوقات في الطريق فيقتال  
 الناس وانهم ضرب من الشياطين وليس في له ولا غول نفي العين الغول  
 ووجوده وانما فيه ابطال زعم العرب في اغتياله وتلونه في الصور  
 المختلفة يقوله لا تصدقوا بذلك في النهاية الغول احد الغياض وهو  
 جنس من الشيطان والجن كانوا يزعمون ان الغول في الفلاة تراه للناس  
 فیتغول تغولا یتاون في صور شتي يغولهم في بصل هم عن الطريق  
 فهلكم ففاه صلي الله عليه وسلم وابطاه وقيل ان غول ليس نفي العين  
 الغول بل ابطال زعم العرب في تلونه في الصور المختلفة واعتباره وانما  
 لا تضل حلا ويشتم المصديك لا غول لكن السعالي في صورة الجن  
 ولكن في الجن سكرتهم تخيل وتلبس ومنع حديث اذا تغولت الغياض  
 فبادر ابا الاذان ايات فعوا شربا بذكر الله تعالى فانهم يتفرون



واحد لائواء وثمانية وعشرون نجما منازل تسقط في الغرب  
 انوار کا واحد چورچہ اٹھائیس ستارے ہیں وہ منازل ہیں انہیں سے غروب میں  
 ثلثة عشر ليلة منزله مع طلوع الفجر في طلوع اخرى مقابله باقية  
 تیر سوین رات کو طلوع فجر کے ساتھ ایک منزل جاتی ہو اور دوسری منزل کے مقابل کی کل آتی ہو  
 هذه الثمانية والعشرون مع انقضاء السنة وكانت العرب ترغم ان مع  
 یہ اٹھائیس کے اٹھائیس سال کو پورا نہجانیہ ہیں اور عرب کہا کرتے تھے کہ ایک منزل کے  
 سقوط المنزل وطلوع نظيرها يكون مطرا فينسبون المطر الى المنزل  
 ڈوبنے اور اُس کے مقابل کے نکلنے سے مینہ برستا ہے سو عرب مینہ کو منزل کی طرف نسبت کرتے تھے  
 ويقولون مطرا بنوكذا وانما سمي نوء لانه اذا سقط الساقط منها  
 اور یہ کہا کرتے تھے فلاں منزل کے سبب سے مینہ برسا اور نورا سولے نام ہو گیا کہ جب ڈوبنے والی منزل  
 بالغرب ناء الطالع بالمشرق ينوء نوء اي شخص طلوع وقيل ان النوء هو  
 مغرب میں ڈوبتی ہے تو نکلنے والی منزل مشرق میں نکلتی ہو کر نئے ہیں نورا نورا یعنی کھڑا ہوا اور کھڑا ہونے کے معنی  
 الغروب هو من الاضداد قال ابو عبيد لم يسمع في النوان السقوط الا في  
 غروب کے ہیں اور اس لغت کے معنی ضد ہیں کہ ہیں ابو عبید کہتا ہے کہ نورا کے معنی غروب کے سواء اس موقع کے کہ ہیں اور دوسری میں  
 هذا الموضع وانما غلط النبي صلى الله عليه وسلم امر الانواء لان العرب  
 نہیں آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انوار کے باب میں صرفاً مینہ تخلیف فرمائی ہو کہ عرب لوگ  
 كانت تنسب المطر اليها فاما من جعل المطر من فعل الله عز وجل اراد  
 مینہ کو اُنکی طرف نسبت کرتے تھے اور جو شخص مینہ کو خدا کی طرف سے جانتا ہے اور اس عبارت  
 بقوله مطرا بنوكذا اي في وقت كذا وهو هذا النوء الفلاني فان ذلك  
 مینہ برسا بنو کذا سے یہ مراد لیتا ہے کہ فلاں وقت مینہ برسا کہ وہ فلاں منزل ہی تو اب یہہہ ہوسا  
 جائز وقد قيل ان عمر بن الخطاب اراد ان يستسقى فنادى بالعباس  
 جائز ہو اور کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے صلوٰۃ استسقا کا قصد کیا عباس بن عبد المطلب سے  
 ابن عبد المطلب كم بقي من نوء الثريا فقال ان العلماء هم انعم من انما انظر  
 پکار کر پوچھا ثریا کی منزل میں سے کتنے دن باقی ہیں انہوں نے جواب دیا اے اے علمائے خدا تم انعم کہ میں کہ میں ہیں  
 في الامم من سب عابدين وقومها فمضت تلك السنة حتى غيث الناس  
 سقوط کے بعد آفت کے کنارہ پر سات مرتبہ آیا ہے پھر وہ سال گزرے نہ آیا کہ لوگوں پر مینہ برسا

سقوط بالعلم  
 انوار کا واحد چورچہ  
 سہ  
 طلوع بالفجر  
 برآمدن آفتاب  
 وجرآن ہنگام  
 شدن ۱۲ م  
 سہ  
 انفس بالفتح  
 و نوزول فاعترض  
 و راست  
 عام خصلت عام  
 سہ  
 شرکاء ہونے  
 و ان منزله  
 ست منزل  
 منہ و منتخب  
 سہ  
 غیث بالفتح  
 باران باریدن  
 و باران نیکو  
 منتخب



نجم من نجوم المنازل لثمانية والعشرين وهو مغيب بالمغرب مع طلوع  
 الشمس ستارون میں سے کسی ایک ستارہ کا ساقط ہونا اور سقوط مغرب میں طلوع  
 الفجر وطلوع مقابله حينئذ من المشرق وعندهم انه لا بد ان يكون  
 نجوم کے ساقط ایک ستارہ کا غائب ہونا اور اس کے مقابل کا ہیئت شرقی ہو کر آنا اور ان کے عند یمن میں ہو کہ اس حال میں  
 مع ذلك لاكثرها نوء من مطا ورياس عاصفا وتبينها فمنهم من  
 بالفرد اكثر تاثير ميده کی ہوتی ہے یا جھک کر آندہ یمن وغیرہ کے  
 يجعله لذلك الساقط ومنهم من يجعله لاطال لانه هو الذي ناء  
 ڈوبنے ستارہ کی تاثیر مانتا ہے اور کوئی نکلنے والے ستارہ کی کیونکہ ہی کو نور ہوا ہے یعنی  
 تهمض فينبون المطر اليه فني النبي صلى الله عليه وسلم عن اعتقاد ذلك  
 اپنی جگہ سے اٹھتا ہے سو میں کہ کوئی طرف نسبت کرتے ہیں ایس بھی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عقائد سے منع فرمایا  
 وقوله وكفر فاعله لكن العلماء اختلفوا في ذلك اكثرهم على ان النهي  
 اور اسکا یہ قول تھا فاعل کفر ہوتا ہے پر علماء کو اس باب میں اختلاف ہے اکثر علماء اسیر شفق ہیں کہ نہی  
 والتكفير لمن اعتقد ان النجم فاعله ذلك دون من اسنسه الى العادة ومنهم  
 اور تکفیر اس کے حق میں ہیں جو یہ عقائد کہ ستارہ ہی کا فاعل ہے اس کے حق میں نہیں جو اس کو فاعل کی طرف نسبت کرتے اور بعض علماء  
 من كرهها على الجملة كيف كان لعموم النهي ومنهم من اعتقد في كفر  
 سے سرکرو گئے ہیں کسی طور پر کہ کیونکہ نہی میں کچھ خصوصیت نہیں ہے اور بعض علماء اس کی تکفیر میں  
 كفر النعمة وقد قمنا في الكلام في غير هذا الكتاب والاشتمال الطيرة و  
 کفر ان نعمت کا اعتقاد کرتے ہیں اور اس باب میں پہلے اور کتاب میں پوری گفتگو کی ہے اور چونکہ طیرہ اور  
 العدة واشتد ابتداء الناس فيما عدا واعتقاد اوله وقوع الدماء  
 عددی کا حال بہت مشہور ہے اور لوگ اس میں باعتبار عمل اور اعتقاد کے سخت متلا ہیں اور ان دونوں باب میں شکیں اور  
 فيما ارجوا ان نفرهما بالذکر في بابين اليك الاول في الطيرة  
 تو پہلے یہ ارادہ کیا کہ ان دونوں کو جدا جدا دو باب میں بیان کروں پہلا باب طیرہ کے بیان میں  
 في الطيرة بكسر الطاء وفيه الياء وقد تسكن وهي التشاؤم بالنسبة  
 طیری میں ہے طیرہ طار پہلے کے کسرہ اور یاء تخانی کے فتح سے اور یہی یا ساکن بھی ہوتی ہے کچھ کسی شے کو خوف سے بھینا  
 وهو مصدر تطير طيرة كناية خيرة ولم يجمع من المصادر هذا غيرهما  
 اور طیرہ اور طیر طیرہ کا مصدر ہے جس کا تخریض اور اور مصدر رون میں سے سوا ان دونوں کی اس میں کوئی نہیں آتا

ساقط  
 نصف باؤفت  
 ساقط  
 مستغنا  
 رفقین ونبیائے  
 بیگمہ مولیٰ



من الفال لردی واذا عرفت معنی التطیر والتفأل نفس الاحادیث  
 جیسے نخست سمجھنے لگیں اور جب تو تطیر اور تفأل کے معنی سمجھ چکا تو ہم وہ حدیثیں  
 الواردة فی هذا الباب علم انه قد اجتمع فی بعض الاحادیث ذکر الاعداد  
 جو اس باب میں آئی ہیں بیان کرتے ہیں پس تیار کر کہ بعض احادیث میں عددی اور  
 والطیر فاذا ذكرناه منها في احدها المذكرة في الاخر وكذا في حال نقلها  
 طیرہ کا ذکر کیا ہے سو ہم انہیں سے جو حدیث کسی ایک کے حاملین پر آئی ہوگی وہ ذکر کریں گے کہ میں نے جو حدیثیں نقل کی ہیں  
 من الاحادیث في صفة اللهم الا لغيره وباعت ينشاء في ثناء اليه  
 جو ہم سفر کے حال میں نقل کر چکے ہیں ان میں اگر کسی میں امر باعث کے لئے جو اشار بیان میں پیدا ہو جاتا ہو تو ہم نے اسے آویں گے  
 الاحادیث من جامع الاصول میں ہیں بريدہ سے روایت ہو کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 كان لا يطير من شيء وكان اذا بعث عاملا يسال عن اسمها فاذا اعجبه من  
 کسی شے سے تطیر نہیں کرتے تھے اور یہ حال تھا کہ جب کوئی عامل روانہ کرتے تو ہم کا نام پوچھتے اگر وہ پسند آتا تو خوش ہو جاتے  
 ورأى بشر ذلك في وجهه وان كره اسمها رأيت كراهة ذلك فوحي واذا  
 اور وہ خوشی آپ کے چہرہ میں معلوم ہوتی اور اگر وہ نام ناپسند آتا تو وہ کراہت آپ کے چہرہ میں معلوم ہوتی اور یہ  
 دخل قرية سال عن اسمها فاذا اعجبه فرح بها ورأى بشر ذلك فوحي  
 کسی گاؤں میں جاتے تو اس گاؤں کا نام پوچھتے پھر اگر وہ پسند آتا تو خوش ہوتے اور وہ خوشی آپ کے چہرہ میں معلوم ہوتی  
 وان كره اسمها رأيت كراهة ذلك في وجهه اخرجہ ابو داود وعنه  
 اور اگر اس کا نام ناپسند آتا تو اس کی کراہت آپ کے چہرہ میں معلوم ہوتی ہوا ابو داؤد نے نقل کیا ہے اور سند سے روایت ہو  
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعجبه اذا خرج له حاجة ان يسلم  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند آتا تھا کہ جب کسی کام کو نکلنے کے بارے میں  
 يراشد يا نجية الترمذ وعنه عروة بن عامر القشري قال ذكرت  
 یا نجیج حسن لیں اسکو ترمذی نے نقل کیا ہے اور عروہ بن عامر قشیری سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 لطيرة عند رسول الله صلى الله عليه وسلم قال احسنها الفال لردود  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس طیرہ کا ذکر آ گیا آپ نے مسخرایا انہیں سے فال بہتر ہے اور مسلم کو  
 مسلم فاذا راي احدكم ما يكره فليقل اللهم لا يأتي بالحسنات الا انت  
 تا جب بندہ کو کچھ چیزیں ملتی ہیں تو کہہ دے اے اللہ تو میری سوا احسانات کو کوئی نہیں لاتا

طیرہ احباب  
 ترمذی سے روایت ہے  
 راہ راست بائزہ ۴۴  
 حاجت بائزہ ۱۰۵

لا یجسده و نادرا لا متکرا کا لوباء فلا یقدم علیہ ولا یخسر چمنہ و ما  
 کچھ خفہ و خفیت نہ ہو اور گاسہ گاسہ ہوتا ہو متواتر نہ ہو جیسے وبا تو نہ اس میں جا چکے اور نہ وہ ان سے نکل آئے اور جو  
 یخسده ولا یجسده کا لوباء والفرس والمرأة فیباح الفراء منہ و فی النہایۃ الفل  
 بالخصوص ہو علی العموم نہ ہو جیسے مگر اور گھوڑا اور عورت تو اس سے علحدہ ہونا مباح ہے اور نہ ہی میں سے خال  
 بالہزۃ فیما یسیر ویسوء الطیرۃ فیما یسوء الا نادرا و قد اولم الناس بترك  
 ہزہ سے امر نیک اور بد میں مشغول ہے اور طیرہ امر بد میں مشغول ہے مگر کبھی تو ان کیس میں بھی اور لوگ ہزہ کی ترک پر  
 ہزہ تہتخفیفہا و انما احب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفل الا الناس  
 تخفیفہ کے واسطے بیان کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خال اس لئے خوب کھاسا کہ لوگ  
 اذا املوا فائزۃ من اللہ و مرجوا عوائدہ عند کل سبب ضعیف و قوی فہم  
 جب کسی سبب ضعیف یا قوی سے کسی فائدہ کی امید اللہ سے کرتے ہیں اور ان کے انجام کے پہلائی کی توقع کرتے ہیں وہ لوگ  
 علی خیر ولو غلطوا علی جہۃ الرجاء فان الرجاء لہم خیر و اذا قطعوا املہم  
 خیر پر ہیں اگرچہ امید کی جہت میں غلطی کر جاویں کیونکہ رجاء ان کے حق میں بہتر ہے اور جہتہ اپنی امید اور رجاء  
 و رجاء ہم من اللہ کان ذلک من الشر و اما الطیرۃ فان فیہا سوء الظن باللہ  
 اللہ سے قطع کر دین تو یہ صفت مذموم ہے اور رہی طیرہ سو کہیں خدا کی جانب میں بدگمانی  
 و توقع الباء و ذلک مذموم بذل العقلاء منہی عنہ من جہۃ الشر و التفاؤل  
 اور بلائی توقع ہوتی ہے اور یہ امر عقلاء کے نزدیک شرع کی طرف سے مذموم اور ممنوع ہے اور تفاؤل  
 ان یسیر المریر و طالب الضالۃ یا سالمیا و احدا فی ظن روعہ و وجدان  
 یہ کہ بیمار آدمی یا گم ہوئی چیز کا ڈھونڈنے والا مسن یا سالم یا واحد پس اس سے بیمار تو اپنی صحت کا اور ڈھونڈنے والا  
 مطلوبہ قلت ہذا معنی ما ورد فی الحدیث کلمۃ طیبہ و فی النہایۃ وقت  
 مطلوبہ پائے کا کمال کہ میں کہتا ہوں اور یہی معنی ہیں اس کے جو حدیث میں آیا ہے کہ خال کلمہ طیبہ ہے اور نہایت میں ہے اور بیشک طیرہ  
 الطیرۃ معنی الجنس الفل بمعنی النوع ومنہ اصدق الطیرۃ الفل قلت  
 بمعنی الجنس بمعنی عام آیا ہے اور فال بمعنی النوع یعنی جنس سے خاص آیا ہے جیسا کہ طیرہ میں خال ہی وقت ہی میں کہتا ہوں  
 یحتمل ان یکون ہذا من قبیل المشاکلۃ فان الطیرۃ لا شک نہ فی اللغۃ  
 یہ احتمال باقی ہے کہ شاید اصدق الطیرہ الی اخرہ مشاکلت کی جہت سے ہو کیونکہ طیرہ بیشک لغت میں بمعنی تشادوم سے  
 بمعنی التشاؤم و اما عموم الفل فمسلم قال فی القاموس الطیرۃ ما یتشاؤم بہ  
 آیا ہے کہ تشاؤم سے سمجھنا اور فال کا عام ہونا سو یہ ہم ملتے ہیں فامس من کہتا ہے طیرہ وہ جو کہ روی خال میں ہے

ایلا ع سخت  
 لیس کردن  
 سلہ عائدہ  
 نفع و سود  
 علی برکت  
 بدعت از جاری

اخرجوه البناي ومسلم واسلموا في المرأة والفرس والمسيكين واخرجوه من ابي

اکو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے اور مسلم میں یہ ہے جو رخصتا اور نکاح میں ہے اور ممکن نہیں اور یہ

الموطا وابوداؤد والترمذی والنسائی والروایة الاولى لم یذکر الحدیث  
 اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے پہلی روایت نقل کی ہے اور عددی اور طبرانی

اور خدوی اور طہیرہ کا پہلی روایت نقل کی ہے

والطيرة وكان رسول بن سعد بن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نكان

ذکر نہیں کیا، ۱۰۔ رسول بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں نبی ہوتا تو

في ثمن في الفرس والمرأة والمسكن يعني الثمن اخبر به البخاري رحمه الله

سگرہ شری سے اور غور سے اور سکرین میں ہر وقت "ای نوسنت اسکو بخاوری اور سلم سے فعل کیا ہے

والموطأ مشهور في نسخة فقهية أخرى وهو المذكور والفرق بينه وبين

اور مولانا ابوبکر بن علیؓ اور وہ انہی میں سے ہیں جو کھانا نہیں کھا کر اور حرام اور گنہگار سے بچتے اور ایکوٹا کرتے ہیں

والنساء فيهن مملوكات قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول

نقل کیا ہے اور حکیم بن معویہ کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

لاشوم وقد يكون اليمن في اليسار والمرأة والافسر اخنوخ الزمعة

نحوہ میں نہیں ہے اور کبھی گھر اور عورت اور کھوڑے میں برکت ہے۔ یہ کہ کوئی نہ دیکھے۔ یہاں سے کیا ہے اور اب اس میں

ابن مسروق قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لا طارة وشيعة

سے روایت ہے کہ تاجی شہزادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا کہنا تھا کہ تم میرا چچا ہو، چچا میرے

الفاقي يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ألقى قال الكلمة الصالحة

فان پس کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان کیا ہوئی جو کہ میں اپنا منہ نہ کر سکے

بسم الله الرحمن الرحيم

جو کوئی تم میں سے انھوں سے اسکو بخاری اور مسکن سے نقل کیا ہے اور سعد بن ابی وقاص سے روایت کرنا ہے

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول العيراق والطيرة والطرف

کتر تا آنکه کہ شیخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا کہ فرماست: عیاض اور طیر اور ہر

من الجحش اشر به ابوداؤد وقال الطرق الزجر والعبادة النحلو وقال

تیرستی زود اسکو اوردے اور کہہ کر کہ قریب ہرگز کا اثر انا اور ایات کثیر بھیجی اور اپنی کشف و بیان

فشرح العيافة نجر الطير والتفائل بما كانا العرب تفعله عاف

کہا ہوں کہ یہ بات پر غور کرنا اڑانا اور نہ لٹکانا

[illegible]

2

فان گرسن ۱۳  
طیلسد ربع سدا

۹

[illegible]

وَلَا يَدْفَعُ بِالسِّيَاتِ لَا نَتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ خَرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَكَثُرَ  
 اور تیرے سوا کسیات کو کوئی نہیں دفع کرتا اور نہ بھرتا نہ لائی سے نہ قوت نہ کوئی کی مگر تیرے سبب ہوگا اور اذو نے نقل کیا ہے اور ابن

ابن مسعود عن أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الطيرة شرك الطيرة  
 مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طیسرہ شرک ہے طیسرہ

شرك وما هنا الا لکن الله يذهب بالتوكل خَرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَكَثُرَ رَوَاهُ الترمذی  
 شرک ہے اور ہم میں کوئی ایسا نہیں کہ طیسرہ سے خالی ہو مگر اللہ ہٹا دے توکل کی برکت کو دے دیتا ہے اور ابو داؤد نے نقل کیا ہے اور ترمذی کی روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطيرة من الشرك وما هنا الا لکن الله  
 کہنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طیسرہ شرک کے ہیں سے جو دوسرے میں ایسا کوئی نہیں کہ طیسرہ سے خالی ہو دوسرے میں

يذهب بالتوكل قال الترمذی سمعت عبد الله بن مسعود يقول قال سليمان  
 توکل کی برکت سے طیسرہ و باقی شرک کی برکت سے محمد بن مسعود نے سنا ہے کہ کہتا تھا کہ سلیمان

ابن عبد الله بن مسعود قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول  
 ابن عبد اللہ بن مسعود کہتا تھا کہ اس حدیث میں اتنی عبارت دامت لکن اللہ یذهب بالتوکل میرے عندیہ میں

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطيرة من الشرك وما هنا الا لکن الله  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طیسرہ شرک کے ہیں سے جو دوسرے میں ایسا کوئی نہیں کہ طیسرہ سے خالی ہو دوسرے میں

لا بد من طيرة ويجوز في الفاك او ما الفاك قال كلمة طيرة اخبرني  
 نہ عادی ہے۔ طیسرہ اور نہ طیرہ اور نہ کوئی فاک یا پند ہے عرض کیا قال کیا ہوتی ہے فرمایا نیک کلام بخاری نے نقل کیا ہے

ومسلم للنسائي مثله قال الترمذی قال الفاك كلمة طيرة اخبرني  
 اور بخاری میں بطرح ہی فرمایا ہے کہ کو قال صاحب مسند احمد یعنی نیک کلمہ اور مسلم میں

مثله وقال كلمة طيرة وفي رواية ابن ابي اود مثله النسائي اخبرني  
 بطرح ہی اور فرمایا کلمہ پاکیزہ اور اود کی روایتیں بخاری کی مثل ہیں اور ترمذی نے پہلی روایت

الاولی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا طيرة وانما  
 نقل کیا ہے تھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ عدوی ہے اور نہ طیرہ اور

الشوم في ثلث في الفرس المرأة والدار وفي رواية قال ذكر الشوم عنه  
 شومست سولہ میں تین چیز کے ہیں جو گھوڑے اور عورت اور گھر میں اور ایک روایت میں ہے راوی کہتا ہے کہ صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان كان الشوم في الدار والمرأة والفرس  
 علیہ وسلم کے پاس شوم تھا تو ان کو کیا سوچا فرمایا اگر شومست ہو بھی تو گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں

طیسرہ شرک ہے  
 اور نہ طیرہ  
 اور نہ کوئی فاک  
 یا پند ہے  
 عرض کیا  
 قال کیا ہوتی ہے  
 فرمایا نیک کلام  
 بخاری نے نقل کیا ہے









اوتدیر لہ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین من دتہ الطیرۃ  
 یا جسکے واسطے جاوے گا، وکل بن آیا اسکو طبرانی نے کبیر میں، عمران بن حصین سے روایت کیا ہے جس شخص کو طیسرہ  
 عن حاجبہ فقد اشک رواہ احمد الطبرانی عن ابی عمر الطیرۃ شریک  
 ہم کرے تہ شمار کھٹے کھٹے شریک کیا کہو احمد اور طبرانی نے ابو عمرو سے روایت کیا ہے طیسرہ شریک ہے  
 الطیرۃ شریک الطیرۃ شریک من خرج یرید السفر فیرجم من طیر فقد کفر  
 طیرہ شریک ہے طیسرہ شریک ہے جو شخص سفر کا ارادہ کرے کھٹے کھٹے طیرہ سے بھاگے تو وہ ان حکام تو  
 ما انزل علی محمد لا شوم فان یک شوم ففی الفرس والمرأۃ والمسکن من  
 سے جو محمد پنازل ہوئے ہیں کا فہم غوسہ نہ چڑھے اگر غوسہ نہ ہو تو کھٹے کھٹے میں اور عورت میں اور گھر میں ہو تو جسکو  
 ردتہ الطیرۃ عن حاجبہ فقد اشک قالوا یا رسول اللہ وما کفارة ذاک  
 طیرہ کا بار ہے ہمارے اسی نے شریک کیا صحابہ سے خوش کیا یا رسول اللہ اسکا کفارہ کیا ہے فرمایا  
 قال یقول اللہ لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الہ غیرک الفال  
 یہ ہے الہی کوئی طیر نہیں ہے مگر تو طیر اور کوئی خیر نہیں ہے مگر تو خیر اور سوا تیرے کوئی معبود نہیں ہے قال  
 مرسلا العطاس شہد عدل لا شوم وقد یکن الیمن فی الدار والقر  
 پہنچی ہوئی ہے اور چھینک گواہ عادل ہے شوم نہیں ہے اور کبھی گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں  
 والمرأۃ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن حکیم بن معویۃ یا للبتک نحن  
 برکت ہوئی ہے اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے حکیم بن معویہ سے روایت کیا ہے اسے لبتک ہے  
 اخذنا فاک من فیک ولا شیء فی الہام والعین حق واصدق الطیر  
 تیری فال جسے منہ سے لی ہے اور ہام میں کچھ بھی نہیں ہے اور نظر کا لبتا برحق ہے اور طیرہ میں صادق ر  
 الفال واہ احمد الترمذی عن جابر لا طیرۃ وخیرھا الفال الکملۃ الصالحۃ  
 قال جو اسکو احمد اور ترمذی نے جابر سے روایت کیا ہے طیرہ نہیں ہے آسمان سے بہتر فال ہے یعنی نیک کلمہ  
 لیسعھا احدکم رواہ احمد مسلم عن ابی ہریرۃ لا عدو ولا طیرۃ ویجبنی  
 جو ہم میں سے کوئی شہ باجے اسکو احمد اور مسلم نے ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے نہ عدوی ہے اور نہ طیرہ اور ہم کو نہ فال  
 الفال واہ الدارقطنی فی المتفق علیہ عن ابن ابی ملیک قال قلت لابن  
 خوش آتی ہے اسکو دارقطنی نے متفق علیہ میں روایت کیا ہے اور ابن ابی ملیک سے روایت ہے کہتا ہے ابن عباس سے  
 عباس کیف تری فی جاریۃ لی فی نفسی منہا شیء فانی سمعہم یقولون  
 کہہ رہا تھا کہ کیا معلوم ہے میری لڑکی میں سے جو عورتوں میں اس کے طرف سے ایک بات ٹھنکتی ہو تو کہتے ہیں ان کو کہ سنو کہ کہتے ہیں

طیسرہ درجہ بارگشت  
 شریک  
 اصل آیت کی تائیدی  
 صحابی راذاکر کنند  
 گویند حق رسول اس  
 اوقاف رسول تو کفار  
 شکستہ یعنی فطاح جہان  
 سے عکاس  
 بالغیر طیسرہ درجہ











من الجدار المائل السفينة المعبوءة وقد دالفرقة الأولى على الثانية  
دیوار کے اور ٹوٹی ہوئی کشتی سے بچے ہیں اور سر فدا اول سے سر فدا ثانی کی

فاستلهم بالحديثين ان النور فيهما الفناء شفقة عليهما

استمال بہ جو ان دونوں حدیثوں سے کرتے ہیں روکنا ہے کہ ان دونوں میں نمبر اول الامین کے متنازعہ پہلے پہلے ہی حرف  
 الامرین فتصیب علۃ فی نفسہ او اہلۃ فی بلہ فیہ فقدان الحدو  
 شققت کی اس ہے کہ انکو اپنی امانت یا اونٹوں میں آفت لگنا دینی اور ہم بصر اعتقاد کرے کہ ہر دو

حق قال اری لقول الثاني ولو التاويلين لما فيه من التوفيقين  
 برحق ہر کہتا ہو کہ دوسرا قول وہ مؤمن ہیں سے اچھی تاویل ہے کیونکہ آئین ان حدیثوں کی تفسیق ہے

الحادیث الواردة فيه ثمان القول الاول في تعريض اصول  
 جوہر باب میں آئی ہیں پھر بیشک پہلا قول اصول لطیفہ کہ بیجا۔

طبیعیہ و لہذا شرع بتعظیم ہا بل و رد بانباتھا و العبرۃ فیہ علیہ السلام

لا ینا فضل اصول التوحید لاینا قضا القوا لعل الوسا الی ذکرنا

اما استدلالهم بان القرآن المسوق عليهم فانادى من نادى بالشعار عظيم  
وراء الكاهن استدلال جوان خزان سحره جو آتش سے متعلق ہونے پر کہ یہ ایک ایسا کوکبہ یا کوکبہ ہوتا ہے

لنویزما هو وراویزما هو ما؟ و بین ما و بین ما؟  
 که کردیتا جو اس امر کو جو حاصل است و اس امر کو جو کرده است و اس امر کو که کسی که است و است که کسی که است

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوا سُلُوكَ الْفٰسِقِیْنَ الَّذِیْنَ یَسْتَحْسِنُوْنَ ۚ ذٰلِکُمْ سَبَقَ لَہُمُ الْعَذَابُ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمَصْنُوْعُوْنَ

اور جو بہشت اعتبار اس سے منع ہو اور ہمارے کس قول کے تحت کی پہرہ دین نہ کہ حصص ملی۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هذا الذي ينبغي فوضها معي في القصيدة كل بقعة با لله  
 سس فوضها معي فوضها معي فوضها معي فوضها معي فوضها معي

وَكَلَامُهُ سُبُلٌ إِلَى التَّوْفِيقِ وَهِيَ هَذِهِ الْكَلِمَةُ الْأَمْرُ  
اِسْكے توکل پر اور ان دونوں حدتوں کی تفہیم کیا کہ تیری راہ نہیں ہے بلکہ

[illegible]

قوله لا عدوی لا عدوی بطبعه ولكن بقضاء الله تعالى واجزاء  
 کہ بہ قول لا عدوی یعنی عدوی بالبطع مؤثر نہیں ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کی قضاء حکم سے اور موافق اجزاء

العادة فام هذا نفي عن ايراد المرض على المصروف قال وفر من الجذوم وقيل  
 عادتہ کے ہوتا ہی ہو اسطے عرض کے جانے سے مسح پر منع فرایا اور فرمایا کہ جذوم سے بھاگ کر کوئی طبیعت نہیں ہوتا ہے

ان مستثنی من لا عدوی قال لتوربشتی قل اختلاف العلماء فتاویل قوله  
 کہ جذوم سے فرار لا عدوی میں سے مستثنیٰ ہے اور توربشتی کہتا ہے کہ علماء میں لا عدوی کی تاویل میں

لا عدوی فمنهم من يقول ان المراد منه نفي ذلك وابطاله على ما يدل  
 اختلاف ہو بعض تو یہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد عدوی کی نفی اور ابطال ہے جیسے کہ ظاہر

على ظاهر الحديث والقرائن المسوقة على العدوی هم الاكثرون ومنهم  
 حدیث اور عدوی کے تعلقات قرائن دلالت کرتی ہیں یہ لوگ تو بہت ہیں اور بعض ہ ہیں

من يرى انه لم يرد ابطالها فقد قال صلح وفر من الجذوم فرار من  
 جگہ یہ خیال ہے کہ عدوی کا ابطال مراد نہیں ہیں بیشک حضرت صلح نے فرمایا کہ جذوم سے ایسا بھاگ جیسا نوشہر سے

الاسد قال لا يوردن ذوعاهة على مصر وان اراد بذلك نفي ما كان  
 بھاگ ہی اور یہ فرمایا کہ آفت رسیدہ مسح پر بھاگے اس سے یہی نفی مراد ہے جو

يعتقد اصحاب الطبيعة فانهم كانوا يرون ان العلل المعدية مؤثرة  
 طبیعت کے جذم سے اعتقاد کرتے تھے کیونکہ وہ لوگ یہہ مجہدہ تھے کہ متعدی بیماریاں بیشک مؤثر ہوتی ہیں

لا محالة فاعلمم بقوله هذا ان ليس الامر على ما توهمون بل هو متعلق  
 سوائے اس قول لا عدوی سے جملہ دیکہ تاثیر یوں نہیں ہے جو تم وہم باندہ سے ہو بلکہ وہ شہادت الہی ہے

بالمشيئة ان شاء الله كان وان لم يشأ لم يكن ويشير الى هذا المعنى  
 متعلق ہے اگر اللہ چاہے تو تاثیر ہوے اور اگر نہ چاہے تو نہ ہو اور آپکا یہہ ارشاد فمن اعدی الاول

قوله فمن اعدى الاول وان كنتم ترون ان السبب في ذلك العدو  
 اسی طرف اشارہ ہے یعنی اگر تم یہہ جانتے ہو کہ اسکا سبب صرف عدوی ہی ہے

لا غير فمن اعدى الاول بين بقوله وفر من الجذوم وبقوله لا يوردن  
 اور یہہ نہیں تو پہلے کہ کس نے بیماری لگا دی اور اس قول سے جذوم سے بھاگ اور اس قول سے آفت رسیدہ

ذوعاهة على مصر ان دلالة ذلك من اسباب لعله فليقتل لقاء  
 مسح کیے پاس بھاگے بیان فرمایا کہ لیسنے بل پیشا علت کا سبب ہوتا ہی ہو ہے ایسا کچھ جیسے جنگلی ہونی

سے قضاء  
 علم کردن و شہد

سے اجزاء  
 جاری کردن

۱۲  
 سے ابطال باطل

کودن ۱۲  
 سے کون ۱۲

سے آفت عاتق

۱۲  
 سے آفت عاتق

شدن ۱۲  
 سے شدن ۱۲





هذا الوجه يبين بالاول التوقي من اسباب التلف وبالثاني التوكل

اسس وجہ کے کہ پہلی حدیث سے تلف کے مہاب ہے احتراز ثابت ہوتا ہے اور دوسری حدیث سے باوجود کہ مہاب

على الله ومشاركة الأسباب ليست بالاول لتعرض الأسباب وهو

مشارکت کے امداد پر توکل ظاہر ہوتا ہے تاکہ اول حدیث سے کہ باب سے احتراز ثابت ہووے اور یہی گو

سنة وبأشأن ترك الأسباب وهو حالة وقال الطبيب في حديث رواه

سنت، جو اردو سمری حدیث سے اسباب کا ترک اور یہ ایک حالت ہے اور طبیعی اس حدیث میں عذر و عذر شرعی

عمر بن الخطاب كان فوق يقين جبل فخرهم فابسل اليه النبي صلى الله عليه وسلم

سے روایت کی ہے کہ نقیض کے فائدہ میں ایک شخص مجذوم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عليه وسلم انقبا بغيرك فارجم شاه مسلم وهذا ارشاد الى رخصة من

۱۔ کہ تم لوگو! میرے لئے جبکہ یہ دعوت ہے، لے لیا جاؤ! جاسکو مسلم بنے روایت کیا ہے یہ کہ گنہگار کی یہ دعوت ہے صلی اللہ علیہ وسلم

النبي صلى الله عليه وسلم لم يكن له درجة التوكل ان يراعى الاستيناف

کی طرف سے دھت کا ارشاد ہے کہ جس شخص کے حق میں کہ جسکو نوٹل کا درجہ حاصل نہ ہو کہ وہ ہاباب کی عاقبت کساکر ہے

فان لكل شئ من الموجودات خاصية واشرا ودرجافيه الكبير جل

لیونکر موجود، اس کے نام کشیاء میں خالصیت اور اسے ہوتا ہے کہ اس کے جسم میں علم ہے انہیں بیعت

وَقَالَ الْبَغَوِيُّ قِيلَ لِحِزَامٍ ذَوِ رَايَةٍ تَسْقُمُ مِنْ طَالٍ حَبْنَةٍ وَ

رکھا ہے اور نبوی کہنا ہے اور کسید کا قول ہے کہ جزا میں ایک ہوا ہوتی ہے اسکو بیمار کر دیتی ہے جو خدا کی کشتی اور

مواکاته ومضاجته وليس من العدا وکیل من باب اطباء فیض

ساتھ کھانا اور ساتھ ساتھ بہت اختیار کرے اور وہی ستم سے ہمیں ہی بلکہ طبی مریمہ جیسے کہ ناگوار

تأكل ما ينفق في شتم ما يكره والمقام في مقام لا يوافقوه ولا يوافقون

لحاح یعنی شری بیسی کے کہنا ہے کہ اور با لوسو گئے ہیں اور یہی مکان میں ہے جو کہ یہاں واقع ہے۔

لله تعالى ما هم بضارين به من احد الا باذن الله وقال الشيخ

سردشانی کی مشیت یہ ہے اور وہ بھلا نہیں دیتے کسی کا بغیر اذن اللہ کے اور شیخ امام

لامام الحافظ بن حجر العسقلاني في شرح نخبه الفكر وجباجيم

بن حجر عسقلانی منتخبہ الفکر کی ششہ ح میں لکھتا ہے

بينه ان هذه الامراض لا تغد بطعم الكن الله تعالى بحسن فخالطة

در این کتاب که به نام "الکیمیاء" است، به بیان احوال و مشیقه و غیره پرداخته شده است.





صلی اللہ علیہ وسلم فنظرت الیہ فاذا هو ساجد وقد رفع اصبعی الی السماء  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اپنے جو ہنگو دیکھا ہر سجدہ میں تھا اور اپنی دونوں انگلیاں آسمان کی طرف اٹھو کر اٹھا کہیں کہیں  
 كالتضرع المبتهل ثم رایت سراجاً بضاء قلا قبلت من السماء حدة  
 جیسا کوئی عاجز زائر روتا ہو پھر شے ایک سفید ابر دیکھا کہ آسمان کی طرف سے آیا یہاں تک کہ  
 غشیته ففیتا عنی فسمعت منادیاً ینادی طوفوا بہ مشارق  
 ہنگو ڈھانک لیا پھر تیر ہی نظر سے غائب کرو پھر میرے پکارنے والے کو سنا کہ پکارا تھا کہ اسکو زمین کی مشارق  
 الارض ومغاربہا وادخلواہ الی اربع فوہ بأسماء ونعتہ وصورۃ  
 اور مغارب میں پھراؤ اور اسکو دریا میں داخل کرو تاکہ وہ انکو نام سے اور نعت سے اور صورت سے پہچانیں  
 ویعلمون انہ سخی فیہا المای لا یقی شی من الشرک الا محی فی زمنہم  
 اور جان لیں کہ انکا نام ماحی ہے شرک میں سے کچھ باقی نہیں رہیگا مگر انکے زمانہ میں یہ سب سبھا دیکھا پھر  
 تجلت عنہ فی سرع وقت وروی محمد بن سعد عن من حدیث جماعہ  
 جلدی سے وہ ابر اُنپر سے ہٹ گیا اور محمد بن سعد نے ایک جماعت کی حدیث میں بتایا کہ جنہیں علماء اور  
 منهم عطاء وابن عباس ازمنہ تبت ہب قلت لما فصل منہ تصد  
 ابن عباس سے بھی شامل ہیں روایت کرتا ہوں کہ آئندہ نبیؐ کی جانب بیان کیا ہو جب وہ مجھ سے جدا ہوئے ایسی ہی  
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج معہ ثوراً ضالاً ما بین المشرق والمغرب  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکھی ساتھ ایسا نور نکلا کہ مشرق اور مغرب کا پتہ سب روشن کر دیا پھر  
 وقع الی الارض فتعلی علی یدیه ثم خذ قصۃ من التراب فقبضہا ورفع  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بل سہارا لگا کر واقع ہوئے پھر مٹی کی ایک ٹھٹی اٹھائی اور اپنا سر  
 راس الی السماء وروى الطبرانی ان لما وقع الی الارض وقع مقبوضۃ اصابع ید  
 آسمان کی طرف اٹھایا اور طبرانی روایت کرتا ہے کہ حضرت صلعم جب زمین پر آئے تو انگلیاں بند کئے ہوئے  
 مشیراً بالسحابۃ کالسیدۃا وخرج احمد الزار والطبرانی ولما کم  
 انگشت شہادت سے سبحان ہمد پریشنے والے کی طرح ہزار ہزار اوجھرائی اور حاکم  
 والیہ عن لعل باض بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ابو یوسف نے عیاض بن ساریہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 قال انی عبد اللہ وخاتم النبیین وان ادم لم یخل فی طینتہ وساخرکم  
 فرمایا میں اللہ کا بندہ اور نبیوں کا خاتم ہوں لا تھا اور شیطان نے آدمؑ کی مٹی میں نہ ملائی تھا اور میں نے  
 انکی ہڈیوں سے

۲  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰

ابن زکریا ہی بن عائذ بن عبد اللہ علیہ السلام فی جزامہ تسعة اشهر  
 بخبر بن عائذ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ان کے پیش میں پچھنے رہے

کجی بن عاتق سے روایت ہے کہ حضرت صلہ اللہ علیہ وسلم اپنی امان کے پیش میں لوگوں کو نہیں رہے

کمالات شکو اوجہا ولا منقصا ولا ریخا ولا ما یضر ذل و ان المحل مر  
 از من گویند و در ذکر شکست فخر و اورنه ناصیج اورنه کوئی رحمت اورنه و حال جو عالمه عورتون کو

النساء وكانت تقول الله ما رأيت من عمل هو اخف منه ولا اعظم  
مشاء الله ان يبرك كما نرى في هذه الدنيا من كل حال

منہ و لما تم لها من حياها شہر ان توفی عبد اللہ و قيل توفی و هو ذی

المهد والرحم المشهور هو الاولات فوطيتمك راجعاً من المدينة

حضرت مہدین علیہ السلام اور غالب و کثیر پیر پنی روایت ہی علیہ السلام میں مذکور ہے کہ یہ روایت  
 دفن بالابواء و روی ابن نعیم من حدیث ابن عباس قال کان امامہ  
 کتبہ علی کتبہ

ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک شخص کی طرح دیکھا جو اپنے آپ کو ایک شخص کی طرح دیکھا۔

روایت کرتی اور کہتی تھی کہ میرے پاس جب میرے محل پر چڑھتے تھے تو خواب میں لوگوں کو ایسا لایا اور کہا:

يَا اَمْنَةَ اِنَّكَ قَدْ جِلَّتْ نَجْمُ الْعَالَمِينَ فَاِذَا اُولَدَتْ فَسَمِّيْ عَمْرًا وَاقِي

آمنہ بیشک بخیر انسا لین کا حل رہا ہے جب تو کو جن کے تو اسکا نام پھر کہنا اور اپنا حال  
 شانک قالت ثم یا اخذ فی ما یا اخذ النساء و ذکرک عجائب ہمارے

من الطيور البيض مناقرها من الزمرد و احفها من الياقوت و

وَمِنْ أَسَاءِ فِي لَهْوِي بَالِيْدِ عِمَامِ اِبَارِيقِ مِنْ فَضِيْلَةِ كَشْفِ اِلَهِّ عَنِ اِبْصَرِيْ فَرَا  
 بِمَعْنَى مَغِيْرٌ بَلَكِ بِرَدِّ كَيْفِكَ جَوْشَيْنِ مَرْدُكِيْ  
 اور مہنگو بازو باقوت کے اور مرد

اور عورتیں ہوا میں آگنی ہوئی آگنے ہاتھوں میں چاندی کے چھکال تو اس قدر تھالی سے میری نگاہ پر سبزیدہ اٹھا دیا پھر

مشارق الارض و مغاربها و رایت ثلثة اعلام مضرہ بات علم بالمش

مشرق اور مغرب دیکھ لی اور زمین نیزے کرتے ہوئے دیکھی  
 وعلما منا مغرب وعلما علی ظہر الکعبۃ فاحذلی الخاض فوضعتہ

اور ایک نیزہ مغرب میں اور ایک نیزہ تعبہ کی چھت پر پس آئید وقت جب کہ روزہ شروع ہوا اور سینے میں



صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر یہود ظلم بجم احمد الذی یولد فی هذه الیلة  
 طہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اس یہودی نے کہا ہے جاغت یہود احمد کا ستارہ چمک آیا جو اس آیت کو پیدا ہو گا  
 و عن عائشة قالت کان یہود سکرمکة فلم کانت الیلة التي ولد فیہا رسول  
 و عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک یہودی کو دیکھا تھا جب وہ رات آتی کہ جس میں رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر القریش هل ولد فیکم مولود قالوا لا نعم  
 طہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ان یہودی نے پوچھا ہے جاغت قریش کیا تم میں کوئی جو پیدا ہوا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں ہوا  
 قال انظر فانہ ولد فی هذه الیلة نبی هذه الامۃ بذکریہ علامۃ واضر  
 یہودی نے کہا بھلا دیکھو تو اس آیت میں اس آیت کا نبی پیدا ہوا ہے ان کے ذمہ شان ہے سو قریش گئے  
 نسألو اقبل لہم ولد لعبداللہ بن عبدالمطلب غلام فزہد لہم وک  
 در پوچھا یا چھاپس آؤ کیسے کہا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے بیٹا ہوا ہے پھر وہ یہودی ان کے ساتھ  
 معہم الامۃ فاخرجہ لہم فلما رای الیہود العلامۃ خرمغشیاء علیہ  
 قریش کے پاس گیا جب اس نے انکو دکھا یا جب یہودی بھی خود نشان دیکھا تو غصہ کھا کر گر پڑا  
 قال ذہبت النبوة من بنی اسرائیل یا معشر قریش ما واد اللہ لیسطون  
 در کہا ہے جاغت قریش بنی اسرائیل میں سے نبوت نکل گئی یا در ہے اللہ کی قسم تم کو بڑا ہی قلبہ  
 بکم سطوة منہم خیرہا من المشرق والمغرب رواہ یعقوب بن یسفیان  
 حاصل ہو گا اس کی قسم مشرق سے منہم تک پھیل جاوے گی اسکو یعقوب بن یسفیان نے سنا د  
 اسناد حسن کا قالہ فی فتح الباری ومن عجائب ولادۃ ایضا ماروی  
 نسخ سے روایت کیا ہے چنانچہ بیہ شیخ الباری میں مذکور ہے کہ وہی ولادت کے عجائب ہیں جو جو مروی ہے کہ  
 من از عجائب ایوان کسری وسقوط اربعۃ عشر شرفۃ من شرفۃ وغیض  
 سری کا ایوان بل کسری اور اس کے کنگروں میں سے چودہ کنگرے گر گئے اور طبرستان کا  
 بحیرۃ طبریۃ و خمودنا فارس کان لہا الف عام لم تنجد لواء غیر واحد  
 دریائے خشک ہو گیا اور فارس کی آگ بجلی کی اور یہ آگ ہزار برس سے بج رہی تھی کہ کوہ بیت المقدس کی روایت کیا ہے  
 و ہو مشہور فی سقوط اربعۃ عشر شرفۃ اشارۃ الی انہ یملک منهم  
 در یہ مشہور ہے اور چودہ کنگرے کے گرنے میں یہ اشارہ ہے کہ انہیں سے کنگروں کی گنتی پڑ  
 بعد الشرفات وقد ملک منهم فی ربع سنین عشر قدامک لما قون  
 غلوک ہو جاوے گی اور بیشک انہیں سے چار برس کی مدت میں سس ملے کہ ہو گئے اور باقی کے چار

بفتح زہد و در کتب  
 نکاتی و اشارت کنند  
 ما شیعہ و اہل  
 کلمہ و اہل فہم  
 بر آیتان بیان  
 سلطنت  
 گشتن حکمران  
 عہد از بنان  
 سلطنت  
 رب و بنان  
 خود و بنان خود  
 خود بنان لازم  
 و متحد ۱۲ ص ۱۷  
 خود و بنان آتش ۱۶  
 ص ۱۷  
 لکھ شرف و عظمت

عن ذلك دعوة ابراهيم وبشارة عيسى ورؤيا اهل التي رأت وكذلك  
 اپنے باپ حضرت ابراہیم کی دعوت اور عیسیٰ کی بشارت اور اپنی ماں کے خواب آسنے کی جو کچھ اونیوں کے  
 اہمات الانبیاء ہیں وان ام رسول الله صلى الله عليه وسلم رأت حين  
 مائیں سپہ طرح دیکھا کرتی ہیں اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں صاحبہ نے جب کو خواب تو  
 وضعته نوراً اضاء له قصور الشام قال الحافظ ابن حجر صحیح ابن جبان  
 ایک ہانور دیکھا کہ ملک شام کے محل ظاہر ہو گئے حافظ ابن حجر کہتا ہے کہ اس حدیث کو ابن جبان نے  
 والاکم وله طرق كثيرة والی هذا اشار العباس بن عبد المطلب في شعره  
 اور حکم نے صحیح بنایا ہے اور اسکی دوا تین ہست طرح پر ہیں اور اسی عنوان کی طرح عباس بن عبد المطلب نے شعر میں بیان کیا ہے  
 حيث قال الشعر انت لما ولدت اشرقيت الارض واطضاءت بنورك الافق  
 چنانچہ یہ کہتا ہے اور توجہ پیدا ہوا تو زمین روشن ہو گئی اور تیرے نور سے افق چمک گئی  
 فمن في ذلك اضاء في النور وسبيل الرشاد خرق ووجه تخصيص الشام  
 سو ہم اس روشنی اور نور میں ہدایت کا راستہ چلتے ہیں اور شام کی خصوصیت کی وجہ  
 بنورة انهار دار ملكه كما ذكره ابن في الكتب السابقة محمد رسول الله صلى  
 اور کے ساتھ یہ ہے کہ شام آج کا دار ملک ہو چکا ہے کہ کتب سابقہ میں ہے کہ محمد رسول اللہ صلی  
 الله عليه وسلم مولده بمكة وهما جرة يثرب وملكه بالشام ولهذا اشرك به  
 اللہ علیہ وسلم کا مولد مکہ میں ہی اور جرت کا مقام یثرب یعنی مدینہ اور کھانا شام میں ہی اور یہ دو احوال معراج کی سبب حضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم الی الشام الی البيت المقدس کی ہا جرقہ ابراہیم علیہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو شام کی طرف بیت المقدس تک لگے تھے جیسے بعد ابراہیم علیہ السلام نے  
 السلام والشام یما یز عیسی بن مریم وهما أرض المحشر والنشر وجاء في الحديث  
 شام کی طرف ہجرت کی تھی اور شام ہی میں عیسیٰ بن مریم آئیں گے اور شام ہی حشر و نشر کی زمین ہے اور صحیح حدیث میں  
 الصیر علیکم بالشام فانها خيرة الله من ارضه تخت اليه خیر من عجا  
 آج کے شام کو اپنے اوپر لازم کر لو کہ شام تمام زمین میں سے اللہ کی برگزیدہ اور بہت سے برگزیدہ جگہوں کی اختیار کرتے ہیں  
 ومن عجائب ولادته صلى الله عليه وسلم ما اخرج به اليه في واوله نعم انه  
 اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے عجائب میں یہ ہے جو یہ تھی اور انجیل میں بھی نقل کیا ہے  
 كان يهودي سكن مكة للتجارة فلما كانت الليلة التي ولد فيها رسول الله  
 کہ ایک یہودی تجارت کے واسطے مکہ میں رہتا تھا جب وہ رات آئی جس میں رسول اللہ

سے اونیوں کے  
 کہ شامان و مکہ کا  
 کہ باشد غیب  
 لہ اشتراق  
 فلان وضع کذا  
 لہ جلاطیہ  
 لہ خبر  
 کہ شامان و مکہ کا  
 کہ باشد غیب  
 لہ اشتراق  
 فلان وضع کذا  
 لہ جلاطیہ  
 لہ خبر  
 کہ شامان و مکہ کا  
 کہ باشد غیب  
 لہ اشتراق  
 فلان وضع کذا  
 لہ جلاطیہ  
 لہ خبر







الحجری الاتفاق علیہ وکذا اختلف ايضا في اي يوم من الشهر فقل  
 اسبر علماء الاتفاق نقل کیا ہے اور ایسا ہی یکہ بھی اختلاف ہو کہ جسے دن پہلا ہو سکونی کہتا ہو کہ  
 انہ غیر معین و انما اول يوم الاثنين من الربيع الاول من غير تعيين ولهم  
 وہ تاریخ معین نہیں اتنا ہی ہو کہ ربیع الاول میں پیر کے دن کسی تاریخ میں پہلا ہو سکونی اور جمہور علماء  
 علی انہ يوم معین منه فقل للبايعين خلافا من وقيل لثمان خلت  
 اس پر ہیں کہ تاریخ معین ہو سکونی کہتا ہے کہ ربیع الاول کی دوسری تاریخ اور کوئی کہتا ہو کہ کئی خصوصیات تاریخ  
 من قال الشيخ قطب الدين القسطلاني وهو اختيار اكثر اهل الحديث  
 شیخ قطب الدین قسطلانی کہتا ہے کہ اکثر اہل حدیث نے یہی تاریخ اختیار کی ہے۔  
 ونقل عن ابن عباس بن جبير بن مطعم وهو اختيار اكثر من له معرفة  
 اور ابن عباس اور جبر بن مطعم سے منقول ہے کہ یہ تاریخ ان کو پیش کرتے اختیار کی ہے جو کہ اس حال کی  
 بهذا الشأن واختاره الحميدي في شيء من حرم وحكم القضاء في  
 دائرہ میں اور حمیدی اور اسکی سند ابن خزم نے بھی اختیار کیا ہے اور قضای میں  
 عيون المعارف اجماع اهل السير عليه ورواه الزهري عن محمد بن جابر  
 عیون المعارف میں اہل تاریخ کا اجماع ہی پر بیان کیا ہو اور یہی زہری سے محمد بن جابر سے  
 بن مطعم وكان عارفا بالنسب ايام العرب قيل له من قبل لا تشي شئ وهو  
 روایت کیا ہے اور محمد نسب سے اور عرب کے حالات کا دائرہ تھا اور کوئی کہتا ہو سون تاریخ اور کوئی کہتا ہو تاریخ  
 المشهور وعلم اهل مكة في زمانهم موضع مولد حميد بن عبد الله بن عبد  
 مشہور ہو اور اہل مکہ کا محل موضع مولد حمید بن عبد اللہ بن عبد اللہ  
 في هذا الوقت قال الطبيب الفقيه اعلم انه ولد يوم الاثنين ثاني عشر الربيع  
 اس وقت ہی پر ہے طبیبی کہتا ہے اس پر اتفاق کیا ہو کہ حضرت معلوم ہے کہ دن ربیع الاول کی بارہویں تاریخ  
 الاول انتهى في قوله الفقهاء نظر في وجه مما ذكرنا واختلف ايضا  
 پہلا ہو سکونی انتہی اور طبیبی جو اتفاق کا قائل ہو ہیں پھر ہی ہمارے اوپر کہے ذکر یہ معلوم ہوتا ہو جو وقت پہلا ہو سکونی  
 في الوقت الذي ولد فيه والمشهور انه يوم الاثنين ومن فتاة الاضا  
 بھی اختلاف ہے اور مشہور یہی ہے کہ پیر کے دن پیدا ہو سکونی فتادہ ہماری سے روایت ہے کہ  
 انه صلى الله عليه وسلم سئل عن صيام يوم الاثنين قال لا يوم  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے پیر کے دن کے روزہ کو پوچھا تمہارا کیا ہے وہ دن ہے

لما قضاه  
 شب عید  
 ان جمہور  
 من اهل  
 التاريخ



رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختار ابراہیم علیہ السلام وهو ابن ثمانین  
 من قبل المدینہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے انبی برس کی عمر میں موضع  
 سنۃ بالقدوم وماروی ابوداؤد من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم للرجل  
 قوم میں سنۃ کیا تھا اور ابوداؤد کی اس روایت سے حجت کی ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب اس شخص سے ہوا  
 الذی اسلم التو عنک شعر الکفر واختار واجتہد القفال علی جوابہ بان  
 جو سلطان ہوا تھا اس پر شعر کا نشان لگا کر اور ختنہ کر کے اور ختنہ کے جواب میں پرہیز دیکھ لایا ہو کہ  
 بقاء القلفة یحس النجاسة وینہم عن الصلوة فی حال التبا وختلاف  
 پرست سے نہ کر کا باقی رہنا نجاست کو رکھتا ہے اور نہ رکھنا کو فاسد کر دیتا ہے سو ہکاؤں کا وہاں ہے اور اس کے وقت  
 فوقہ فقال القائلون بالوجوۃ قہ بعد البلوغ لانہ محل الوجوۃ  
 میں اختلاف ہے سو واجب کفایت والے کہتے ہیں کہ ختنہ کا وقت بلوغ کے بعد ہو کیونکہ بلوغ وجوب کا محل ہے  
 وقال بعض اصحاب لشافعیۃ یجب علی لولی ان یختار الصبی قبل  
 اور بعضے شافعی مذہب یہ کہتے ہیں کہ ولی پر واجب ہے کہ بچہ کا ختنہ قبل  
 البلوغ والظاهر ان من قال بالسنۃ فوقہ عند قبل البلوغ لان  
 البلوغ کرے اور ظاہر یہ ہے کہ جو علماء سنۃ تہمتے ہیں تو ان کے نزدیک ختنہ کا وقت بلوغ سے پہلے ہو اور ان کے  
 ستر العورة واجب لا یرک للسنۃ واللہ اعلم وختلاف فی عام ولادۃ  
 ستر عورت واجب ہے تو سنۃ کے واسطے ترک نہ کرنا چاہیے واللہ اعلم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 صلی اللہ علیہ وسلم فالاکثرون علی انہا عام الفیل وبہ قال ابن عبد  
 کے سال ولادت میں اختلاف ہے سو اکثر علماء تو اس قول پر ہیں کہ عام الفیل ہے اور یہی ابن عباس کا قول ہے  
 ومن العلماء من حک الاتفاق علیہ وقال کل قول یخالفوہم والمشہور  
 اور بعضے اس سال کو متفق علیہ بیان کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جو قول اس کے خلاف ہے وہ ہماری اور مشہور  
 انہ ولد عبد الفیل خمسین واما والیہ ذہب السہیلی فی جماعتہ وقیل  
 یہ ہے کہ سال فیل کے بعد چھاس روز پیچھے پیدا ہوئے اور یہی جامع جامع ہے اور کوئی کہتا ہے  
 خمسین حکاہ الدیمای فی خرب وختلاف یضانی شہر الذی  
 چوبیس دن پیچھے دیمای اور لوگوں کے ساتھ بیان کرتا ہے اور یہ بھی خلتا ہے کہ کس مہینہ میں  
 ولد فیہ والمشہور انہ الاربعم الاول وهو قول جمہور العلماء ونقل ابن  
 یہ ہے کہ وہ چاروں مہینوں میں سے اور یہ کہ اکثر علماء کا قول ہے کہ وہ چاروں مہینوں میں سے

نام موصوفی است کہ  
 ابراہیم علیہ السلام فرمایا  
 ختنہ کر دے وہاں پر  
 دینے والا لگاؤں کا  
 علف بوندنی پر ہوتا  
 علف بوندنی پر ہوتا  
 بخت اللہ شاد من  
 البکس و بوندنی  
 شرفیاد و فتح جمیہ  
 شرفیاد و فتح جمیہ  
 قتال بفتح و  
 تشدید فاء و  
 عالمی است نام  
 علماء مذہب امام  
 شافعی ۱۱۰  
 قہ  
 دیسٹ  
 دیسٹ است  
 مشہور  
 ۱۲  
 ۱۶



ولدت فيه وانزلت علي فيه النبوة رواء مسلم وهذا يدل على انه ولد  
 جيسين میں پیدا ہوا ہوں اور اسی روز مجھ پر نبوت اتری ہے اسکو مسلم نے روایت کیا اور اس معلوم ہوتا ہے کہ حضرت محمد  
 نہار او المسند عن ابن عباس رضي الله عنهما قال ولد صلى الله عليه وسلم  
 پیدا ہوا اور سند میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہنا کہ حضرت علیؑ نے انہیں مکہ میں پیر کے دن  
 يوم الاثنين واستنبي يوم الاثنين وخرج من مكة مهاجرا الى المدينة يوم  
 پیدا ہوئے اور پیر کے دن نبی ہوئے اور پیر کے دن مکہ سے مدینہ کے طرف ہجرت  
 الاثنين ورفع الحجر يوم الاثنين انتهى كذا في مكة ونزل سورة المائد  
 کی اور پیر کے دن حجرا سوڑا گیا تمام ہوا اور ایسے ہی کہ کی فتح اور سورہ مائدہ کا نزول  
 يوم الاثنين وقد روى انه ولد عند طلوع الفجر فعرض عبد الله بن عمر بن  
 پیر کے دن ہوا اور روایت ہے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ کے وقت پیدا ہوئے پس عبد بن عمر بن العاص سے  
 العاص قال كان بمنزلة الظهريان راهب يسمى عيصا من اهل الشام وكان  
 روایت ہے کہتا ہے کہ مر الظہریان میں ایک نصرانی درویش تھا عیص نام شام کا رہنے والا وہ  
 يقول يوشك ان يولد فيكم يا اهل مكة مولود يدلن له العرب ويملك  
 کہتا تھا کہ تم میں سے کسی کے والد ایک لڑکا پیدا ہوئے گا جسے کہ عرب تمکا دین قبول کریں گے اور تم کا  
 الجحيم وهذا زمانه فكان لا يولد بمكة مولود الا سال عنه فلما كان صبيح  
 مالک ہو جاوے گا اور آسکا ہی وقت ہے پھر وہ راہب جب کہ میں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو تمکا حال پوچھتا پوچھتا  
 اليوم الذي ولد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج عيصا المطلة  
 کی صبح کا وقت آیا جیسوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو عیصا المطلب روانہ ہوا  
 حتى اتى عيصا فنادى فاشرف عليه فقال له عيص بن اباة فقد ولد  
 یہاں تک کہ عیص کے پاس پہنچا پھر سکوٹا لاکھنے جھانکا پھر عیص سے کہا تو آسکا مرنی ہو جا بیشک تم میں  
 فيكم ذلك المولود الذي كنت احذلكم عنه يوم الاثنين ويصعب  
 وہی لڑکا جسکا میں ذکر کیا کرتا تھا پیر کے دن پیدا ہوا ہے اور پیر کے دن  
 الاثنين في عتوت يوم الاثنين قال له في الليلة مع الصبي مولودا  
 نبی ہو گا اور پیر کے دن وفات پائیگا عیصا نے کہا میرا ان آج ہی استنح کرے تو لڑکا پیدا ہوا ہے  
 فاسمته قال محمد قال الله لقد كنت اشتد ان يكون هذا المولود  
 تمکا نام رکھی ہو کہ محمد نام رکھا ہو راہب نے کہا تمہاری ستم ستمی آئندہ تھی کہ پیر کا مولود

الاستنباط مني  
 راجع ۱۱ ص  
 انكسوا من انكسوا  
 وقت طلوع الفجر  
 اهل الشام  
 كان بمنزلة  
 الظهريان  
 راجع ۱۲ ص  
 من اهل الشام  
 راجع ۱۳ ص  
 من اهل الشام  
 راجع ۱۴ ص  
 من اهل الشام  
 راجع ۱۵ ص  
 من اهل الشام  
 راجع ۱۶ ص  
 من اهل الشام  
 راجع ۱۷ ص  
 من اهل الشام  
 راجع ۱۸ ص  
 من اهل الشام  
 راجع ۱۹ ص  
 من اهل الشام  
 راجع ۲۰ ص

کان هذا ابو لهب كفا لذي نزل القرآن بزمه جوزى في النار  
 اس ابو لهب کا فر کا جہلی مذمت میں قرآن اترا ہے یہہ حال ہو کہ دوزخ کے اندر اس کا عرصہ ملا کہ  
 بفرجة ليلة مولد النبي صلى الله عليه وسلم فما حال المسلم من امتي  
 وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شب پیدائش کو خوش ہوا تھا پھر انکی مہرت کے سہل ہو گیا حال یہ کہ پتا چڑھت  
 بمولده ويذل ما قبل اليه قلته في محبة صلى الله عليه وسلم لم ي  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے خوش تھے ہیں اور انکی محبت میں چنانچہ انکی قدرت پہنچی جو چاہے تو جو چاہے  
 انما كان جزاءه من الله الكريم ان يدخله بفضل العليم جنات النعيم  
 کہہ او کریم کیلئے ہے اسکی اور کہہ جزا نہیں ہے کہ اسکو اپنے فضل عظیم سے جنت نعیم میں داخل کر دے اور  
 زال اهل الاسر تحقلا تبشر مولد صلى الله عليه وسلم ويعلمون الوكلام  
 اہل اسلام ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے مہینہ میں محفل کرتے ہیں اور کچھ بچاوتے ہیں  
 ويتصدقون في ليلاليه با انواع الصدقات ويظهرون السرور وفيل  
 اور اس مہینہ کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات دیتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں اور اچھے کام بار بار  
 في المبرات ويعتقون بقراءة مولد الكريم ويظهر علمهم من مكانه  
 زیادتی کرتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مولود شریف پڑھتے ہیں اور اپنے ہر ایک فضل عظیم کی  
 كل فضل عيروه ما جرب من خواصه انه امان في ذلك العام والبشر  
 ہر کچھ نیک کام جو ہوئی ہیں اور ہر کام جو سب خاصہ یہ ہے کہ وہ اس سال بھر میں امن ہے اور حاجت  
 عاجل ينيل اليه والامام فسرهم الله امره ان ينزل اليه شهر مولد النبي  
 روای اور قصود بر آری کی بڑی بشارت ہے کہ اس سال اللہ تعالیٰ اس شخص پر نعم کرے گا وہ سب کام جو چاہے  
 اعياد ليكون اشد عاهة على من قلبه مرض وعناد واقدا طنل بن  
 عیدین بنائے تاکہ اس پر جیکر و کمین مرض اور عناد ہے بڑی سختی ملے ہو اور بیشک اس سال نیک  
 الحاجر في المداخل في انكار على احدا من الناس من اليه والاهواء  
 داخل میں اس پر برا ہی انکار کیا جائے ہو جو کوئی اسے دشمن اور ہوا ہو سب کام جو چاہے  
 والغناء بالادب المسموعة عند عمل المولد الشريف فالله تعالى يثيبه  
 گا ناچنا اور نغمہ محمول مولود شریف کے نکال کر مقرر کرے گا ہر کام جو چاہے اسکو نیک کام  
 على قصده الجليل يسلك بنا بسبيل السنة فانه حسينا ونعم  
 ثواب ہے اور ہر کام جو سنت کا سرور غایت کرے کیونکہ ہمارا کامی اور اچھا

۱۰ شب پیدائش  
 ۱۱ شب پیدائش  
 ۱۲ شب پیدائش  
 ۱۳ شب پیدائش  
 ۱۴ شب پیدائش  
 ۱۵ شب پیدائش  
 ۱۶ شب پیدائش  
 ۱۷ شب پیدائش  
 ۱۸ شب پیدائش  
 ۱۹ شب پیدائش  
 ۲۰ شب پیدائش  
 ۲۱ شب پیدائش  
 ۲۲ شب پیدائش  
 ۲۳ شب پیدائش  
 ۲۴ شب پیدائش  
 ۲۵ شب پیدائش  
 ۲۶ شب پیدائش  
 ۲۷ شب پیدائش  
 ۲۸ شب پیدائش  
 ۲۹ شب پیدائش  
 ۳۰ شب پیدائش

اللیلة افضل من لیلة القدر بلا شبهة لان لیلة المولدة لیلة ظهور  
 رات لیلة القدر سے بلاشبہ بہتر ہے کیونکہ بیدایش کی رات تو حضرت صلی اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم ولیلة القدر معطاة له وما شرف بظہور ذال الشرف  
 علیہ سلم کے ظہور کی ات ہو اور تب قدر آپ کو عطا ہوئی جو اور چیز کہ سبب ظہور ذال شرف  
 من اجلہ انشئت من سبب اعطیہ ولا لیلة القدر شرفین ول الملائكة  
 بالذات کی شرف ہوئی ہو وہ اس چیز کو یا وہ شرف ہو کہ انکو عطا ہو سکتا ہو نہ جہوں ہی ہو اور اسلئے کہ شرف تو ہو اور شرف ہو کہ ان کو  
 فیہا ولیلة المولدة شرف بظہورہ صلی اللہ علیہ وسلم ولان لیلة  
 انور ہے جن اور بیدایش کی رات میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی شرافت ہو اور اسلئے کہ شب  
 القدر وقع التفضل فیہا علی امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولیلة المولدة  
 قدر کی فضیلت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر ہے اور بیدایش کی رات  
 الشریف وقع التفضل فیہا علی سائر الموجودات فہو الذی بعث اللہ  
 فضیلت تمام موجودات پر ہے پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں کہ انکو اللہ  
 تعالیٰ راحة للعالمین و عمت بہ نعمتہ علی جمیع الخلاق من اهل السموات  
 تعالیٰ نے تمام عالم کی رحمت کی واسطے بھیجا ہو اور انکے سبب آسمان و زمین کی تمام خلایق پر اسکی نعمت  
 والارضین ذکیر ضاعہ صلعم و ارضعتہ صلی اللہ علیہ وسلم ثویبہ  
 پوری ہوئی ہے حضرت مسلمان کے دودھ پینے کا ذکر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثویبہ نے  
 عتیقۃ الی لب اعتم احاز بشرتہ بولادۃ صلی اللہ علیہ وسلم  
 جو ابو لہب کی آرا دہی ہوئی لوندی تھی و وہ بلایا جب یہ بولے ابو لہب حضرت مسلم کی پرورش کا شہدہ سنایا تو کہو آرا کو دیا  
 وقد بئ ابو لہب بعد موتہ فی النوم فقیل لہ ما حالک قال فالتا  
 اور ابو لہب کو مرنے کے بعد کہنے خواب میں دیکھا میں سے پوچھا تیرا کیا حال ہے کہہا آگ میں ہوں  
 الا انه خفف عنی کل لیلة اثیر و امض من بذا اصبعی ہاتینما  
 اتنا ہے کہ ہر پر کی رات کہ مجھ پر تخفیف ہو جاتی ہو اور ان دونوں انگلیوں میں سے اپنی چوٹی لٹا ہوں  
 و انشأ الی اس اصبعیہ وان ذلک باعتباری ثویبہ عند ما بشرتہ  
 اور اپنی دونوں انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ کیا اور یہ تخفیف اسلئے ہو کہ میں نے ثویبہ کو سونپنا کہ مجھ کو نبی  
 بولادة النبی صلی اللہ علیہ وسلم و بارضا عہا لہ قال بن الجری فاذا  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں انکی شرافت سنائی تھی تو انکو بلایا تھا اور ان کی پرورش میں جب

صلی اللہ علیہ وسلم  
 اعطایا حقہ و ارشدہ  
 صلعم ثویبہ  
 بضم ان و لیس  
 ذکیر ضاعہ  
 بیا و لیس  
 باب اصبعیہ  
 جامع الاصبع  
 صلی اللہ علیہ وسلم  
 تذکرہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 صلی اللہ علیہ وسلم



بنا علیہ باشاء من اللہ فحوّلته الی الایسیں فانی کانت تلک حالتہ  
اسیر متوجہ ہوئے جتنے دود کو دل چاہا پھر شیئہ انکو اپنی پستان کی طرف پیرسودہ لایا انکو یہی طریقہ

وی وروی اخواتہم اخذتہ فہا ہوا لان جئت بہ لعلی قام

اجبی یعنی وجہا الویشا مناتک فاذا انھا کافل فی حد فشریب وشریب  
شوریا یعنی اسی اونٹنی کی طرف نظر اہود کی تو وہ دو میل پہنچی ہوی کھڑے ہوئے اور اونٹنی پانچ اونٹنی بھی پیر

ی وینا ویتنا خبر ملیے قالت حلیہ فودع الناس بعضهم بعضا

اور شیخ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کو رحمت کیا پھر میں اپنی نگہیں پر سوار ہو گئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ان کو رحمت کی خبر پہنچ گئی۔

[illegible]

یہ کیا اور ہاں ستر سیدان کی طرف آکھایا پھر چلے یہاں تک کہ لوگوں کی سواریوں سے

منہا منازل فرسہ و لا اعلہ ارضا من ارضا اللہ احدک منہا

[illegible]

میری بکریاں جب ہم کو لالہ صبیح کی قبر سے دودھ پڑ رہی تھیں سو ہم دوسرے تھے تو اپنی لپٹنے اور کونی

علیٰ بن ابی طالبؑ کے ہاتھ میں لایا گیا۔

ماں دود کی ایک بوند بھی ہمیں دے تا اور نہ ہون میں بانٹا تھا یہاں تک کہ میری قوم سے

ن قومنا یقولون لہما انھم اسر و احیت لیسرہ راعی غم بنت

[illegible]

ایک جالب شریعتی مسئلہ  
توڑ دینے اور دین

۱۵۰

انجمن مدرس  
فرائد عالمی  
مدیر  
۱۳۱۱

۱۰۰

جديد و جلد و ب  
شماره

۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

رأى بزرگوار

و کتابخانه دارخانه

شعبه جمع و اذیت

فہرست و کتابت

۱۳۰۵  
۱۳۰۵  
۱۳۰۵

۵۲

تاریخ ۱۳۰۲

فوتی میمان

110

10

100

20

12



ان ذوق قروح اغنامهم جيا اما تبص بقطرة لين فتروح اغنامهم شياء

جہاں کہہ سکیں گے وہاں کہیں گے اور یہی سچ ہے کہ جو کچھ کہیں گے وہ سچ ہی ہوگا۔

لبنان و لم نزل عليه تصريف الخير والسعادة و تفوز منه بالحسن و زيادة

پڑھتی تھیں اور ہمیشہ خیر اور سعادت دیکھتی تھیں اور غیبیان حاصل کرتی تھیں اور بڑھتی تھیں

شعر لقد بلغت في الهاشمية مقاماً أعلى ذروة العز والمجد  
 دیکھ کر حاکم ہاشمیان میں حاکم کو دیکھ کر عزت اور بزرگی کے نگارہ سے برتر ہے

شماره بیست و یکم از بیست و یکمین سال (۱۳۲۱) در روز شنبه ۱۳۲۱/۱۱/۱۱

و نہ اذت مواشہا واخصرت بعمہا ہو قد عم هذا السعد بنی سعد  
اور اس کے مواشی بڑھ گئی اور انکا گھر تر و تازہ ہو گیا اور بیشیک یہہ سعد ہر ایک بنی سعد سے بزرگ ہو گئی

اور اس سے ماسی بڑھ گئی اور اس کا ہر کردار ہنسی کا

قال ابن الجراح رايت في كتاب الرئيس أبي عبد الله محمد بن  
ابن الجراح كتابا فيه ابو عبد الله محمد بن الفضل ازدي في كتاب

الاصحاح في شرحه وكانت ترقى عليه النبي صلى الله عليه وسلم

الاندری ان کی طرح جیہہ ہمارا کات لڑکھن اپنے بیٹے کی طرح پیرا  
 دیکھا ہے کہ جیہہ کے شعریں وہ ہیں جسے جیہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا یا کرتی تھی

لَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَاذَا عَظَّمَتْهُ فَإِنَّهُ وَاعَلَهُ الْعِلْمُ وَارْقَاهُ وَارْحَمَهُ

اور کھو بند ورجہ پہنچا اور ترقی سے اور کسی پرکشتے باطل

العالم بحقه. وكانت لشيئا اختاره من الرضاة المحضه وقرصه

وہ شہنشاہوں کے لئے اور حضرت صلعم کی رضا غی بہن شیام نام انگو گود میں کھتی اور کھلایا کرتی اور یہ کہہ کر

تسخر من اخی لم تدره ای. ولین من لسل ای محلی. ولایه من

مَعْرِفَاتِهِ اللَّهُ فَمَا تَمْنَوْنَ وَأَنْتُمْ بِرَبِّهِ تَكْفُرُونَ وَالصَّالُّونَ فِي الْأَنْصَابِ وَالْخُطْبَةِ وَالرَّحْمَةِ

معنی: فاعل اللہ، مفعول میں اسے اس جہاں الیم کی الصابونی عطیہ اور خطبہ اور امن عساکر

عساکر وغیرہم عن اعصاب بن عبد المطلب قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عکاس ابن عبد الملک سے نقل کیا ہے

عبد السلام دے اُنی لار خول فدیہ نیک امارۃ لبوتک راستک فی الہد تناسخ

علیہ السلام تیری نبوت کی نشانی ہے جبکہ تیرے دین میں اضافہ کر دیا ہے جبکہ وہ دین دیکھا کہ جانے

القمم تشير اليه باصبعك فحيث اشترت اليه ما قال اني كنت احذر

ایک کتب خانہ اور اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پھر فرمایا کہ کیا وہ اس کے لئے ایک کتب خانہ بنائے گا؟

9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 101 102 103 104 105 106 107 108 109 110 111 112 113 114 115 116 117 118 119 120 121 122 123 124 125 126 127 128 129 130 131 132 133 134 135 136 137 138 139 140 141 142 143 144 145 146 147 148 149 150 151 152 153 154 155 156 157 158 159 160 161 162 163 164 165 166 167 168 169 170 171 172 173 174 175 176 177 178 179 180 181 182 183 184 185 186 187 188 189 190 191 192 193 194 195 196 197 198 199 200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 475 476 477 478 479 480 481 482 483 484 485 486 487 488 489 490 491 492 493 494 495 496 497 498 499 500 501 502 503 504 505 506 507 508 509 510 511 512 513 514 515 516 517 518 519 520 521 522 523 524 525 526 527 528 529 530 531 532 533 534 535 536 537 538 539 540 541 542 543 544 545 546 547 548 549 550 551 552 553 554 555 556 557 558 559 560 561 562 563 564 565 566 567 568 569 570 571 572 573 574 575 576 577 578 579 580 581 582 583 584 585 586 587 588 589 590 591 592 593 594 595 596 597 598 599 600 601 602 603 604 605 606 607 608 609 610 611 612 613 614 615 616 617 618 619 620 621 622 623 624 625 626 627 628 629 630 631 632 633 634 635 636 637 638 639 640 641 642 643 644 645 646 647 648 649 650 651 652 653 654 655 656 657 658 659 660 661 662 663 664 665 666 667 668 669 670 671 672 673 674 675 676 677 678 679 680 681 682 683 684 685 686 687 688 689 690 691 692 693 694 695 696 697 698 699 700 701 702 703 704 705 706 707 708 709 710 711 712 713 714 715 716 717 718 719 720 721 722 723 724 725 726 727 728 729 730 731 732 733 734 735 736 737 738 739 740 741 742 743 744 745 746 747 748 749 750 751 752 753 754 755 756 757 758 759 760 761 762 763 764 765 766 767 768 769 770 771 772 773 774 775 776 777 778 779 780 781 782 783 784 785 786 787 788 789 790 791 792 793 794 795 796 797 798 799 800 801 802 803 804 805 806 807 808 809 810 811 812 813 814 815 816 817 818 819 820 821 822 823 824 825 826 827 828 829 830 831 832 833 834 835 836 837 838 839 840 841 842 843 844 845 846 847 848 849 850 851 852 853 854 855 856 857 858 859 860 861 862 863 864 865 866 867 868 869 870 871 872 873 874 875 876 877 878 879 880 881 882 883 884 885 886 887 888 889 890 891 892 893 894 895 896 897 898 899 900 901 902 903 904 905 906 907 908 909 910 911 912 913 914 915 916 917 918 919 920 921 922 923 924 925 926 927 928 929 930 931 932 933 934 935 936 937 938 939 940 941 942 943 944 945 946 947 948 949 950 951 952 953 954 955 956 957 958 959 960 961 962 963 964 965 966 967 968 969 970 971 972 973 974 975 976 977 978 979 980 981 982 983 984 985 986 987 988 989 990 991 992 993 994 995 996 997 998 999 1000 1001 1002 1003 1004 1005 1006 1007 1008 1009 1010 1011 1012 1013 1014 1015 1016 1017 1018 1019 1020 1021 1022 1023 1024 1025 1026 1027 1028 1029 1030 1031 1032 1033 1034 1035 1036 1037 1038 1039 1040 1041 1042 1043 10







لما نزل من برکت فكلنا امه وقلنا لو تركته حتى يغلظ فانا نختار  
میکو کہ انکی برکت دیکھتے تھے پھر ہم نے انکی جان بچانے کی اور ہم نے کہا کہ انکو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ قوی ہو جاوے  
 عليه وباء مكة ولم نزل به حتى رفته معنا فجعنا به فوالله انه  
ایر کہہ کی و با کا ڈر سب سے اور ہم یہی کہتے تھے یہاں تک کہ انکو ہم سے ساتھ کر دیا ہم پھر اللہ کے پھر ہر کی قسم کہ محمد ہمارے  
 بعد مقدما بشهرين او ثلثة مع اخاه من الرضاعة لفهم لنا  
انہ سے دو یا تین مہینے کے بعد رضاعی بہائی کے ساتھ ہمارے گھر کے بچہ کو اڑا کے  
 خلف يومنا اذا جاء اخو يشتد فقال ذاك اخي القرشي قد جاء رجلا  
سویسی میں تھے اگاہ انکا بہائی دوڑا آیا کہا وہ میرا قرشی بہائی اور بیشک دو شخصوں  
 عليه اتاب بفضل كبريت في باب سورة الشرف صلى الله عليه وسلم  
سفید کپڑے پہنے ہوئے آفرید بٹ تک جو در باب شرف شریف کے ہو صلی اللہ علیہ وسلم  
 فانطلقنا نرده الى امه قبل ان يظهر ما نتخو حتى قد مناه الى امه  
سو ہم انکو پہچنے تاکہ انکی مان کے پاس اس سے پہلے پہنچاویں کہ جس سے ہم ڈرتے ہیں ظاہر ہو یہاں تک کہ ہم انکو انکی جان پہنچا دیں  
 واخبرنا ما اُشانه فقالت اختيما عليا الشيطان فلا والله ما  
اور اس سے انکا حال کہہ دیا وہ بولی کیا شکوہ انپر شیطان کا ڈر ہو سو قسم اللہ کی نہیں  
 للشيطان عليه سبيل انه لكان لابني هذا شان فائت  
شیطان کو انپر کوئی راہ نہیں ہے اور حال یہ ہے کہ میرے اس بیٹے کی ایک حالت ہوئی ہو گی ہے  
 كان شقا لصدا الشریف المباركة الهدي وغسل قلبه الا طهر  
حق سینہ شریف بابرکت صمدی اور انکے پاکیزہ دل کا غسل  
 صلى الله عليه وسلم اربع مرات لا ولى وهو صغير في بني سعد بهم  
صلی اللہ علیہ وسلم چار مرتبہ ہوا ہے سچے بابر جب وہ صغیر سن بنی سعد میں طہیرہ کی  
 الحليم والثانية وهو ابن عشر سنين وفي الحديث انه صلى الله عليه  
موسیٰ میں تھے اور دوسری دفعہ جب کہ وہ دس برس کے تھے اور حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم قال ان ذلك اول ابتهات به من امر النبوة وكان في الصبر  
وسلم نے فرمایا کہ وہ وقت ہے کہ پہلے امر نبوت کا ابتدا کیا اور آپ جنگل میں تھے  
 والثالثة عند البعثة وكان صلى الله عليه وسلم تذا رايه  
اور تیسری دفعہ بعثت کے قریب اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منشا ملی تھی کہ ایک چھینٹ آ رہا ہے

طه فظا لكر و فم  
 لام سطرى لى لى لى  
 ۲۷  
 دمدن ۱۷  
 بالحق توبه فانى لى  
 ۲۸  
 جوبه جوبه

سنادہ مجاہدین و قال ابن کثیر انہ حدیث منکر جدا و سندہ مجہول  
اسناد میں مجہول راوی ہیں اور ابن کثیر کہتا ہے کہ یہ حدیث نہایت منکر ہے اور اسکی سند مجہول ہے۔

فی النار والکلام فی ابائہ الشریعۃ طویل السکوت فی هذا الباب  
 بن سید بن علی اور حضرت مسلم کے ان بابین بہت گفتگو ہے اور اس بابین میں سید بن علی

قال الشيخ رحمه الله النبي من رزق فضل على فضل وكان به رزقا فاحصا  
 ہمارے شیخ احمد رضا رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نبی بزرگی پر بزرگی جتنی اور امتداد میں مہربان ہے پس آنکلی

اور یہ کہ حدیث بہ ضعیفہ۔ اور یہ کہ بعض علماء نے اُن دونوں کے بیان میں استدلال میں

ذکر ہوا ہا یہ نقصان ذلک یوزی البیوع علی اللہ علیہ وسلم لا یغنی  
 دوسرے رہوڑ سے ہو کیونکہ یہ ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا دیتا ہے نیز کہ یہ عادت

تو اس نے فرشتوں کے نزدیک اس کا شیار بچا لیا اور بیک بنی جیسے اہل علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

المطلب رجع إليها سموات جلا عبد المطلب اوله وله مائة وخمسة  
 سائر بنين انما ذكر دجید سے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دادا عبد المطلب حضرت کے کفیل بنار ایک سوسہ بیس نامی بن کی عمر مین

۱۵  
 مجتبیٰ منتخب  
 و منتخب ۱۲ منتخب  
 ۱۶  
 پادشاه و او ۱۶  
 ۱۷  
 مجتبیٰ و او ۱۷  
 ۱۸  
 مجتبیٰ و او ۱۸  
 ۱۹  
 مجتبیٰ و او ۱۹  
 ۲۰  
 مجتبیٰ و او ۲۰  
 ۲۱  
 مجتبیٰ و او ۲۱  
 ۲۲  
 مجتبیٰ و او ۲۲  
 ۲۳  
 مجتبیٰ و او ۲۳  
 ۲۴  
 مجتبیٰ و او ۲۴  
 ۲۵  
 مجتبیٰ و او ۲۵  
 ۲۶  
 مجتبیٰ و او ۲۶  
 ۲۷  
 مجتبیٰ و او ۲۷  
 ۲۸  
 مجتبیٰ و او ۲۸  
 ۲۹  
 مجتبیٰ و او ۲۹  
 ۳۰  
 مجتبیٰ و او ۳۰  
 ۳۱  
 مجتبیٰ و او ۳۱  
 ۳۲  
 مجتبیٰ و او ۳۲  
 ۳۳  
 مجتبیٰ و او ۳۳  
 ۳۴  
 مجتبیٰ و او ۳۴  
 ۳۵  
 مجتبیٰ و او ۳۵  
 ۳۶  
 مجتبیٰ و او ۳۶  
 ۳۷  
 مجتبیٰ و او ۳۷  
 ۳۸  
 مجتبیٰ و او ۳۸  
 ۳۹  
 مجتبیٰ و او ۳۹  
 ۴۰  
 مجتبیٰ و او ۴۰  
 ۴۱  
 مجتبیٰ و او ۴۱  
 ۴۲  
 مجتبیٰ و او ۴۲  
 ۴۳  
 مجتبیٰ و او ۴۳  
 ۴۴  
 مجتبیٰ و او ۴۴  
 ۴۵  
 مجتبیٰ و او ۴۵  
 ۴۶  
 مجتبیٰ و او ۴۶  
 ۴۷  
 مجتبیٰ و او ۴۷  
 ۴۸  
 مجتبیٰ و او ۴۸  
 ۴۹  
 مجتبیٰ و او ۴۹  
 ۵۰  
 مجتبیٰ و او ۵۰  
 ۵۱  
 مجتبیٰ و او ۵۱  
 ۵۲  
 مجتبیٰ و او ۵۲  
 ۵۳  
 مجتبیٰ و او ۵۳  
 ۵۴  
 مجتبیٰ و او ۵۴  
 ۵۵  
 مجتبیٰ و او ۵۵  
 ۵۶  
 مجتبیٰ و او ۵۶  
 ۵۷  
 مجتبیٰ و او ۵۷  
 ۵۸  
 مجتبیٰ و او ۵۸  
 ۵۹  
 مجتبیٰ و او ۵۹  
 ۶۰  
 مجتبیٰ و او ۶۰  
 ۶۱  
 مجتبیٰ و او ۶۱  
 ۶۲  
 مجتبیٰ و او ۶۲  
 ۶۳  
 مجتبیٰ و او ۶۳  
 ۶۴  
 مجتبیٰ و او ۶۴  
 ۶۵  
 مجتبیٰ و او ۶۵  
 ۶۶  
 مجتبیٰ و او ۶۶  
 ۶۷  
 مجتبیٰ و او ۶۷  
 ۶۸  
 مجتبیٰ و او ۶۸  
 ۶۹  
 مجتبیٰ و او ۶۹  
 ۷۰  
 مجتبیٰ و او ۷۰  
 ۷۱  
 مجتبیٰ و او ۷۱  
 ۷۲  
 مجتبیٰ و او ۷۲  
 ۷۳  
 مجتبیٰ و او ۷۳  
 ۷۴  
 مجتبیٰ و او ۷۴  
 ۷۵  
 مجتبیٰ و او ۷۵  
 ۷۶  
 مجتبیٰ و او ۷۶  
 ۷۷  
 مجتبیٰ و او ۷۷  
 ۷۸  
 مجتبیٰ و او ۷۸  
 ۷۹  
 مجتبیٰ و او ۷۹  
 ۸۰  
 مجتبیٰ و او ۸۰  
 ۸۱  
 مجتبیٰ و او ۸۱  
 ۸۲  
 مجتبیٰ و او ۸۲  
 ۸۳  
 مجتبیٰ و او ۸۳  
 ۸۴  
 مجتبیٰ و او ۸۴  
 ۸۵  
 مجتبیٰ و او ۸۵  
 ۸۶  
 مجتبیٰ و او ۸۶  
 ۸۷  
 مجتبیٰ و او ۸۷  
 ۸۸  
 مجتبیٰ و او ۸۸  
 ۸۹  
 مجتبیٰ و او ۸۹  
 ۹۰  
 مجتبیٰ و او ۹۰  
 ۹۱  
 مجتبیٰ و او ۹۱  
 ۹۲  
 مجتبیٰ و او ۹۲  
 ۹۳  
 مجتبیٰ و او ۹۳  
 ۹۴  
 مجتبیٰ و او ۹۴  
 ۹۵  
 مجتبیٰ و او ۹۵  
 ۹۶  
 مجتبیٰ و او ۹۶  
 ۹۷  
 مجتبیٰ و او ۹۷  
 ۹۸  
 مجتبیٰ و او ۹۸  
 ۹۹  
 مجتبیٰ و او ۹۹  
 ۱۰۰  
 مجتبیٰ و او ۱۰۰



عليه و مشهورة قال ابن التين ان في شعره اطلب هذا دلالة على

علیہ وسلم کی حقین شہور سے ابن التین کہتا ہے کہ ابو طالب کے اس نضر بن یہیم والا لقب ہے کہ ابو طالب

انه كان يعرف بقوة النبي صلى الله عليه وسلم قبل ان يبعث لما اخبر

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت شاہد

به بحراً بغير الموجة وكسر الهاء وسكون المثناة التيمية اخوة

اُسکو بحیرا بار موحده کی فتح اور عازر پہلے کی کسرو اور یار قناتہ تختائید کے سکون سے اور آخر میں

راء مقصورة وغيره من شأنه وتعلقه إلى أقطاب حجران ابن الشيخ

۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰  
۲۰۱  
۲۰۲  
۲۰۳  
۲۰۴  
۲۰۵  
۲۰۶  
۲۰۷  
۲۰۸  
۲۰۹  
۲۱۰  
۲۱۱  
۲۱۲  
۲۱۳  
۲۱۴  
۲۱۵  
۲۱۶  
۲۱۷  
۲۱۸  
۲۱۹  
۲۲۰  
۲۲۱  
۲۲۲  
۲۲۳  
۲۲۴  
۲۲۵  
۲۲۶  
۲۲۷  
۲۲۸  
۲۲۹  
۲۳۰  
۲۳۱  
۲۳۲  
۲۳۳  
۲۳۴  
۲۳۵  
۲۳۶  
۲۳۷  
۲۳۸  
۲۳۹  
۲۴۰  
۲۴۱  
۲۴۲  
۲۴۳  
۲۴۴  
۲۴۵  
۲۴۶  
۲۴۷  
۲۴۸  
۲۴۹  
۲۵۰  
۲۵۱  
۲۵۲  
۲۵۳  
۲۵۴  
۲۵۵  
۲۵۶  
۲۵۷  
۲۵۸  
۲۵۹  
۲۶۰  
۲۶۱  
۲۶۲  
۲۶۳  
۲۶۴  
۲۶۵  
۲۶۶  
۲۶۷  
۲۶۸  
۲۶۹  
۲۷۰  
۲۷۱  
۲۷۲  
۲۷۳  
۲۷۴  
۲۷۵  
۲۷۶  
۲۷۷  
۲۷۸  
۲۷۹  
۲۸۰  
۲۸۱  
۲۸۲  
۲۸۳  
۲۸۴  
۲۸۵  
۲۸۶  
۲۸۷  
۲۸۸  
۲۸۹  
۲۹۰  
۲۹۱  
۲۹۲  
۲۹۳  
۲۹۴  
۲۹۵  
۲۹۶  
۲۹۷  
۲۹۸  
۲۹۹  
۳۰۰  
۳۰۱  
۳۰۲  
۳۰۳  
۳۰۴  
۳۰۵  
۳۰۶  
۳۰۷  
۳۰۸  
۳۰۹  
۳۱۰  
۳۱۱  
۳۱۲  
۳۱۳  
۳۱۴  
۳۱۵  
۳۱۶  
۳۱۷  
۳۱۸  
۳۱۹  
۳۲۰  
۳۲۱  
۳۲۲  
۳۲۳  
۳۲۴  
۳۲۵  
۳۲۶  
۳۲۷  
۳۲۸  
۳۲۹  
۳۳۰  
۳۳۱  
۳۳۲  
۳۳۳  
۳۳۴  
۳۳۵  
۳۳۶  
۳۳۷  
۳۳۸  
۳۳۹  
۳۴۰  
۳۴۱  
۳۴۲  
۳۴۳  
۳۴۴  
۳۴۵  
۳۴۶  
۳۴۷  
۳۴۸  
۳۴۹  
۳۵۰  
۳۵۱  
۳۵۲  
۳۵۳  
۳۵۴  
۳۵۵  
۳۵۶  
۳۵۷  
۳۵۸  
۳۵۹  
۳۶۰  
۳۶۱  
۳۶۲  
۳۶۳  
۳۶۴  
۳۶۵  
۳۶۶  
۳۶۷  
۳۶۸  
۳۶۹  
۳۷۰  
۳۷۱  
۳۷۲  
۳۷۳  
۳۷۴  
۳۷۵  
۳۷۶  
۳۷۷  
۳۷۸  
۳۷۹  
۳۸۰  
۳۸۱  
۳۸۲  
۳۸۳  
۳۸۴  
۳۸۵  
۳۸۶  
۳۸۷  
۳۸۸  
۳۸۹  
۳۹۰  
۳۹۱  
۳۹۲  
۳۹۳  
۳۹۴  
۳۹۵  
۳۹۶  
۳۹۷  
۳۹۸  
۳۹۹  
۴۰۰  
۴۰۱  
۴۰۲  
۴۰۳  
۴۰۴  
۴۰۵  
۴۰۶  
۴۰۷  
۴۰۸  
۴۰۹  
۴۱۰  
۴۱۱  
۴۱۲  
۴۱۳  
۴۱۴  
۴۱۵  
۴۱۶  
۴۱۷  
۴۱۸  
۴۱۹  
۴۲۰  
۴۲۱  
۴۲۲  
۴۲۳  
۴۲۴  
۴۲۵  
۴۲۶  
۴۲۷  
۴۲۸  
۴۲۹  
۴۳۰  
۴۳۱  
۴۳۲  
۴۳۳  
۴۳۴  
۴۳۵  
۴۳۶  
۴۳۷  
۴۳۸  
۴۳۹  
۴۴۰  
۴۴۱  
۴۴۲  
۴۴۳  
۴۴۴  
۴۴۵  
۴۴۶  
۴۴۷  
۴۴۸  
۴۴۹  
۴۵۰  
۴۵۱  
۴۵۲  
۴۵۳  
۴۵۴  
۴۵۵  
۴۵۶  
۴۵۷  
۴۵۸  
۴۵۹  
۴۶۰  
۴۶۱  
۴۶۲  
۴۶۳  
۴۶۴  
۴۶۵  
۴۶۶  
۴۶۷  
۴۶۸  
۴۶۹  
۴۷۰  
۴۷۱  
۴۷۲  
۴۷۳  
۴۷۴  
۴۷۵  
۴۷۶  
۴۷۷  
۴۷۸  
۴۷۹  
۴۸۰  
۴۸۱  
۴۸۲  
۴۸۳  
۴۸۴  
۴۸۵  
۴۸۶  
۴۸۷  
۴۸۸  
۴۸۹  
۴۹۰  
۴۹۱  
۴۹۲  
۴۹۳  
۴۹۴  
۴۹۵  
۴۹۶  
۴۹۷  
۴۹۸  
۴۹۹  
۵۰۰  
۵۰۱  
۵۰۲  
۵۰۳  
۵۰۴  
۵۰۵  
۵۰۶  
۵۰۷  
۵۰۸  
۵۰۹  
۵۱۰  
۵۱۱  
۵۱۲  
۵۱۳  
۵۱۴  
۵۱۵  
۵۱۶  
۵۱۷  
۵۱۸  
۵۱۹  
۵۲۰  
۵۲۱  
۵۲۲  
۵۲۳  
۵۲۴  
۵۲۵  
۵۲۶  
۵۲۷  
۵۲۸  
۵۲۹  
۵۳۰  
۵۳۱  
۵۳۲  
۵۳۳  
۵۳۴  
۵۳۵  
۵۳۶  
۵۳۷  
۵۳۸  
۵۳۹  
۵۴۰  
۵۴۱  
۵۴۲  
۵۴۳  
۵۴۴  
۵۴۵  
۵۴۶  
۵۴۷  
۵۴۸  
۵۴۹  
۵۵۰  
۵۵۱  
۵۵۲  
۵۵۳  
۵۵۴  
۵۵۵  
۵۵۶  
۵۵۷  
۵۵۸  
۵۵۹  
۵۶۰  
۵۶۱  
۵۶۲  
۵۶۳  
۵۶۴  
۵۶۵  
۵۶۶  
۵۶۷  
۵۶۸  
۵۶۹  
۵۷۰  
۵۷۱  
۵۷۲  
۵۷۳  
۵۷۴  
۵۷۵  
۵۷۶  
۵۷۷  
۵۷۸  
۵۷۹  
۵۸۰  
۵۸۱  
۵۸۲  
۵۸۳  
۵۸۴  
۵۸۵  
۵۸۶  
۵۸۷  
۵۸۸  
۵۸۹  
۵۹۰  
۵۹۱  
۵۹۲  
۵۹۳  
۵۹۴  
۵۹۵  
۵۹۶  
۵۹۷  
۵۹۸  
۵۹۹  
۶۰۰  
۶۰۱  
۶۰۲  
۶۰۳  
۶۰۴  
۶۰۵  
۶۰۶  
۶۰۷  
۶۰۸  
۶۰۹  
۶۱۰  
۶۱۱  
۶۱۲  
۶۱۳  
۶۱۴  
۶۱۵  
۶۱۶  
۶۱۷  
۶۱۸  
۶۱۹  
۶۲۰  
۶۲۱  
۶۲۲

وذكر ان الشاهد ابي طالب هذا الشعر كان في ابي لهب ومعه واهل بيته

[illegible]

بنیویں گئے اور تین دنوں کے بعد وہاں سے روانہ ہوئے۔

طریقہ کی جو کچھ بھی چاہتا ہے، بہت بڑی پالیسی اور بڑی جی۔ پیو۔ ایس۔ ایس۔ کے ذریعہ اس پر عمل پیرا ہوتا ہے۔

مسلمانوں کو مارنے کی کاسا دیوانہ جھڑپوں سے بچنے کے لئے مارتا تھا۔  
 ان لوگوں کے سامنے تھا اور اسلام پر مارتا ہے اور خوشی نہ کھینچتے ہیں کہ ان لوگوں کا فتنہ مارتا

تاریخ اسلام از آغاز تا کنون

اور اس کے دعوے پر اس کے استدلال لائے ہیں جس سے ثابت نہیں ہوتا انتہی یہ ہوا ہے کہ اس نے ہم کو روایت ہے کہ

[illegible]

عبداللہ بن عبدالمطلب علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اللہ سے دعا کی کہ میری اولاد میں سے ایک شخص ایسا پیدا ہو جس کی ہر بات سچ ہو اور جس کی ہر بات پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہو۔

عالمنا في عالمنا

فيا مستر کے دن حلال ہے کہ جب ابو طالب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

على سبيل المثال في هذا الموضع

خبر من گود دیو کا تھا جس نے بہت کچھ سنا تھا۔ اس کی قسم اگر مجھ کو قتل کیا ہے تو اس کا وہ کچھ ہی نہیں سنا ہے کہ

من المذنب لفته ما لا يفهم الا الا<sup>١٨</sup> منكم يحفظها بقا<sup>١٧</sup> من المطالب

دیکھ کر کہ کچھ ایسا تو ایسا ہے کہ ہمیں کہتا ہے کہ تیرے خوش کرنے کو جب ابو طالب کا

المون اظہر العاصم لہ کہ کرب بنی قریظہ و صنفی لہ باذنہ فقال

کے لئے جو کہ وہ دیکھا کہ ہوشدار ہے تیسرا جو کہ اپنے کان لگا رہا تھا اور کہا

\_\_\_\_\_



سنة وقيل مائة واربعون سنة وكفله ابوطالب اسمه عبد مناف  
 مرگئے اور کوئی کہتا ہے ایک سو چالیس برس کی عمر میں اور اس کے فیصل کا رابو طالب کے گئے اور مکانم عبد مناف تھا  
 وكان عبد المطلب اوصاه بذلك لانه كان شقيقا لعبد الله وقيل  
 اور عبد المطلب کو کفالت کی وصیت کر گیا تھا کیونکہ عبد اللہ کے عینی بھائی تھے اور  
 اخرج ابن عساکر عن جليمة عن عرفة قال قدمت مكة وهم في قحط  
 ابن عساکر نے جلیمہ سے اور اس نے عرفہ سے نقل کیا ہے کہ میں مکہ میں آیا ہوں کہ وہ قحط رسیدہ تھے  
 فقالت قريش يا ابا طالب اقطع الوادي واجلب العيال فہلم فاستسق  
 قریش نے کہا ہے ابو طالب جنگل میں قحط خزان آگئی اور عیال کال میں مبتلا ہو گئے آؤ نہ مینہ کی دعا کرو  
 فخرج ابوطالب معه غلام كانه شمس جرت تحت عناء سبابة حوله  
 سو ابو طالب نکلے اور اس کے ساتھ ایک لڑکا تھا جیسے آفتاب برابر کہ اس سے ابراہیم نکلا ہے اور اس کے گرد  
 اغيلة فاخذه ابوطالب فاصق ظهرة بالكعبة ولاد الغلام باصبع  
 اور چھوٹے لڑکے تھے سو ابو طالب نے اس کے گویا اور اس کی پشت کعبہ سے لگا دی اور اس کے لئے اپنی انگلی سے اشارہ کیا  
 وما في السماء قرعة فاقبل السحاب من ههنا وههنا فاعرق واغرق  
 اور ہوا وقت آسمان میں ایک کوئی ٹکڑا نہیں تھا پھر ادھر ادھر سے بادل آئے شروع ہوئے پھر مینہ برسا اور خوب ہی مینہ برسا  
 وانفجر له الوادي وفي ذلك يقول ابوطالب  
 اور اس کے بہ نکلے اور ابو طالب اسی حال میں کہتا ہے شعر اور گورا رنگہ کہ اس کے چہرے سے  
 بوجهه + قال اليتامى عصمة الارامل + والثال كسر المشقة المبدأ و  
 سیرابی الیتامی یتیموں کا فریاد پس اور گناہوں کا پناہ دینے والا اور ثمال ثمال سے جاگتی پناہ اور  
 الغيات وقيل اطعم في الشدة والارامل المساكين من رجال النساء  
 زیاد پس اور کوئی کہتا ہے شدة کے وقت کھانا کھانا نہیالا اور ارازل مساکین مرد اور عورتیں  
 وهو بالنساء اخضر اكثر استعلا والواحد ارازل ارملة وهذا البيت  
 اور ارازل عورتوں سے خاص اور بیت استعمل ہے اسکا واحد ارازل اور ارازل ہی اور بیت ابوطالب کے  
 من قصيدة لابي طالب كرها ابن اسحاق بطولها وله في مدح  
 قصیدہ میں ہے اور اس قصیدہ کو ابن اسحاق نے سارا ذکر کیا ہے اور ابو طالب کے قصیدہ حضرت  
 صلا الله عليه ولم قصائد اخر وكفأله وحمايته رسول الله صلى الله  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں دوسری ہیں اور ابو طالب کی ذمہ داری اور حمایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کفالت عبد مناف  
 مسئلہ شقیق  
 کامیرالاح ۱۲ ق  
 ہذا شقیق بن عبد مناف  
 الشقیق بن عبد مناف  
 واحد من شقیق بن عبد مناف  
 مسئلہ عبد مناف  
 واجب القوم  
 اصحاب القوم  
 مسئلہ  
 فردی و غیرہ  
 درج  
 تہا  
 ہذا شقیق بن عبد مناف  
 عبد مناف  
 قریش  
 جنگ  
 الغیاء  
 اخضر  
 استعلا  
 واحد  
 ارازل  
 بیت  
 مدح  
 قصیدہ  
 کفالت  
 حمايته  
 رسول الله



ابراہیم وزرہ اسمعیل وضضر معد و غنصر مضر وجعلنا حضنتہ  
 ذریت بین اور اسمعیل کی اولاد اور معد کی نسل اور مضر کے خاندان میں پیدا کیا اور پکولپنے گھر کا  
 بیتہ و سوا اس حرمہ جعل لنا بیتا محججا و حرمنا و جعلنا  
 نجیان اور اپنے حرم کا خدمت گزار بنایا اور ہمارے واسطے حج کرنا کا گھر اور ان کا مقام مقرر کیا اور ہر کو  
 الحکام علی الناس ثم ابن اخي هذا محمد بن عبد الله لا یوزن بجل  
 لوگوں پر حاکم کر دیا پھر یہ محمد بن عبد اللہ میرا بیٹا کسی شخص کے ساتھ وزن میں برابر نہیں کیا جاتا  
 الارحہ بنان کان فی المال قل فان المال ظل لرایل وامر حائل  
 مگر اس پر غالب ہو جاتا ہے اور اگرچہ مال میں کمی بیشی مال ساری ڈھلنے والا ہے اور امر عارضی ہے  
 وقیل من عرفتم قرابتہ و قد خطت خدیجۃ بنت خویلد و بذلها  
 اور محمد جسکی قرابت کو تم جانتے ہو اور اس نے خدیجہ بنت خویلد سے شادی کی ہے  
 من الصداق ما عجلہ واجلہ من مالی کذا و هو والله بعد ہذا لہ  
 اور اس کا مہر تیرہ کا اور دیر کا میرے مال میں سے اتنا اور کیا ہے اور اللہ کی قسم تم کو اسکی  
 بناء عظیم و خط حسیم ولما بلغ اربعین سنۃ قیل اربعین یوما  
 بنیاد بڑی ہے اور شوکت عظیم ہے اور جب سولہ چالیس برس کے ہوئے اور کوئی کہتا ہے اور چالیس دن کے  
 وقیل عشرة ايام وقیل شهر یوم الاثنين لسبع عشر تخلت من  
 اور کوئی کہتا ہے دس دن کے اور کوئی کہتا ہے دو چھپنے کے پیر کے دن  
 شهر رمضان وقیل اربع وعشرین لیلة وقال ابن عبد البر یوم  
 ستروین تاریخ اور کوئی کہتا ہے چوبیسویں تاریخ اور ابن عبد البر کہتا ہے پیر کے  
 الاثنين لثمان من الربیع الاول سنة احک و اربعین من الفیل العیش  
 دن ربیع الاول کی آٹھویں تاریخ ماورئیس سے سن اکتالیس میں آمد کے  
 الله رحمة للعالمین و رسول الی كافة الثقلین اجمعین و فرقة قد  
 انگو عالم کی رحمت کے واسطے مبعوث اور تمام جن و انسان کی طرف سولہ ہر پانچ عالم کے لوگوں کی فریق  
 واعلی ذکرہ فی العالمین فاقام سبکة ثلث عشرة سنة ثم امر بالهجرة  
 اور ذکر بلند کر دیا پھر مکہ میں تیرہ برس رہے پھر مدینہ منورہ  
 الی المدينة المطهرة فاقام بها عشرة سنین فاحمد فوسیل الله  
 کی طرف ہجرت کا حکم ہوا مدینہ میں دس برس رہے پھر اللہ کی راہ میں جہاد کیا

۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



بجملہ اللہین لا یریدن علو فی الارض ولا فسادا والمعاقبة للمتقین  
 ہم ان لوگوں کیلئے تھراویجے جو زمین میں بڑائی اور فساد کا مادہ نہیں سمجھتے اور آخرت کی خوبی پر پیکار و کوشش کرتے  
 وقال ایس جھنم متوی المتکبرین قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 اور فرمایا یہ کیا دوزخ میں جکر نہ اداوں کا ٹھکانا نہیں ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم متی اجلک قال فی الفراق المتقلب الی اللہ والجنۃ المأوی  
 وسلم آپ کی اجل کب ہے فرمایا اور اس فراق میں اللہ کی طرف اور جنت المادی کی طرف  
 والمسیرۃ المنتہی الی السرفیق الاعلیٰ والکمال لاوی ولحوض  
 اور مسیرۃ المنتہی کی طرف اور رفیق الاعلیٰ کی طرف اور چمکتے پیاکون اور حوض  
 والعیش الہی قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یغیب المقال  
 اور پسندیدہ عیش کی طرف گشتہ ہی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کون نہلا و بگاڑے گا  
 حال اہل الادنیٰ قالہ قلنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیم تکفیک  
 یہ کہ میری ضرورت کی چیز دیکھ کر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کھن کس کیلئے کا دین  
 قال فی ثیاب هذه انشتم اونی ثیاب مصر و حلة یانبة قلنا یا رسول  
 فرمایا اگر تم چار تو میرے انہیں کیڑوں میں یا مصر کے کیڑوں میں یا یابی جاوون میں ہم نے عرض کیا یا رسول  
 اللہ من یصل علیک بکینا و بکی فقال متھلر حکم اللہ و خرا کو اللہ عن  
 اللہ آپ کے ناز جنازہ کو کون پڑھائے اور ہم دیکھیں کہ آپ کی دعا ہے کہ فرمایا جبر و نکو خدا رحمت کرے اور ہم نہلا و بگاڑے گی کی طرف  
 نبیکم خیر اذ انتم غسالمونی و کفنا متونی فضعونی علی سریری  
 اچھی خبر اور ہے جب تم جھکو نہلا و بگاڑو اور کھن سے چکو تو مجھ کو میرے اس تخت پر  
 هذا علی شفر قبری فی بیتی هذا ثم اخرجوا عنی ساعة فان اول من  
 میرے اس گھر میں میری قبر کے کنارہ پر رکھ دینا پھر میرے پاس سے ایک ساعت کے باہر چلے جانا کیونکہ پہلے پہل جو  
 یصل علی جمیدی فی صلیب جبریل ثم اسرافیل ثم مالک الموت ثم جبریل  
 میری ناز پر میرا تو میرا جبریل روست جبریل پھر اسرافیل پھر مالک الموت تمام فرشتوں کا لشکر  
 من الملائکۃ باجمہم ثم ادخلوا علی فوجا فصاروا علی سلم التسلیم  
 لشکر کے کہ بڑ بیگلہ پھر ہم میرے پاس فریق فریق آنا اور میری ناز پر پہننا اور اچھی طرح سلام پہننا  
 ولا تؤذونی بترکیۃ ولا یرۃ ولا یستثنیٰ بالصلوۃ علی رجالہ  
 اور مجھ کو ستائش اور فوجہ کی ایمان نہ دینا اور چاہے کہ میری ناز پر میری اہل بیت کے مرد شہداء کریں

۱۰۰  
 حرکت بلندی و نشیب  
 نشیب و دار بلندی و نشیب  
 ۱۰۱  
 کمال و کمال  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰





الحادیۃ عشر وکان ابتداء مرضه فی بیت یمونة وقیل فی بیت

تکبارہ بین اور مرض کی ابتداء یمونہ کے گھر میں اور کوئی کہتا ہے زینب بنت

جشن وقیل یحازۃ رضی اللہ عنہ من ذکر الخطا بان ابتداء یوم

جشن کے گھنٹن اور کوئی کہتا ہے رجمہ رضی اللہ عنہ من ذکر الخطا بان ابتداء یوم

الاشیز وقیل السبت وقیل الاربعاء قالہ لیساکم وحکم فی روضۃ قواہن

دن ہوئی اور کوئی کہتا ہے شنبہ کے روز اور کوئی کہتا ہے بدھ کے دن یہ حکم کا قول ہے اور روضہ میں وقول من کوہین

وقیل اختلاف وقیل اربعۃ عشر وقیل اثنی عشر یوما وعلیہ الاکثرون

اور مرض کی مدت میں اختلاف ہے کوئی چودہ دن کہتا ہے اور کوئی بارہ دن کہتا ہے اور اکثر علماء اسی پر ہیں

وقیل عشرۃ وبہ جزم سلیمان التیمی وقد جرّم وهو احد الثقات بان

اور کوئی دس دن کہتا ہے اور سلیمان التیمی اسی کا یقین کرتا ہے اور یہ بھی یقین کیا ہے حالانکہ وثقات میں سے ہے

ابتداء مرضه یوم السبت لثانی والعشرون من صفر مات یوم الاثنين

مرض کی ابتداء شنبہ کے دن ماہ صفر کی باسیسویں تاریخ ہوئی اور پیر کے دن

للیسۃ من خلت من الربیع الاول وفي الاکتفاء ولما قفل رسول اللہ

ربیع الاول کی دوسری تاریخ وفات پائی اور اکتفاء میں یہ ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ

اللہ علیہ وسلم من حجۃ الوداع قام بالمدينة بقیۃ ذی الحجۃ ومکرم

بلد میں حجۃ الوداع سے پھر کر آئے تو مدینہ میں ذی الحجۃ کے باقی دن اور ماہ محرم

وصفر فخر علی الناس وبعث اسامۃ بن زید الى الشام وامر ان

اور ماہ صفر بولے اور لوگوں کو تنبیہ کی اور اسامہ بن زید کو سام کی طرف روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ

یوحی الخیل تخولم البلقاء والداروم من رخصتہ فقیل فیہم من الناس

فلسطین کی سرزمین سے بلقا اور داروم کے حدود تک سواروں سے پامال نہ کیے نہ لوگوں کو سوارانہ

واوعب مع اسامۃ المهاجرین الاول وکان اخری بعث بشار رسول

جنگ کیا اور اسامہ کے ساتھ ہجرت کرنے والے اولین جہاد کر دیے اور یہ آخری لشکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فبینا الناس علی الخیل ابتداء صلوات اللہ وسلامہ

علیہ وسلم نے روانہ کیا پس لوگ تو اس میں روانہ ہوئے کہ رسول اللہ صلی اللہ وسلامہ کو

علیہ بشکواہ الذی قبضہ اللہ تعالیٰ فیہ الاماراد بہ من رحمۃ

وہ مرض شروع ہوا جس میں انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادہ کے موافق رحمت اور کراہت کی طرف

لما لا یعارض بان  
نقائسہ سب  
معدودہ ہوتا ہے  
میں فقہ از  
نفسہ اگر تشریح  
میں ختم  
وہ بیان نہ ہو  
نہیں

نظم بالضم  
الافضل بن  
السالم والحدود  
فی فلسطین  
نام شہر  
استنباط  
شعبہ ایجاب  
سبح کہون



ثم انتم بعد ثم اقرءوا السلام على من اصابه واقع في السنة  
 پھر انہیں سے عورتیں پھر بعد اسکے تم پھر ان پر جو میرے بار غائب ہیں سلام پہنچنا اور ان پر سلام کہنا  
 علی من یقی علی بنی من یومی هذا الی یوم القیامۃ قلنا یا رسول اللہ  
 جو آج کے دن سے قیامت کے دن تک میرے دین پر باقی رہینگے جسے عین کیا یا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم من یخلف قبک قال اہل مع اللہ کثیرۃ یرونکم من حیث لا  
 علیہ وسلم آپ کو پس میں کون آتا ہے فرمایا میری اہل فرشتوں میں بہت ہیں جو تم کو دیکھتے ہیں اس طرح کہ تم انکو  
 ترونہم وفي انوار التنزیل والمدارک عن ابن عباس نہ قال خرابۃ ثل  
 نہیں دیکھتے اور انوار التنزیل اور مدارک میں ابن عباس سے منقول ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ سے پہلی آیت  
 بہا جبرئیل انقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ ثم توفی کل نفس ما کسبت  
 جو جبرئیل لے کر آیا ہے جو وہ دن ہے میں تم لے کر پھر کر جاؤ گے پھر ہر ایک جان پورا دیا جاوے گی جو کسے کما یا  
 وہم لا یظاہرون وقال اضع ہا علی اسمائین وعا نین لایۃ من البقرۃ وعاشر  
 او وہ ظاہر نہیں کیجھاؤ گے اور فرمایا کہ اس آیت کو سورہ بقرہ میں دو سو اسی آیتوں کے بعد ملائے اور اسکے بعد پڑھا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد ہا احد وعشرین یوما وقیل حکموا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکیس دن جیتے رہے اور کوئی کہتا ہے اکیس سو  
 یوما وقیل ثلث سماء فی تفسیر الراہد وکی ابن عباس وقال ختم الوحی  
 دن اور کوئی کہتا ہے تین گھڑی اور تفسیر زاہدی میں ہے کہ ابن عباس نے پڑھا ہے ابوہریرہ کہ وحی عیسٰی پر  
 یا اوعید ذکر ابتداء مرضہ صلی اللہ علیہ وسلم وکفیتہ سر ویانہ  
 ختم ہوئی ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ابتداء مرض کا اور اسکی کیفیت کا روایت ہے کہ انکو  
 ابتداء بہ صداع فی واخر صفیر لیلین بقیۃ ما نہ یوم الاربعاء فی بیت  
 صفر کی انھا بیسویں تاریخ بدھ کے دن مہینہ کے گھر میں پہلے در در  
 مہمونۃ وقیل الیامۃ وقیل بل فی مہقرۃ ربيع الاول فی الوفا مرض صفر  
 شروع ہوا اور کوئی کہتا ہے انیسویں اور کوئی کہتا ہے بلکہ ربيع الاول کے ابتدا میں اور وفات میں ہے کہ صفر کی  
 بعشر بقیۃ ما نہ وتوفی صلی اللہ علیہ وسلم لانی عشر لیلۃ خلت من  
 بیسویں تاریخ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ربيع الاول کی  
 الیہم الاول انتہی وذكرہ نزل عن ابی حاتم ثم ربيع الاول من السنة  
 بارہویں تاریخ ہوئی انتہی اور نزل ابی حاتم سے نقل کرتا ہے او ربيع الاول سن

اسے انوار التنزیل  
 نام سیناوی شریف  
 شہر عید فود  
 وادان در شہر  
 صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من البقیع فوجدنی وانا اجد صلاۃ فی راسی انا  
 صلی اللہ علیہ وسلم <sup>بیت سے بھر کر آئے تو مجھ کو اس حال میں پایا کہ میرے سر میں رو تھا اور میں</sup>  
 اقول اراساء فقال بل انا والله یا عائشہ اقول اراساء قالت کان  
 کوئی تھی اے سر پس فرما بلکہ اس کی قسم اے عائشہ میں کہتا ہوں اے سر عائشہ کہتی ہیں کہ  
 یسئیر رسول اللہ ما لم اخرج علی تجثم منه فقال ما ضرک لو مت  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم <sup>میں سے بھر کر آئے تو مجھ کو اس حال میں پایا کہ میرے سر میں رو تھا اور میں</sup>  
 قبل ففقت علیک کفنتک وصلیت علیا ودفنتک فقلت اللہ  
 مر جاوے تو میں تیرا زہد وار ہو جاؤں اور کفن و نون اور جنازہ کی نماز پڑھوں اور دفن کروں شے عرض کیا اس کی قسم  
 لکان ذیك وقد فعلت ذلک فرجعت الی بیتی فاعترفت ببعض زنا لک  
 کو یابین آپ پر جاری ہوں کہ آپ نے یہ سب کچھ کیا پھر آپ نے میرے کھر کی طرف مراجعت کی اور آئی وہ آخر غصہ لیکے ساتھ  
 من اخذ ذلک لیوم فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتسام بہ  
 ازواج میں سے عورت کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرایا پھر آپ کے عرض سے  
 وجہ وہو یوم علی النساء حتی استنزل بہ وهو فی بیت مہینہ قدری  
 شدت کڑی حال لاکہ اپنی ازواج پر دورہ تو کہتے تھے یہاں تک کہ وہ مرض حبس کہ یہاں تک کہ بڑھ گیا پھر آپ نے  
 لساء استاذنہن فی ان یرض فی بیتی فأذن لہ فشہر رسول اللہ  
 سب بیویوں کو بلایا اس نے اس بیویں اجازت مانگتے تھے کہ میرا گھر میں بیمار داری گئے جاؤں انہوں نے اجازت دی پھر رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم مشینین حلین مزاحمہ لہما الفضل فی عیال  
 صلی اللہ علیہ وسلم <sup>بیت سے بھر کر آئے تو مجھ کو اس حال میں پایا کہ میرے سر میں رو تھا اور میں</sup>  
 ورجل اخر عاصبا راسا یخط قدماء حتی یصل بیتی فخرج عن ابن مسعود  
 اور ایک شخص اور مسکروں پر نڈ باندھ دے تھا وہ تو فہم مبارک گھٹتے تھے یہاں تک کہ میرے گھر میں داخل ہوئے اور ان کے چرخ و چاربت  
 ان الرجل الآخر هو علی بن ابی طالب ثم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وہ دوسرے شخص علی بن ابی طالب تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلموا اشتد وجعہ وفی رایتہ من ان قال اراساء فذہب فلم  
 کہتے ہوئی اور غصہ شدت ہو گیا اور ایک وایت میں لے کر دار اساء فرمایا یہی پھر شرف دیکھے پھر مسجد  
 یلبت الا یسیر حتی یبہ عموک فی کساء فدخل علی بعض الناس  
 تھوڑی دیر لگی کہ آپ کو کھڑا کر دیا گیا پھر آپ کو لائے پھر میرے گھر آئے اور ازواج منکرات کہہ رہی تھیں

وہاں تک کہ  
 عائشہ نے  
 کہا کہ میں  
 نے اس کی  
 قسم لے لی  
 کہ میں نے  
 اس سے  
 زنا کیا  
 ہے  
 اس پر  
 رسول اللہ  
 صلی اللہ  
 علیہ وسلم  
 نے مسکرایا  
 اور فرمایا  
 کہ میں نے  
 اس سے  
 زنا کیا  
 ہے  
 اس پر  
 عائشہ نے  
 کہا کہ میں  
 نے اس کی  
 قسم لے لی  
 کہ میں نے  
 اس سے  
 زنا کیا  
 ہے  
 اس پر  
 رسول اللہ  
 صلی اللہ  
 علیہ وسلم  
 نے مسکرایا  
 اور فرمایا  
 کہ میں نے  
 اس سے  
 زنا کیا  
 ہے



امريدك وتخوفنا ان يكون بك ذات الحجب فقال انها من الشيطان ولم

کہا تھا اور یہ کہ شاید آپ کو مرض ذات الجنب ہی فرمایا ذات الجنب شیطان کے آواز سے ہوتا ہے اور

يَكُنْ اللَّهُ غَرَضًا لِيُطَهِّرَها عَلَيَّ وَلَا يَزِيْرَني بها وَلَكِنْ هَذَا عَمَلُ النِّسَاءِ لَا

المدد و جل سے ذات الحجب کو تیسرا اور اس طرح نہیں کیا اور نہ یہ کہ یہاں شہیدان اسکا کو کہاؤں سکے پر یہ دعوتوں کا کام ہے مگر

يقولون في البيت الأول في العباس فان يميننا لا تناول فلهذا وكلامهم

مین کوئی باقی نہیں رہیگا سوا چچا عیسیٰ کے مگر دوا بچا یا جاوے گا کہ نہ میرا قول اُنکو نشان نہیں ہے سو سب کو دوا دیگی

ولدت ميمونة وكانت صائمة يقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم خرج رسول

اور یہی وہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے موافق دواپی حالانکہ روزہ سے شیعہ رسول اللہ

اللَّهُ وَاللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى يَوْمِ الْبَيْتِ عَائِدَةً وَكَانَ فِي بَيْتِ الْعَبَّاسِ رُوحُ عَلِيٍّ وَالْفَضِيلُ

صید المذنبین و کرم عادیہ کے گھر آئے کہونکہ وہ انھیں کاون تھا عایش اور علیؓ کے ساتھ چلے اور فیصلہ

عيساك بظهوره ورجلاه في السما من تحت و دخل على ايشة فادخل في عندها مغلق

لڑکو تھام رہے تھے اور آپ کے دو نون فلم گھسٹے جاوے تھیں یہاں تک کہ عائشہ نے ان کے چہرے پر ہنسی کے پاس میں منظر بھر گیا۔

لا يقدر على الشكر جزئيتها المعبودة ثم ان وجهه استند قبال عايشه جعل

انکے گھر سے کسی اور جگہ پر جانے کی قدرت نہیں رہتی ہے۔ حضرت کامر میں غالب ہو گیا عافیتہ کہ گھنٹی ہیں کہ بیماروں کا کام

لَشْتَكِرُ وَيَقَابِلُكَ فَارُشِدُكَ فَقَدْ لَوْ ضَمُّهُ هَذَا بِضَمِّ الْوَحْدِ عَلَيْهِ

حال ہو گیا اور اس نے فریاد کیا کہ اگر ہم میں سے کوئی ایسا کرنا تو اسے پتھر سے مار کر

فَقَالَ الْوَهْمِيُّ لَيْسَ عَلَيْهِمْ رِزْقٌ لَا يَصِيبُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ شَوْكَةِ

پس فرمایا بیشک مومنین پر نازل ہوا کرتی تھی شانِ یہم ہے کہ مومنین کو کوئی کانٹہ کی تلخ آہ سے زیادہ

فما فوقها الارض الله له بها درجته وخطبته الخفية وقول التماريت

نہیں ہوتی ہر گز اللہ تعالیٰ اُسکی سبب سے مومن کا درجہ بلند اور اُسکی شفا سے مہمان کو تیار ہوا اور اللہ تعالیٰ ہر گز شفا سے

احمد کا زانت ہے ایسا جو چمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایات لایا کرتا تھا

نہیں دیکھا کہ آپ صوفیوں کے رسول ہیں۔ اور یہ کہ یہ حال تھا کہ تپ کی گرمی کی وجہ سے

من مشقة الحج فقال ايسر احل الله لنا من الانبياء كما يشد علينا البلاء كذا

اس کے علین پر نہیں لکھا میں فرمایا کہ انبیاء سے زیادہ سفت بلایم کوئی نہیں اور جیسے کہ میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

يضاعف لنا الاجر عن عبد الله بن مسعود عن قال خذ على الله في الدنيا

ہمارا نواسہ و جلیل القدر شیخ عبد اللہ بن سعید نے روایت ہے کہ



فقال لقد اشتكى الى الاستطير ان ادور بين فاذن فلاكن  
 کہلا ہوجا کہ میں بیمار ہو گیا ہوں اور مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ تم میں دورہ کروں پس مجھ کو اجازت دیدو  
 عند عائشة فكت وضيه ولم اوضح له قبله وروى ان رسول الله  
 عائشہ کے پاس ہوں پھر میں حضرت کو وضو کرایا کرتی اور میں نے کسی کو آپ سے پہلے کبھی نہ دیکھا اور روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلى الله عليه وسلم كان يمال في مرضه اين انا غذا يري يوم عائشة  
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض میں کھڑے تھے کہ میں کل کھان بہو نکا مقعود عائشہ کا دن تھا  
 فاذن له ان يروا به يكون حيث يشاء وكان في بيت عائشة حومات  
 سو حضرت کے ازواج نے یہ اجازت دیدی کہ جہاں چاہیں ہیں اور عائشہ کے کھڑے تھے یہاں تک کہ انہیں کھڑے  
 في بيتها وفي رواية ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يحل في ثوب طاف  
 وفات پائی اور ایک روایت میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یابری طاقور کپڑا تھا جو اس کے ازواج پہنات تھیں  
 به على نسائه وهو يرضيهم بن زقالت عائشة ثم ادى به  
 کھڑکھڑاٹھا ہے پھر تھے اور انہیں تقسیم پوری کرتے تھے عائشہ دن کو تھی ہین کہ پھر آ پکار مرض طوالت  
 وجعه وهو في ذلك يدبر على نسائه حتى اجتمع من رسول الله صلى الله  
 پور گیا اور حضرت نبی حالت میں اپنی ازواج پر درہ درہ کرتی تھی یہاں تک کہ وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 عليه وسلم في بيت ميمونة فلما راوا ما به اجتمع سراي اهل البيت ازبلدة  
 کی نہ مستان ميمونہ کے کھڑے جمع ہو میں جب انہوں نے آپ کا یہ حال دیکھا تو سب اہل بیت کی اسے بہتر تھی کہ آپ کو دوا ملے  
 وتخوفوا ان يكون به ذات الجن ففعلوا وفي رواية عن عائشة قالت  
 اور سب کو یہ خوف ہوا کہ شاید آپ کو ذات الجنب ہو سو یہی کیا اور ایک روایت میں عائشہ نے یہی وہ کہتی ہیں کہ  
 كانت يأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم الناصرة فاخذته يوما وانعمي  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کو کھڑ پکڑ لیا کرتے تھے سو ایک روز میں نے پکڑ لی اور آپ پر ایسی غشی  
 عليه حتى ظننا انه هلك فلما دنا منه فرج عن النبي صلى الله عليه وسلم وق  
 طاری ہوئی کہ مجھے یہ گمان کیا کہ ہلاک ہو گئے سو مجھے دوا ملانی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خود بخود بخیریت ہو گئی اور دوا  
 لده فقال من صنع لي هذا فبينه فاعتلنا بالعباس فأتى جميع من  
 بلا جگہ تھے آپ نے فرمایا میرے ساتھ یہ کھڑے خونی کی ہے سو وہ دوڑ گئیں اور عباس کے گھر گیا اور سب نے وقت  
 في البيت العباس سب باوليك له في ذلك برأى فقالوا عمك العباس  
 کھڑے ہیں پھر عباس کو سب شکر ادا کیا حالاکہ اس کو یہ نہیں تھی اور کہہ دیا کہ میں آپ کے چچا عباس سے تھیں

عائشة فكت وضيه ولم اوضح له قبله وروى ان رسول الله  
 عائشہ کے پاس ہوں پھر میں حضرت کو وضو کرایا کرتی اور میں نے کسی کو آپ سے پہلے کبھی نہ دیکھا اور روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلى الله عليه وسلم كان يمال في مرضه اين انا غذا يري يوم عائشة  
 صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرض میں کھڑے تھے کہ میں کل کھان بہو نکا مقعود عائشہ کا دن تھا  
 فاذن له ان يروا به يكون حيث يشاء وكان في بيت عائشة حومات  
 سو حضرت کے ازواج نے یہ اجازت دیدی کہ جہاں چاہیں ہیں اور عائشہ کے کھڑے تھے یہاں تک کہ انہیں کھڑے  
 في بيتها وفي رواية ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يحل في ثوب طاف  
 وفات پائی اور ایک روایت میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یابری طاقور کپڑا تھا جو اس کے ازواج پہنات تھیں  
 به على نسائه وهو يرضيهم بن زقالت عائشة ثم ادى به  
 کھڑکھڑاٹھا ہے پھر تھے اور انہیں تقسیم پوری کرتے تھے عائشہ دن کو تھی ہین کہ پھر آ پکار مرض طوالت  
 وجعه وهو في ذلك يدبر على نسائه حتى اجتمع من رسول الله صلى الله  
 پور گیا اور حضرت نبی حالت میں اپنی ازواج پر درہ درہ کرتی تھی یہاں تک کہ وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 عليه وسلم في بيت ميمونة فلما راوا ما به اجتمع سراي اهل البيت ازبلدة  
 کی نہ مستان ميمونہ کے کھڑے جمع ہو میں جب انہوں نے آپ کا یہ حال دیکھا تو سب اہل بیت کی اسے بہتر تھی کہ آپ کو دوا ملے  
 وتخوفوا ان يكون به ذات الجن ففعلوا وفي رواية عن عائشة قالت  
 اور سب کو یہ خوف ہوا کہ شاید آپ کو ذات الجنب ہو سو یہی کیا اور ایک روایت میں عائشہ نے یہی وہ کہتی ہیں کہ  
 كانت يأخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم الناصرة فاخذته يوما وانعمي  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کو کھڑ پکڑ لیا کرتے تھے سو ایک روز میں نے پکڑ لی اور آپ پر ایسی غشی  
 عليه حتى ظننا انه هلك فلما دنا منه فرج عن النبي صلى الله عليه وسلم وق  
 طاری ہوئی کہ مجھے یہ گمان کیا کہ ہلاک ہو گئے سو مجھے دوا ملانی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خود بخود بخیریت ہو گئی اور دوا  
 لده فقال من صنع لي هذا فبينه فاعتلنا بالعباس فأتى جميع من  
 بلا جگہ تھے آپ نے فرمایا میرے ساتھ یہ کھڑے خونی کی ہے سو وہ دوڑ گئیں اور عباس کے گھر گیا اور سب نے وقت  
 في البيت العباس سب باوليك له في ذلك برأى فقالوا عمك العباس  
 کھڑے ہیں پھر عباس کو سب شکر ادا کیا حالاکہ اس کو یہ نہیں تھی اور کہہ دیا کہ میں آپ کے چچا عباس سے تھیں









علیہ وسلم حتی اقبض سالتہا فقالت انه اسر الى فقال ن جبریل کان  
 کھول دون آخر جب حضرت نے وفات پائی تو میں نے فاطمہ سے پوچھا جواب ایک حضرت نے یہ کہہ دیا کہ میں فرمایا تھا یہ کچھ بڑا سال ہے  
 یعارضنی بالقرآن فی کل عام مرة وانه عارضنی لما مررت بالاراه الا  
 تجھے قرآن کا ایک بار دو رکعت کرا تا تھا اور اس کے سال جبریل نے دوبارہ دیکھا ہے اور میں نے نہیں دیکھا مگر یہ ایک  
 حضر جلی واذک اول من یتى بحوقالی ونعم السلف اذ انک فیکتلتک  
 میری اہل آگئی ہے اور یہ ایک تو میری اہل بیت ہیں مجھے دل لٹو والی ہو اور میں نے یہ کہہ دیا اچھا میں نے نہیں دیکھا مگر یہ ایک  
 ثم قال لا ترضیان تکونی سیدۃ نساء هذا لامة او نساء المؤمنین  
 پھر فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوئی کہ تو اس امت کے سب عورتوں کی سردار ہو یا یہ فرمایا مومن کی عورتوں کی سردار ہو  
 فضحکت لذلك وهی اوقعت فی مرضه اذ صلاہ علیہ وسلم کان یصلی بالناس  
 پس میں نے اس لئے ہنس ڈھی اور مرض کے واقعات میں سے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایام مرض میں لوگوں کی  
 فمدۃ مرضه واما النقطۃ ثلثة ايام وقيل سبع عشرة صلوة فلما اذن  
 امت کی ایک گھنٹے اور یہی تین روز امت کے بار رہی اور کوئی کہتا ہے سترہ نمازوں میں پچیس جہاں پہلی  
 بالصلوة فی واما اتمنم وهی صلوة العشاء قال مروا بالابکر فلیصل  
 نماز پڑھنے کے اذان ہوئی حسین امت نہیں ہوئی اور وہ عشاء کی نماز تھی تو فرمایا کہ ابوبکرؓ نے کہہ دیا کہ وہ لوگوں کو  
 بالناس عن الزهری قال النبوی صلی اللہ علیہ وسلم لعبد اللہ بن زعفران اناس  
 نماز پڑھنے کے اور نہ ہری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن زعفران سے فرمایا کہ لوگوں کو کہہ دے کہ  
 فلیصلوا فشرح عبد اللہ بن زعفران فلیصلوا فلیصلوا فقال صلی اللہ علیہ وسلم  
 نماز پڑھیں سو عبد اللہ بن زعفران نے باہر آیا پس عمر بن الخطابؓ نے لکھا اور کہا لوگوں کو نماز پڑھا دے  
 فصل فی اناس فجی ہر بصوتہ وکان جہیر الصوت فسمع رسول اللہ صلی  
 پس عمرؓ نے ان کو نماز شروع کی پس اپنی آواز بلند کی اور وہ بلند آواز تھی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ علیہ وسلم صوتہ فقال لیس ہذا صوت جہیر فقالوا بلی یا رسول اللہ صلی  
 و سلم نے اسی آواز سنی اور فرمایا کیا یہ آواز عمرؓ کی نہیں ہے سب نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ علیہ وسلم فقال یا اللہ ذلک المؤمنون یصلون بالناس ابوبکر کذا  
 علیہ وسلم نے فرمایا اس سے عبد اللہ اور عمرؓ نے انکار کرتے ہیں چاہئے کہ ابوبکرؓ کو نماز پڑھا دے سنتی  
 ذکر فی المستقی فی شرح المواقف ان بلا اذن بالصلوة فی زمان  
 میں ایسا ہی ہو کر ہے اور شرح مواقف میں ہے کہ حضرت کے زمان میں مرض میں ملائے نماز کی اذان

لہ بعض بافتہ  
 اگر تین یا چار یا پانچ  
 بعد و بعد از ان  
 ع  
 آواز بلند کرنا  
 تنہا





وقال يا فاطمة ما هذه الضربة قالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ضربة  
 بوجع فاطمة برسر کیا غل سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم بغیر مسلمان  
 المسلمان لفقرك فزع اعلیٰ ابن عباس فانك غلبهم وخرج الى المسجد  
 اسے دیا کرتے ہیں پھر حضرت حکم علی اور ابن عباس کو بلایا ان دنوں پر سہارا لگایا اور مسجد کی طرف تشریف لے گئے  
 وصلى ثم قال يا معشر المسلمين انتم في وداع الله وكنفه وادله خليفتي  
 اور نماز پڑھی پھر فرمایا اے مسلمانوں تم اس کی رخصت اور اس کی جگہ پر جو اور اس کی پرہیزگاری  
 عليكم بتقوى الله وحفظ طاعته فانه مفارق الدنيا وعن عائشة رضي  
 اور آپ کی طاعت کی حفاظت سے میرا خلیفہ ہے کیونکہ میں اب دنیا کو چھوڑنے والا ہوں اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
 قالت لما نقل رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء بادل يؤذنه بالصاوقفا  
 کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھاری ہو گئے تو بادل آنا مارا کہتا ہے اطلاع کرتا ہے کہ آپ فرمایا  
 مروا ابابكر فليصل بنا لنا سقنا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابابكر  
 ابو بکر سے کہہ کر لوگوں کو نماز پڑھا ہے بیوقوف نہ کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ابو بکر  
 رجل سيف وانه متى يقوم مقامك لا يسمع لنا سقنا فوامرت عمر فقام مروا  
 مرد غیر معمولی اور جب وہ آپ کی جگہ پر لوگا تو لوگوں تک آواز نہ پہنچا سکے گا آپ عمر کو فرما دیں تو چھاپی پھر حضرت فرمایا  
 ابابكر فليصل بنا لنا سقنا فقلت لحفصة قولي فقالت له حفصة  
 ابو بکر سے کہہ کر لوگوں کو نماز پڑھا ہے عائشہ کہتی ہیں پھر حفصہ سے کہہا تو عرض کرتی حفصہ سے عرض کیا  
 يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابابكر رجل سيف وانه متى يقوم  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک ابو بکر مرد عمل والا نہیں ہے اور وہ جب آپ کی جگہ  
 مقامك لا يسمع لنا سقنا فوامرت عمر فقام مروا  
 کہتا ہو گا تو لوگوں کو نہ سنا سکیگا کاش کہ آپ عمر کو کہیں کہ جب حضرت نے فرمایا تو یوسف کے ساتھ تھا ابو بکر  
 ابابكر فليصل بنا لنا سقنا فوامروا ابابكر فقام فدخل الصلوة وصلى النبي  
 کہہ کر لوگوں کو نماز پڑھا ہے راوی کہتا ہے پس ابو بکر سے کہہ دیا جب ابو بکر نے نماز شروع کی تو نبی  
 صلى الله عليه وسلم من نفسه حفصة فقامت ادى بين رجلين ورجلاه  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس میں خفت معلوم ہوئی تب کھڑے ہوئے دو شخصوں کے ساتھ کھڑے ہوئے اور آپ کے دونوں  
 بين طان في الارض حتى دخل المسجد فلم اسمع ابوبكر حتى ذهب  
 اہم مبارک ہیں کہ ہوا تک کہ مسجد میں داخل ہوئے جب ابو بکر نے آہٹ بانی تو چپے چپے گئے

لے ایک علی  
 اقل لازم ملک اتر  
 لے اذان اگلے  
 داون ۱۲  
 سیف و فہم و فہم  
 اندوہ کی شہدہ  
 لے یہاں  
 بین اثنین اذا  
 جان پہنچی  
 سنا سنا  
 منصف او  
 جہاد کے  
 یونان اور  
 سنا سنا  
 سنا سنا  
 سنا سنا









ورسوله لاینا ویا وقع فی مرضه ان صلی اللہ علیہ وسلم اشتد وجعه  
 اور اس کے رسول نے ہمارے دین کے واسطے پسند کیا اور حضرت علی علیہ السلام کی وفات سے مرض میں تھے کہ جو عورت کے دن  
 یوم النحس فاراد ان یتب کتابا فقال عبد الرحمن بن ابی بکر انکنتی  
 آپ کے مرض نے سختی کی تھی ہمارا وہ کیا کہ ایک فرشتہ لکھ دین سو عبد الرحمن بن ابی بکر نے فرمایا کہ مجھ کو کوئی نشانہ کی  
 بکتا ولوح اکتب لابی بکر کتابا لا یختلف علیہ فلم اذهب عبد الرحمن  
 حضرت ابی بکر نے لکھ دین اور بکر نے لکھ دین کہ ہر اختلاف فرشتے سے جب عبد الرحمن  
 لیقول قال یا اللہ والمؤمنون ان یختلف علیہ یا ابی بکر عن ابن عباس  
 کہ اگر بکر نے لکھ دین اور عبد الرحمن نے لکھ دین تو ہر اختلاف فرشتے سے جب عبد الرحمن  
 لما حضر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی البیت رجال منہم عمر بن الخطاب  
 جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت نزدیک آیا اور شہادت لکھ دین تو عمر بن الخطاب نے  
 قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتب لکم کتابا لاتضلوا بعدہ فقال عمر ان  
 تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو ایسا نوشتہ لکھ دوں کہ پھر تم گمراہ نہ ہو پس عمر نے کہا بیشک  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد غلب علی الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب اللہ واخلف  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن مجید ہے اور ہم کو کتاب اللہ کافی ہے پس اہل بیت  
 اهل البیت فاختصوا منہم من یقول قد موأکتب لکم رسول اللہ  
 اختلاف اور خصوصیت کرنے لگے بعض نے وہ کہہ دینے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کتابا لاتضلوا بعدہ ومنہم من یقول ما یقول عمر  
 علیہ وسلم تمہارے واسطے ایسا نوشتہ لکھ دین پھر تم گمراہ نہ ہو گے پاؤ اور بعض نے وہ کہہ دینے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فلما کثر اللغو والاختلاف قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا  
 جب غلو غبار اور اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سے چلے جاؤ  
 فكان ابن عباس یقول ان الرزۃ کل الرزۃ ما حال بین رسول اللہ صلی  
 پھر ابن عباس کہتے تھے بیشک مصیبت سی مصیبت ہے جو کہ درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ علیہ وسلم و بین ان یتب لہم ذلک لکن من اختلافہم ولعظم  
 علیہ وسلم اور ان کے پاس فرشتہ لکھ دینے میں حائل ہو گئے یعنی ان لوگوں کا اختلاف اور شور غل  
 مرادہ النہاری ومما وقع فی مرضہ کان لہ سبعة دنانیر فاتونی  
 اس کے بیماری سے روایت کیا ہے اور مرض کے واقعات میں سے یہ ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی کتابت سے سو دنانیر نہرونی

یہاں ابی بکر کا  
 نشانہ بیان ہے  
 لفظ  
 یہاں ابی بکر کا  
 نشانہ بیان ہے  
 لفظ



فیہ سیرہا وجہہ ویقول لا اله الا الله ان اللہ سکران ثم نصب یدیه  
 پھر منہ پر پھیر لیتے تھے اور کہتے جاسمے تھے لا اله الا الله بیشک موت کی کریمت ہوتی ہے پھر اٹھ کھڑے کئے  
 فجعل یقول فی الرفیق الاعلیٰ حق قبض ومالت یدہ واخرج الکاکہ وان  
 اور کہنا شروع کیا فی الرفیق الاعلیٰ یہاں تک کہ وفات پائی اور کہا ہاتھ جوڑ گیا اور حاکم نے اور ابن مسعود نے  
 سعد من طریق انہ صلا اللہ علیہ وسلم مات راسہ فی حجر علی وطرف  
 کئی طور سے نقل کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ہنٹل میں کہ ایک سیرہا رک علی کے گود پر تھا اور حاکم کو تھا  
 کاکہ کہا قالہ الحافظ ابن حجر لایخ عن شیء فلا یلتفت لہ وہا وقع  
 طریقہ جیسے کہ حافظ ابن حجر کہتا ہے شبہ سے خالی نہیں ہیں سو ان کے طرف کچھ انتہات نہیں ہے اور واقعات  
 فی مرضہ انہ کشف الستریوم الاثنین فنظر الی الناس وہم فی صلوۃ  
 مرض میں سے یہ ہے کہ حضرت نے پیر کے دن پردہ اٹھایا اور لوگوں کی طرف جب کھڑے ہوئے کی نماز پڑھتے تھے  
 الفجر عن النسل ان ابابکر کان یصل بہم فی جمع رسول اللہ صلی  
 دیکھا انشراح روایت ہو کہ ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیسار کی بیسار میں تھے  
 اللہ علیہ وسلم الذی توفی فیہ حتی اذا کان یوم الاثنین وہم صفو  
 وفات پائی منہ پر ڈھایا کر کے تھے یہاں تک کہ جب پیر کا دن آیا اور لوگ نماز میں صفیں باندھے  
 فی الصلوۃ وکشف النبی صلی اللہ علیہ وسلم سترا کے قبض نظر الینا وهو  
 ہوئے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم تجرہ کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف کھڑے ہوئے  
 قائم کا زوجہ ورقۃ مصطفیٰ تبسرت فیہما ان نفق من الفجر  
 دیکھنے لگے کہ گویا بیکرہ ہر صف کا ورق مصطفیٰ تبسرت ہم فرمایا سو پہننے خوشی کے مارے کہ قصہ کیا کہ  
 برویۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنکہل بوکرۃ علی عقبہ لیصل الصف  
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو سکران تو وہ دین تباہ ابوبکرؓ نے ایڑیوں کے پر پڑنے لگے تاکہ صف میں جاویں  
 فظن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خارج الی الصلوۃ فانشأ الینا النبی  
 اور خیال کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے واسطے تشریف لائے ہیں شبہ نہیں ہے صلی اللہ علیہ وسلم  
 صلا اللہ علیہ وسلم ان اتوا صلوۃ تکم فارخی الستری توفی من یومہ  
 علیہ وسلم نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ تم اپنی نماز پوری کر دو اور پردہ ڈال یا پھر اسی دن وفات پائی  
 ومما وقع فی مرضہ ما روی ان ابن عباس علیہ السلام خیرا من عند  
 اور حضرت کے مرض کی واردات میں سے یہ ہے جو مروی ہے کہ ابن عباسؓ اور علیؓ کو وفات پائی

لا سکھتے تھے  
 بیسار کی بیسار میں  
 منہ پر ڈھایا کر کے  
 صف میں  
 تشریف لائے تھے  
 صف میں  
 دیکھنے لگے کہ  
 گویا بیکرہ ہر  
 صف کا ورق  
 مصطفیٰ تبسرت  
 فیہما ان نفق  
 من الفجر  
 دیکھنے لگے کہ  
 گویا بیکرہ ہر  
 صف کا ورق  
 مصطفیٰ تبسرت  
 فیہما ان نفق  
 من الفجر





رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ فلقبہا رجل فقال کیف صبر رسول  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے مرض کی حالت میں باہر نکلے ہیں اسے کوئی شخص لائے پوچھا یا ابوہریرہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم یا ابی الحسن فقال صبرہ بریا فقال لعبا صبرہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج کیسا ہے جواب دیا اچھے ہیں پھر عباس نے علی رضی اللہ عنہ سے کہا  
 انت بعد ثلاث عند العصاة ثم خلاہ فقال نہ یخجل لک انی اعرف  
 تو تین روز کے بعد کیسے رہو نینوالا ہے پھر آگ ہو کر آئے کہ میرے خیال میں ایسا ہو کہ میں عبد المطلب  
 وجوہ بنی عبد المطلب عند الموت الخائفان لا یقوم رسول اللہ صلی  
 کی اولاد کے لشکر کو موت کے وقت پہچاننا ہوں اور مجھ کو خوف ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ علیہ وسلم من وجعنا ذہب بنا الیہ فلنسألتہ فانیک هذا الامر  
 اپنی بیماری سے نجات پناہ میں سو ہو کر گئے پاس آئے کہ ہم آپ سے پوچھ رہے ہیں اگر یہ امارت ہماری طرف سے  
 الینا فعلینا ذلک وان لا یکن الینا امرنا ان نستوصی بنا خیرا فقال  
 بڑھتے تو ہم اسکو معلوم کر لیں اور اگر ہماری طرف نہ ہو تو اپنے حق میں اچھی وصیت کر لیں تب علی رضی اللہ عنہ  
 لہ علی رایت ذلجنناہ فلم یعطناہا اتی الناس یعطونہا واللہ  
 اسے کہا وہ مجھ کو تو جب ہم آگے یا پس گئے اور وہ ہر کو عطا ہی کیا تم جانتی ہو کہ لوگ ہلو وہ دیکھتے اللہ کی قسم  
 لا اسالہا ایاہ ایدا وما جری فی مرضہ تزول جبریل علیہ السلام  
 میں تو یہ کہہ رہی ہوں یہ چھوٹا اور حضرت کے مرض کی اور داستان ہے جس میں جبریل علیہ السلام کا موت  
 ثلثة ايام قبل موته برسالة من اللہ یقولہ کیف تجرد وکان ذلک  
 سے پہلے اللہ کی طرف سے رسالت پرین دن تک آنا پوچھتے اپنے آپ کو کیسا پاتے ہوا و جبریل کا آنا  
 فی یوم السبت الاحد الاثنین واستیدان ملک الموت علیہ السلام الی  
 اور یکشنبہ اور دوشنبہ کو ہوا اور ملک الموت کی پروا گئی یعنی میرے دن بقی  
 روی عن ابی ہریرۃ ان جبریل اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ  
 اور ہریرہ سے روایت ہے کہ جبریل علیہ السلام ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں  
 الذی قبض فیہ فقال زلزل اللہ تبارک وتعالی یقرئک السلام ویقول  
 حسین وکات الی کہہ اور عرض کیا اللہ تبارک  
 کیف تجرد قال جردت وجعایا من اللہ وفی بعض الروایات جردت  
 میں نے اپنے جسم کو اللہ سے جدا کیا اور بعض روایات میں ہے کہ میرا جسم جدا ہوا

جبریل

صلی اللہ علیہ وسلم



جین خضر علیہ السلام و مملکت ایمان کہ خدیج بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نزع کا وقت آیا تو یہی خدیج بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عبدالرحمن بن عوفی اور اس کے آپ کی زبان جاری ہونے لگی تھی اور روایت ہو کہ ملک الموت نے

عَلَيْهِمَا لَمْ يَكُنْ لَهُمَا جَبْرِيَّةٌ فَقَالَ جَبْرِيَّةٌ يَا أَحْمَدُ هَذَا مَلِكُ الْمَلِكِ يَسْتَأْذِنُكَ

علیک لویستان علی دی کان قبلاک ولایتان ذی علی  
اوسے آدمی برآک سے علی احازت نہیں لی اور نہ آپ کے بعد کسی آدمی سے احازت لگا

قال ثنن له فخر ممالك الموت فوقه ينزله من فوق ابراهيم

یا احمد از الله ارسلنی الیک وامر ذان الطبعک فی کل ما تأمر من ان

مرتبی ان قبض نفس قبضہ ہاوان مرتبی ان ترکہا ترکہا قال

فراہم کہ آپ کی روح پاک قبض کر وں قبض کر وں اور اگر آپ فرمائیں چھوڑ دوں تو چھوڑ دوں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اوتفدایکمال الموت قال بنی الامت از اطیعک

فِي كَلَامِ امْرِئِ الْقَامِلِ اَحَدِ شَاخِصِيهِ اَلَا اِنَّ اِلَهَ قُلُوبِنَا وَوَالِدَ الْوَالِدِ قُلُوبِ

میں نے کہا کہ میں نے عرض کیا بیٹیک اللہ تعالیٰ آپ کا شتاق ہے نہ فرمایا

لے مکالمات الموت وہ کہ جو چاہے حکم دے

جبریل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ

هذا اخر موعظي الارض اعز الله من الدنيا ومن الآخرة  
 بهد ميراث من بهر آنا آخری ستمه دنیامین به میراث قصود آنا بهی فخرین رسول الله صلی الله علیه و آله

عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ فِي الْكَفَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْكَفَاءِ  
سَنَةِ وَفَاتِ ابْنِ أَوْرَاقَةَ مِمَّنْ سَبَّهَ كَهَ عَائِشَةَ كَقَتِي تَقِيْنُ كَهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَدْلُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْنُ كَهَ وَكَوْنُ

پین سٹری و سٹری فی نوٹی لڑا ظلم فیہ اجداد قمن سفر و حد  
اور سٹری و سٹری فی نوٹی لڑا ظلم فیہ اجداد قمن سفر و حد







سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَبَضَ يَدِي فِي حُجْرَتِي أَوْ صَدَّقَ

میرزا رسول اللہ علیہ السلام نے میں حال میں وفات کی کہ وہ میرزا کو دین کے لیے آج کا

سأله على سادته وقدمت انك مع النساء وافترق به ويا توفى

سرمبارک آپ سیکہ بالین پر رکھ دیا اور عورتوں کے ساتھ روئے تو بیات ہو گئی اور نہ چلنے لگی اور جب رسول اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء النخعية ليؤمنوا الموت الحسن

خبر اسد علیہ السلام نے وفات پائی تو تعزیت والے اسے وہ یہہ آواز اور دم آواز سنتے تھے

ولا يرون الشخص لاسلام عليه يا اهل البيت ورضاه الله وبركاته

اور کوئی نظر نہیں آتا تھا کہ السلام علیکم یا اہل البیت ائمہ کی رحمت اور مسکینی بدلتیں

كل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجوركم يوم القيامة ان في الله عزاء

جو جان ہم سو مرے والی ہے اور یہی ہے کہ تمہارا ثواب قیامت کے دن پورا ایک کھانسی کی سی ہو گا

من كل صبي وخلفا من كل ولدك وذكرا من كل انت فبا لله فبقوا

مستقیمیت کی تعزیت ہے اور ہر ایک ملک کا عوس ہے اور ہر ایک فائز کا پین ہے پین اسپی ہے پین اسپی ہے

وایاه فان جوارنا الصاب من حرم الثواب السلام علیکم ورحمة الله

امیراسی ستمه امیدوار بر سر او و عیبت و تهمت و کلام جو نوا است که در محرم را در محرم مقام اور احمدی در ستم

وبركة فوق العلى أتدبر من هذا هو الخبر ثم كذا فى مشكوة نقل  
 الزور سكت شب علم زور هو سكت كذا خاتمة خبره كذا - من خبره خبره علمه كذا من خبره مشكوة من خبره مشكوة

اور برکات سب علی بادو سیکو جاسی ہو یحیون سید علیہ السلام میں یہ صلہ بین وکائنات السبوح

من ذلك ان النبوة وروى عن انس قال قال الله تعالى رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے لئے ایک اور نسخہ بھی لکھا گیا ہے۔

علیہ السلام اجتمعا علی ایدہ حوالہ یہاں فلعلہم یزید علیہم من جلیل صلیبہا  
وفاقت مولیٰ تو کہے کہ وہاں دستہ نمونے جمع ہے کہ اس ایک شخص آ یا اس کی بال ہونے سے کہ

[illegible]

المتكبرين في زناهم وفسادهم  
ووراثته لكلي الامجاد من رسول الله صلى الله عليه وسلم

قَالَ قَتَادَةُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

مختار اقتصادیات بابت امتحان کے لیے سوالنامہ

وہاں سے آکر آج کل کے حالات سے آگاہ ہوئے۔

فبعلى صحابه فقال ان الله مقرر انى كان منكم من اصاب من هذه المصيبة وعوضها  
 عنها بغيرها فقد جازى الله الشكر المثل الا ان الله لم يقرر انى كان منكم من اصاب من هذه المصيبة وعوضها

سبب الملئكة دهش الناس كما يرى عن غير واحد من الصحابة وطاشت  
 فرشتوں کی شیع بلند ہوئی تو نام لوگ مدح و تحسین متغیر ہو گئے چنانچہ کئی صحابہ سے روایت ہو اور ان کے ہنوز قلم  
 عقولہم اقیما واختلطوا فممن من خيل ومنهم من اصبحت ومنهم من  
 نزل ویرثی من یزید اور براگندہ عقل ہو گئے اور بعضوں کو جنون ہو گیا اور کوئی چپ رہ گیا اور کوئی  
 اقعدا الى الارض فكان عمن من خيل جعل يصير ويقول ان رجلا من  
 زمین پر بڑا رہ گیا سو ستر ائین تھے جنکو جنون ہو گیا اور چیخا شروع کیا یہ کہتے تھے بعض منافق لوگ یہ  
 المنافقين يزعمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مات وانه والله ما  
 کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے اور وہ بیشک اہل کی قسم سے نہیں ہیں  
 ولكنه ذهب الى ربه كما ذهب موسى بن عمران فقد غاب عن قومه اربعين  
 پر وہ اپنے رب کے پاس گئے ہیں جیسے موسیٰ بن عمران گئے تھے وہ بے شک اپنی قوم سے چالیس رات  
 ليلة ثم رجع اليهم بعد ان قيل مات والله لا يرجع رسول الله صلى الله  
 غائب ہوئے پھر ان کے پاس چلے گئے اس کے بعد کہ چلے گئے تھے کہ موسیٰ مر گئے اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علي وسلم كما رجع موسى فليقطع من ايدى رجال ارجلهم زعموا ان رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح موسیٰ کی طرح جانے کہ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے جائیں جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ  
 الله صلى الله عليه وسلم مات في بعض الايات خذ عزم بقاء سيف و قال  
 صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے اور بعض آیات میں یہ ہے کہ عزم بقاء تلوار کا قبضہ ہاتھ میں لیا اور کہا  
 لا اسم احد يقول مات رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ضربته بسيفي  
 کسی سے یہ نہ کہنے پائوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے نہیں تو تلوار سے مار ڈالوں گا  
 هذا وما عثم بن عفان في من رحت يذهب ويحيا لا يتكلم الا بعد  
 اور سے عثمان بن عفان نے یہ فرمایا کہ نہ کہے نہ کہے کہ تلوار سے آجائے نہیں کہے کہے  
 الغد اقعدا على فلم يستطع حراكا واضع عبد الله بن انيس فمات  
 دن بوسے اور علی بن اُنیس نے نہ کہے نہ کہے اور عبد اللہ بن انیس ہلکا ہو گئے پھر کھڑے کھڑے  
 مكدا ولم يكن فيهم اثنتان اخر من ابى بكر والعباس وفي رواية وكما  
 مر گئے اور ان صحابہ میں نہ ثابت اور نہ شکیار اور نہ متواتر ابوبکر و عباس سے زیادہ کوئی نہیں آتا کہ ان میں سے  
 اثنتان لم يابا بكرة جاء وعيناها تملان وزفراته تتردد و غصصه تضاعف  
 نہایت قدیم اور کھڑے تھے وہاں سے اور انکی دونوں آنکھوں میں رونا تھا اور انسی جڑھی ہوئی تھی اور سانس نہ آتا تھا

سبب الملئكة  
 فرشتوں کی شیع بلند ہوئی  
 ۱  
 ۲  
 ۳  
 ۴  
 ۵  
 ۶  
 ۷  
 ۸  
 ۹  
 ۱۰  
 ۱۱  
 ۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



اسقط الکسوف من قال نيز ونصفا كانه اعتمد على حديث في الاكلیل  
 اُسے کسوف کو ساقط کیا اور جس نے بائیسٹھ اور چھ مہینے کے ہونے اُسے گویا اس حدیث پر عمل کیا ہے جو اکلیل میں مذکور ہے  
 وفيه كلام لم يكن نبي الا حاش نصف عمرا حيه الذي قبله وقد  
 اور آئین گفتگو ہے کوئی نبی نہیں گذرا ہے ہر اپنے بھائی پہلے نبی کی آدمی عمر جیسا ہے اور بیشک  
 عيسى عليه السلام ايك سو وچھپس برس جیے تھے اور جس نے اسیٹھ یا بائیسٹھ برس کے ہونے  
 فشاك لو يتيقن كل ذلك انما نشأ من الاختلاف في مقامه بمكة بعد  
 وہ کو شک واقع ہو یقینی نہیں کہتا ہے اور یہ تمام اقوال اس ہی اختلاف پر مبنی ہے کہ بعثت کے بعد مکہ میں  
 البعثة والله اعلم كذا في سيرة مغطاي ذكر وقت وفاته  
 کتنا ہے واللہ اعلم یہ سیرت مغطائی میں ہے ذکر حضرت مکہ کی وفات کے وقت کا  
 صلح توفی يوم الاثنين بلا خلاف نصف ليلها الاثني عشر ليلة خلت  
 حضرت صلح پیر کے دن بلا خلاف دو پھر کو ربیع الاول سن  
 من ربيع الاول سنة احد عشرة من الهجرة في مثل الوقت الذي  
 گیارہ ہجری کی بارہویں تاریخ چاشت کے وقت جیسے وقت مدینہ میں داخل ہوئے تھے  
 دخل فيه وعن ابن عباس بن ولد صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين واستنبر  
 وفات پائی اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن پہلا ہوئے اور پیر کے  
 يوم الاثنين وخرج مهاجرا من مكة الى المدينة يوم الاثنين ودخل  
 دن نبوت ہوئی اور پیر کے دن مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور پیر کے دن مدینہ میں  
 المدينة يوم الاثنين وفعاله يوم الاثنين وقبض يوم الاثنين وقبض  
 داخل تھے اور ہجر اسود کو پیر کے دن آٹھایا اور پیر کے دن وفات پائی اور رسول اللہ  
 صلى الله عليه وسلم فكساء ملأ قال ابو بردة اخبرتنا عائشة كساء  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پہ پہنچے پیوند و خنہ میں ہوئی ابو بردہ کہتا ہے عائشہ نے ہنسی ہنسی پر پیوند لگا ہوا  
 ملأ واشرار اغلظا فقالت قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا  
 اور نبی انارہ نکال کر دکھائی پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں کی وفات پائی  
 وفي الاكفاء وما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانتفعت السجدة

سنة النبوة  
 ۱۱۸  
 ربيع الاول  
 ۱۱۸





وترفع فدخل على النبي صلى الله عليه وسلم فأكب عليه كشف الثوب عن وجهه

اور باندہ ہوتا تھا چہرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس لے کر آئیوں سے گریز نہ اور حضرت محمد چہرہ سے کپڑا اٹھا یا

وقال طبت حيا وميتا وانقطع موتك ما لم ينقطع لاحد من الانبياء

اؤ کہا تم جاگے ہو چیتے اور موت سے اور تمہاری موت سے وہ بات منقطع ہو گئی جو کسی نبی کی موت سے منقطع نہیں ہوتی

فعضدت عن الصفة وجعلت عن البكاء ولوان موتك كان اختيارا

سو تم صفت سے جڑ کر اور روئے سے بڑ کر تر ہو اور اگر کا شہر کہ ابھی موت اختیار ہوئی تو

يخبرنا الموت بالنفوس ان كنا يا محمد صلى الله عليه وسلم انما عند ربك لنكون

جو کسی موت پر اپنی جان پہنچان کر دیتے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی رشتہ سے سنا کہ تم کو یاد کرنا اور تم کو کہہ دین

يبالك وفي رواية لما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا في ان

رہیں اور ایک دایستہ ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو یہ اختلاف ہوا کہ آیا حضرت کو

هل مات اهل لا قال انس انما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم بكى الناس

وفات ہوئی یا نہیں انس کہتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو لوگ روتے تھے

فقام عمر بن الخطاب في الميمنة خطيبا فقال لا اسمع من ان يحل

تب عمر بن الخطاب نے مسجد میں خطبہ پڑھنے کے طور سے ہوئے پس یہ کہ میں یہ نہ سنتے یا ان کہ محمد صلی اللہ

الله عليه وسلم قد مات ولكن ارسل اليه كما ارسل الى موسى بن عمران فليت

علیہ وسلم مر گئے لیکن انکو بلائیے جیسے میں نے موسیٰ بن عمران کو بلا یا تھا سو موسیٰ

عن قوم اربعين ليلة والله لا رجوان يقبضهم ايدى رجال ارجلهم

اپنی قوم سے چالیس رات کے بعد انہ کی قسم چھو کہ اسید کو لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ

نزعني انه قد مات قال عمر ما زال عمر يكثر ويوعا الناس حتى

میرے ہاتھ اور پاؤں کاٹے جا دیں عمر مر رہا ہے عمر یہی کہتے جاتے تھے اور لوگوں کو ڈراتے تھے ہانک کر

انرا شدة فقال عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يا انس

میں میں کھنکھاتے ہیں عباس نے کہا کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غائب خوش ہیں میں

كان انس الناس انه قد مات فادفوا صاحبكم وما توفي رسول

جیسے لوگ ہوا کہ میں نے اور بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے آپ اپنے رفیق کو دفن کر د اور جب رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وسلم كان ابو بكر غائبا بالسنة يعني اعاليه عند

عمر یہاں لکھتے وفات مالا مال ہو کر نہ رہا اب اس نے بیخود ہو کر عالم ہوا ایسا ہی

صلی اللہ علیہ وسلم  
موت کا یعنی اور  
نبی کی وفات سے  
نبوت منقطع نہیں  
ہوئی تھی یا نہیں  
وفات  
عمر بن خطاب  
خطبہ پڑھنے کے  
طور سے  
ہوئے پس یہ کہ  
میں یہ نہ سنتے  
یا ان کہ محمد  
صلی اللہ علیہ  
وسلم مر گئے  
لیکن انکو بلائیے  
جیسے میں نے  
موسیٰ بن عمران  
کو بلا یا تھا  
سو موسیٰ  
اپنی قوم سے  
چالیس رات کے  
بعد انہ کی  
قسم چھو کہ  
اسید کو لوگوں  
سے جو کہتے  
ہیں کہ حضرت  
صلی اللہ علیہ  
وسلم غائب  
خوش ہیں میں  
بیشک رسول  
اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم  
غائب خوش  
ہیں میں

حتی تلاها ابو بکر و فی صحیح البخاری لما تکلم ابو بکر جلس عمر فی مجلس  
یہا تکلم کہ ابو بکر نے یہہ استاذی اور صحیح بخاری میں ہے کہ ابو بکر نے جب کلمہ شہداء کی تو عمر بن خطاب نے کہ پس ابو بکر

ابو بکر و اتنی علیہ قال لا من کان یحید محمد فان محمد قد  
اسد کی حدیث کی اور کہہا سب صحابہ جو شخص محمد کی پرستش کرتا تھا سو بیشک محمد مر گئے

ومن کان یحید الله فان الله حی لا یتوق وقال ذک میت وانهم  
اور جو شخص اسد کی پرستش کرتا تھا سو اللہ بیشک زندہ ہی نہیں ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بیشک مرنا والا ہو بیشک

میتون وقال و ما فعل الارسول قد خلت من قبله السمل لایة  
مرنے والے ہیں اور یہ فرمایا ہے ابو بکر نے محمدؐ کو پناہ میں لے کر اُس سے پہلے بہشت پناہ میں لے کر چکے ہیں آخر اتنی تک

قال فنبی الناس بیکون و فی حلیث ابن عمر عن ابن ابی شیبہ ان ابابکر  
راوی کہتا ہے پھر لوگوں کو بتا دیا کہ نبیؐ کی بندگی اور ابن عمر کی حدیث میں ہے ابن ابی شیبہ کے پاس کہ ابو بکرؓ

مر بجر و هو یقول مات رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی یقتل الله  
عمرؓ کے پاس پہنچے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے یہاں تک کہ امیر متفقین کو

النافقین و فی روایت ختی فی المناقیز قال کانوا اظهروا الاستبشار  
ہاں کہہ سکتے ہیں کہ انہیں یہاں تک کہ ہر منافق کو دیکھ کر کہہ دیا کہ ہاں اور منافق بچہ خوشیاں سناتے تھے

ورفعوا رؤسهم فقال ایما السرجیل ان رسول الله صلی الله علیه وسلم  
اور سر اٹھا رہے تھے پس ابو بکرؓ نے کہا اے شخص بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قد مات الیسمع الله یقول ذک میت وان هم میتون فقال و ما جعلنا  
مر گئے کیا تو نے یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک تو مرنا والا ہو بیشک مرنا والا ہے اور اللہ نے فرمایا یا نبیؐ

لیسم من قبلک الخ لای الذی المن بالحدیث و عن ابن ابی شیبہ قال انہ سمع  
یہجس پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ جینا پھر ابو بکرؓ نے پھر پھر کہ آخر حدیث تک اور انس بن مالکؓ نے یہہ روایت کیا کہ اُس نے

عمر بن الخطاب حین ابویع ابو بکر و فی مسجد رسول الله صلی الله علیه  
عمر بن خطابؓ نے شوق سے کہا کہ ابو بکرؓ کی بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں

وسلم واستوی علی منبره صلی الله علیه وسلم ثم قال ما بعد  
واقع ہوئی اور عمرؓ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہوئے کلمہ شہادہ پڑھا پھر کہا ابو بکرؓ

فان قلت لکم امر مقالة و انما لکم تکن كما قلت والله انی ما وجد  
بیشک میں نے کل ایک بات سنی تھی وہ بات یہی نہیں تھی جیسے کہ میں نے سنی تھی اسد کی قسم میں نے وہ بات

نسخہ خطی  
مکتبہ دارالکتب  
مکتبہ دارالکتب



فلما رآه استعجل الذابرج فجاثت النوح الى الله عليه السلام قد قبض

تو سوائے سعد از کج گوئی مستعار نظر نہ آیا پس میں جاں نیکیا کہ جی سید المرسلین و سلمہ کی ذات پر ہوئی

او قوميت فقلوت المدينة ولاها ضيبر اليكم كفني

ادھر قریب الموت ہیں بسبب میں آیا اس وقت کہ وہ ان کے ادھر رو رو کر ڈانڈا مار رہے تھے یہ سبکدوشی کی آواز

اذا اهلوا بابا اخرجوا فقلت منه فبينما يقض رسول الله صلى الله عليه وسلم

بیا حرام باند حکم اللہ پر کھڑے ہیں بیشک پوچھا کیا ہے

کہنے لگے رسول اللہ ﷺ اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی

وفجيرة الحيوان الذي عن الواقدي عن شيخه اثم قال لما

اور دوسری کے حیوۃ النبیوان بن سیدہ واقدی اپنے شیوخ سے نقل کرتا ہے کہ وہ کچھ عین کہ سب

شك في موت النبي صلى الله عليه وسلم وضعت أساءتكم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت میں شک پیدا ہوا تو اس کے بعد انہیں تمیز ہوئی

یہ ایمان کفیفہ فقالت توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ہجرت

اپنا لقبہ حضرت معلّم کے گفین کے بچپن کہا چہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلمہ مات ہو تو حضرت

الخاتمة من بيز كفيه وكان هذا الذي عرف به موت النبي صلى

محققین میں سے حاکم نبوت اکٹھے کئی یہی بات تھی جس پر نبی محمد علیہ السلام و سید عالم کو

الله عليه وسلم اخرجني اليه فقي ابو نعيم وروي عن ابي سلمة انه قال

سو سے معلوم ہو چکی اسکو میتھی اور ابو نعیم سے نقل کیا ہے اور ام سلمہ سے روایت ہے کہ وہ کہتی تھیں کہ

وضعت یحییٰ علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم ماہ فری

شیخ ابوالفتح رسول اللہ علیہ السلام کے بارگاہِ پروانہ شاد و نور کا حقیقی مفسر

جمعه اكل الطهارة واتوضا ما اتاه به من الحجج السالكين يدي واخبر

چھتے گزائے کہ مین کھانا کھاتی ہوں اور وضو کرتی ہوں میرے ہاتھ سے شٹک کی خوشبو نہیں جاتی اور ابو

ابو نعیم عن علی قال ما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم عليك لم يصعدك

تقی ۲۰۰ نفلی کرنا ہے کچھ بھین کہ حبیبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میں ہوا لی تو لکھا اللہ

الموت يا كيا الى الله والذى بعثه بالحق لقد سمعته هو تاييادي

روتا ہوا ہے اس لیے چڑھ گیا قسم ہے اس ذات کی قسم نبی کو برحق پہنچا ہے بیشک ہوا رہی ہے

من السماء يا فخر كل المصائب عن هذا المصيبة في سنن ابن ماجة

[illegible]





فانه كان طاهرا فقال لعباس بن الابي وقال اهل البيت صدقوا

کیونکہ حضرت صلعم ایک ہیں عباس بن ابی اس نے سنوئی بیشک نہلا و بیگہ اور اہل بیت کے لئے یہ آواز سہی ۔ بے شک

تسلاوا فقال لعباس بن الابي سنة بصوتك ندی ماہی وغنیمہ

نہلاؤ پھر عباس بن ابی اس نے سنوئی کہ اس آواز پر جبکہ ہم نہیں جانتے کیا ہی ترک ہیں کہ بیگہ اور آواز دوبارہ

الغیر انیہ فنادیہم مناد فاندہوا بہ وهو قول الغیر انیہ

میز طاری ہو گئی پھر انکو کسی پکارنے والے سے آواز دی پھر وہ تیار ہو گئے وہ کہتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم فنادیہم فقال اهل البيت لا افعل الا نعرف قد کان

علیہ السلام کو پکاروں ہمیں نہلا و تہا اہل بیت نے کہا سنو جی نہیں عباس بن ابی اس نے کہا سنو جی ہاں اور عباس بن ابی

العزیز فدخل لکواء الغسل فعد متریا واقعہ علیا متریا متواج

جب کھلمین نہلائے گئے واسطے گئے تھے تو مریج یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھ گئے تھے اور علی علیہ السلام نے مترج آٹنے سے بچنا تھا

واقعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی حجرہ فودوا ان اضبعوا رسول

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں نے گور میں بٹھالیا تھا تب یہ آواز آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ظہرہ ثم اغسلاوا واستروا فثم اعز الیغیر

علیہ وسلم کو چٹا لٹا دے پھر نہلاؤ اور پردہ کرلو سو وہ تجھ سے الگ ہو گئے

واضجماہ فضر با رجل الیغیر وشقاراسہ ثم اخذوا فی غسلہ وعلی

اور آپ کو لٹا دیا اور تختہ کی پانچویں طرف اور سرنا شق کی طرف پھر نہلانا شروع کیا اس حال میں کہ

تہیدہ وحقولہ مفتوح لہ فغسلواہ الا بالماء القراح وطریق

دھرت پر تھیں اور حوالہ ایسا بجانب سے کہا ہوا تھا اور صرف خالص پانی سے نہلا دیا اور کافور سے

بالکافور ثم اعتصرہ تہیدہ وحقولہ وحقولہ مساجدہ ومفاصلہ

خوشبو دار کر دیا پھر دھرت کا مٹیس اور محول پھوڑ ڈالا اور مساجد اور مفاصل کو خوشبو لگا دی

ووضوئہ وجہہ وذراعہ وکفہ ثم ادبروا کفانہ علی قبضہ منہ

اور انہی ہاتھی سے نہلا دیا یعنی چہرہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں کفھوئے پھر مٹیس اور محول کے اوپر کفن پٹنا دیا

وجیرہ عودا وترانہم احتملوا حترہ وضعوا علی سریرہ ولبجہ ورق

اور گنتی میں حلق عود کی دھرتی پھر انکے آٹھایا ہانک کہ تا پورت پر لٹا دیا اور ڈھانپ دیا اور ابن

عن ابن عباس انہ کان یقول استروانیکو یسترکہ لہ قال عائشہ

عباس بن ابی اس نے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اپنے نبی کو پردہ میں کھو خدا تمہاری پردہ پٹی کرکے لٹائے نہلا دے گا

نہلاؤ پھر عباس بن ابی اس نے سنوئی کہ اس آواز پر جبکہ ہم نہیں جانتے کیا ہی ترک ہیں کہ بیگہ اور آواز دوبارہ

انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ ایہا الناس زاحل من الناس من  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا اے صاحبو اگر کوئی شخص یا کوئی  
 المؤمنین اصیب بمصیبة فلیعز بمصیبتی فی غیر المصیبتی التی  
 یومنون فی مصیبت من قبلہ ہوتے تو جائے کہ عین اس مصیبت میں جو دوسرے اور جسے انکو پہنچے  
 تصیب لغیری فان احدا من امیہ لن یصاب بمصیبت بعدک اشد علیہ  
 میری مصیبت کی تفریق کرے کیونکہ میری امت میں سے کوئی شخص میرے بعد ہرگز ایسی مصیبت میں مبتلا نہیں ہوگا کہ اس پر میری  
 من مصیبتی ذکر غسلہ صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم  
 سے سخت تر ہو ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہلنے کا اور جب  
 فسرغ الناس من بیعتی بکرم وجمعہم اللہ وہما اہتم بہ اصیابہ بعد  
 لوگ ابو بکرؓ کی بیعت سے فارغ ہوئے اور اللہ نے انکو شفیق کر دیا اور اس سے کہ جسکا مہاجرت حضرت صلی اللہ  
 موتہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقریر الامر علی ابی بکرؓ اقبوا علی تجمیر  
 علیہ وسلم کی موت کے بعد اہتمام کیا تھا فارغ ہوئے اور خلافت ابو بکرؓ پر ٹھہر گئی تو نبی صلی اللہ  
 الذی صلی اللہ علیہ وسلم والاستغاث بہ روی انہ سئل ابن عباس کیف  
 علیہ وسلم کی تجمیر و تکفین اور اس کا بار بار پر متوجہ ہوئے روایت ہے کہ کسی نے ابن عباسؓ سے یہ پوچھا کہ نبی  
 کان غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ضرب لعلباس ککلاء من زبیل  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو کیونکہ نہلا یا تھا جواب دیا کہ عباسؓ نے اپنے سر پر پردہ مینہی  
 بانیۃ صفاق فصارت سنة فینا وفی کثیر من صالحی الناس ثم  
 ہر ایک کڑے کا قائم کیا پھر ہر طرح پر توجہ فرمائی اور اکثر صلی لوگوں میں جاری ہو گیا پھر  
 اذن لرجال من بے ہاشم قعدوا بین الحیطان والکلاء ثم دخل العیال  
 بنی ہاشم کے مردوں کو جو ککلاء اور دیواروں کے پہنچے مینہی گئے اجازت دی پھر عباسؓ ککلاء میں  
 الککلاء ودماعلیا والفضل ابی اسفیان بن الحارث واثامۃ بن زید  
 داخل ہوئے اور علیؓ رضی اللہ عنہ اور فضلؓ رضی اللہ عنہ اور ابی اسفیان بن الحارثؓ اور اثامہ بن زیدؓ کو بلایا  
 فلما اجتمعوا فی الککلاء القی علیہم الناس علی مزوراء الککلاء فی البیت  
 جب یہ سب ککلاء کے اندر جمع ہو گئے تو ان سب پر اور ان پر جو ککلاء سے باہر گھر میں گئے فینہ طاری ہو گئی  
 فناداہم مناد انتہوا بہ وهو یقول لا تغسلوا الذی صلی اللہ علیہ وسلم  
 شہد انکو کسی پکارنے والے نے آواز دی کہ وہ ہوشیار ہو گئے اور وہ یہ کہتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موت نہلاؤ

لہ تمام غم خاری  
 کہ دن ۱۲ ص ۵۰  
 حلیہ شریف  
 باب فی غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 ص ۵۰  
 شان خرابہ انتہا  
 خرابہ انتہا  
 ص ۵۰  
 شان ۱۲ ص ۵۰



رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارادوا غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلفا  
کہتے ہیں جب ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہانے کا ارادہ کیا تو کہیں ہیں

قیہ فقاوالواو اللہ مائدری انجی رسول اللہ علیہ السلام کما نبیہم  
 تہاں پیا کھنے لگے اسی کی قسم ہم نہیں جانتے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے آتا ہیں جیسے ہم

موتانا اور غسلہ وعلی ثیابہ فلما اختلفوا فی اللہ علیہم النوحی

ما منہم رجل لا وزقہ فی صلاہ وکلمہ متکلم من راجعۃ البیت  
اور کسی جو شخص نکاح سے پہلے کسی عورت سے نہ کہے نہ کہے کہ

لا یدرشن من هو ان اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ثیابه فقاموا الی  
 یہ خبریں نہیں دے کہ کون تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑوں سمیت نہلاؤ پھر وہ رسول اللہ

سہول اللہ علیہ وسلم وغسلوا علیہ فیہ صر فی مشکوٰۃ فیہ  
 علیہ السلام و سلم کی طرف مستفہ ہوئے اور قیاس سمیت انہوں نے او مشکوٰۃ میں ذکر کیا کہ

مَاءُ قَدِيرٌ وَيَدُنْكَ الْغَنِيُّ بِالْقَيْدِ إِنَّ أَلِيمٌ تُقِيهِ كُلَّ لَئِيْلٍ لِنُيُوءِكَا

ایک شے دیکھ کر کہیں اگر اپنے حال کی وجہ سے پہلے سے خیر موتی جو میں پھر سمجھی تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم

یہ رسم کو سوار آپ کے پیروں کے او کوئی نہ نہلاتا اور کئی شخصوں نے روایت ہے کہ جو اگر حضرت علیؑ سے ملے

عبداللہ علیہ السلام ابن عمہ علی بن ابیطالب رحمہ اللہ العبد المذنب  
میرزا غلام احمد کے متوفی ہوئے وہ بھی تھے آپ کے چچا کا بیٹا علی بن ابی طالب اور چچا عباس بن عبدالمطلب

وإنما الفضل وقت وجباً سامة بريـ ومولا شقران وما اجمع لقوم  
عاشوا في ذلك زمانه من حبهم له وحبهم لولاه

فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نادی منوراء الباب وین حوی  
 بیٹے عبد علیہ وسلم کہ نبی لے کو قیام ہوئے تو دروازہ کھلے اور سے انیس ابن خولی

لاصطلاحاً احمد بن یوسف بن محمد سرہروردگان بدخشاہ علی بن ابی طالب  
 اصفہانی تھے جو یحییٰ بن محمد بن علی کا ایک منصف اور بدخشاہ علی بن ابی طالب کو بچا رہا

کودن ۱۶ ساله  
توی بخار و زرقین کارا  
۱۲ ساله  
گوزلر این ایلان پیر  
عبدالمطلب مجانبی  
حسب حاج  
مهر ۱۳  
فروست ۱۴  
شادمان ۱۵  
مهر ۱۶



وبرد بجزایر و عایشه رضی الله عنهما قالت نعم البیوع علی المسلمین وعلی النصارى

الواب ليس بولاية من يمين من نرسف ليس فيهما نص

۱۰۸

وہ سچا ہے کہ اس نے کہا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے۔

وہ بیمار رہتے تھے اس لیے ان کے

اور یہاں دیکھو ان میں کون کون سا کلمہ ہے جو بولے بغیر نہیں ہو سکتا اور یہاں دیکھو ان میں کون کون سا کلمہ ہے جو بولے بغیر نہیں ہو سکتا

مستحق ہے پر انکا ریا رکے وقت تک ہوتا ہے اسکو خبری سے روایت کیا گیا اور امام ابو عبد اللہ مالک ابن انس سے منقول

و اما در این کتاب که در بیان احوال و حال ایشان است

[illegible]

و في سنة ثمان و ثمانين من الازاد و هم ضيوف خطه

وقيل عيسى كزاني سابق مغايطي وفي حديث عشرة عن عائشة

قَالَ لَمَنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَبْوَابٍ مُتَّحِينَ بِهِنَّ

[illegible][illegible]



وعائشة وابن عمر جابر بن عبد الله بن مغفل في تكفير النكاح

اور ابن عمر اور جابر بن عبد الله بن مغفل رضی اللہ عنہما سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تکفیر کے باب میں متواتر

عليه السلام في ثلثة ائواب ليس فيها قميص ولا عمامة وعن عبد الله بن عمر بن

حرفین آنی ہیں کہ تین کپڑے تھے نہ ان میں قمیص تھا اور نہ عمامہ اور عبد اللہ بن عمر بن

عقيل عن ابن الحنفية عن علي بن ابي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في

عقیل ابن حنفیہ سے اور وہ علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سات کپڑوں میں

سبعة ائواب في هذا الحديث احمد في مسنده وذكر ابن خزيمة

کفن سے لگے اس حدیث کو احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے اور ابن خزيمة نے ذکر کرتا ہے کہ اس میں

الوهم فيه من ابن عقيل ومن بعده وقد اختلف في معناه ليس

ابن عقیل سے یا اسکے بعد کسی اور سے وہم واقع ہوا ہے اور اسکے معنی میں لیس فیہا قمیص

فيها قميص ولا عمامة فالصحيح ان معناه انه ليس في الكفن قميص ولا عمامة

ولا عمامة اختلاف ہے صحیح یہ تو یہ ہے کہ اسکے معنی یہی ہیں قمیص ہرگز نہیں تھا اور نہ عمامہ تھا

اصلا والثاني ان معناه انه كفن في ثلثة ائواب خارج عن القميص

اور دوسرے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین کپڑوں میں علاوہ قمیص اور عمامہ سے

والعمامة قال الشيخ تقي الدين بن دقيق العيد الاول اظهر في

کفن سے لگے شیخ تقی الدین بن دقیق العید کہ اول قمیص مراد ہونے میں

المراء وذكر النووي في شرح صحيح مسلم ان بالاول قال هو والعمامة

ظاہر ہیں اور نووی نے شرح صحیح مسلم کی شرح میں ذکر کرتا ہے بیشک اول معنوں کے چھوٹے علمائے فاضلین

وقال هو الصواب اني يفتيه فيه ظاهر الحديث وقال الثاني ضعيف

اور کہتا ہے کہ صواب یہ ہے جس کو ظاہر حدیث تھا اور کہتا ہے کہ دوسرے معنی ضعیف ہے

فلم يثبت انه صلى الله عليه وسلم كفن في قميص وعمامة انتهى قالوا

سو یہ ثابت نہیں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفن میں قمیص اور عمامہ تھا انتہی کہتے ہیں کہ

ويترتب على هذا الاختلاف في تفسير الحديث اختلاف في انه

ہر ہی اختلاف پر جو اس حدیث کی تفسیر میں واقع ہوا ہے یہ اختلاف بھی ہے کہ آیا

هل يستحب ان يكون في الكفن قميص وعمامة ام لا فاختلوا

الحديث في ثلثة ائواب ليس فيها قميص ولا عمامة  
ابن عمر بن الخطاب  
ابن عمر بن الخطاب  
ابن عمر بن الخطاب

اخبرنا عن عائشة عن عبد الله بن عمر عن الزهري عن عروة  
 واثق عليه الأئمة الستة من طريق هشام بن عروة عن عائشة  
 زيادة من كرسف ليس فيها قيصر ولا عمة وفي رواية البيهقي  
 وثلاثة أبواب بحولية جده السجوية بفتح السين وضمها قال النووي  
 والقصة أشهر وهو رواية الأكثرين في الفقه منسوب إلى السجل وهو  
 القصص لأن له يستعملها أي يغسلها أو إلى سجد هو قرية باليمن  
 وأما الضرف فهو جمع سجد وهو الثوب الأبيض النقي لا يكون إلا من  
 قطن وفيه شذوذ لأنه نسب إلى الجحيم قيل إن اسم القرية هنبابا الضم  
 والكسر فضم الكاف وسكان الراء وضم السين المهملة والفاء القطن  
 وقال الترمذي وحده في كفن النبي صلى الله عليه وسلم روايات مختلفة  
 وحديث عائشة هذا صحيح الحديث في ذلك والعل عليه عند أكثر أهل  
 العلم من الصحابة وغيرهم وقال البيهقي في الخلافات قال أبو عبد الله  
 يعزى إلى أكثر تواتر الأخبار عن علي بن أبي طالب وابن عباس رضي

سلف كرسف لقم  
 كاف دون پیشہ و لقم  
 دوات ۱۱ م سلف  
 سلف الی سلف تافق  
 جاب سلف الی سلف  
 سلف الی سلف  
 سلف الی سلف  
 سلف الی سلف

وفي رواية صلى على والعباس بنوها ثم دخل لمهاجرون ثم  
 اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلے علی اور عباس بنو ہاشم نے نماز پڑھی پھر وہاں آئے پھر  
 انصار النّاس يصلون علی افراد الا یومہم احد ثم النساء ثم الغلمان  
 انصار آئے پھر اور لوگ جدا جدا مناسبت پر بیٹھتے تھے اسکا امام کوئی نہیں تھا پھر عورتوں پر نماز پڑھی پھر لوگوں کو  
 قبل انہ اوصی بذلك لقول صلے اللہ علیہ وسلم اول من صلے علی ابی  
 پہلے پہل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی وصیت کی تھی اس حدیث کے موافق پہلے جو میری نماز پڑھ گیا تو میرا بیو  
 ثم جبریل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملک الموت ثم جنۃ ثم  
 پھر جبریل پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت سے لے کر جنۃ کے پھر  
 الملائکۃ ثم دھاوا فوجا بعد فوجا لحدیث وفيہ ضعف بل کانوا یعدون  
 اور فرشتے پھر گروہ گروہ آئے آخر حدیث تک اور اس حدیث میں ضعف ہے بلکہ وہاں آگئے تھے  
 وینصرفون قال بن الماجنون لما سئل کم صلے علیہ صلوٰۃ قال ثمان  
 اور پہلے جاسے تھے ابن الماجنون کہتا ہے جب یہ پوچھا گئے بار حضرت پر نمازین ہوئے کہ کس  
 ولسبب یعدون صلوٰۃ فقیل من انزلک هذا قال من لصدوق النبی کہ  
 بہت سے نمازین ہوئے ہیں پھر کہتے کہا کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ اس صدوق میں سے جبکہ مالک نے  
 مالک بخط عن زافر عن ابن عمر کذا فی سیرۃ مغلطائی فی حدیث  
 اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا چھوٹا نسخہ ابن عمر سے روایت کرتا ہے یہ سیرت مغلطائی میں ہے اور ابن ماجہ کی  
 ابن ماجہ لما فرغوا من صلاتهم یوم الثلاثاء وضع علی سریرہ فی بیتہم  
 حدیث میں ہے کہ جب حضرت کی چھینٹ سے نکل کے روز فارغ ہوئے تو حضرت صلے کو آپ کے گھر میں تاہوت چوکھا  
 دخل الناس علیہم اسکا لا يصلون علیہ حتی اذا فرغوا دخل النساء  
 وہاں لوگ گروہ گروہ آئے کہ نماز پڑھتے جاتے تھے یہاں تک کہ جب مرد فارغ ہو چکے تو عورتیں آئیں  
 حتی اذا فرغ من دخول الصبیان ولم یوم الناس علی رسول اللہ صلی  
 جب عورتیں بھی پڑھ چکیں تو اس کے آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ میں کہتے  
 اللہ علیہ وسلم احد فی وایۃ ان اول من صلے علیہ الملائکۃ افواجہم  
 امامت میں ہیں کی اور ایک روایت میں ہے کہ پہلے جو حضرت پر نماز پڑھی تو فرشتوں نے گروہ گروہ پھر  
 من بیتہم الناس فوجا فوجا ثم نساء اخر وروی انہ لما صلے علیہ  
 اہل بیت نے پھر گروہ گروہ اور لوگوں نے پڑھی پھر اہل بیت کی تو ان پہلے بار اور روایت ہے کہ جب اہل بیت نماز پڑھی

ع  
 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 جارت اہل اسکا  
 قلیما قلیما ۱۱ ص



فی زیارة القیصر والعمامة علی اللفاف لثلاثة تصیر خمسة فذكر الخبايا  
 قمیص اور عمامہ بڑھائے میں تاکہ ملکہ پانچ ہو جاوین اختلاف کیا ہے سو جہلی علماء کہتے ہیں کہ  
 انه مکروہ وقال الشافعية انه جائز غير مستحب قال المالكية انه مستحب  
 مکروہ ہے اور شافعی علماء کہتے ہیں جائز غنیمت مستحب ہے اور مالکی علماء کہتے ہیں مردوں اور  
 للرجال والنساء وهو في حق النساء اكد وقالوا والزيادة الى السبعة غير  
 عورتوں دونوں کے واسطے مستحب ہے اور عورتوں کے حق میں زیادہ چاہیے اور کہتے ہیں سات تک بڑھانا مکروہ  
 مکروہہ وما نرا دعلیهما سرف وقال الحنفية ان الاواب لثلاثة ازار  
 نہیں ہے کس سے جو زیادہ ہو گا وہ اسرف ہے اور حنفی علماء کہتے ہیں کہ وہ تین کپڑے ازار یعنی تہ بند اور  
 قمیص و لفاقہ فی الحدیث دلالة علی ان القیصر الذی غسل فیہ تزع  
 کھنٹی اور پوٹ کی چادر ہی اور حدیث میں یہ دلالت ہے کہ قمیص جس قدر شتر کو نہلا یا کھتا کھنٹن  
 عند عنز تکفینہ قال النووی فی شرح مسلم وهذا هو الصواب الذی  
 دیکھتے ہوئے آثار کیا تھا نووی شرح مسلم میں کہتا ہے یہی صواب ہے جس پر کچھ اور عیسائی اعتراض  
 لا ینبہ غیرہ والحدیث الذی فی سنن ابوداود عن ابن عباس ان النبی  
 متوجہ نہیں ہوتا اور یہی وہ حدیث جو سنن ابوداؤد میں ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثلثة اواب لثلاثة ثوبان وقیصر الذی توفی  
 صلی اللہ علیہ وسلم تین کپڑوں کا کفن ہے کفنہ حلقہ دو کپڑے ایک وہ قمیص حسین وفات پائی  
 فیہ فحدیث ضعیف لا یصح الاحتیاج بہ لا ینبذین زیدا احد رواہ مجہم  
 سو یہ حدیث ضعیف ہے کس حدیث سے جفت قائم کرنی صحیح نہیں جو ہوا ہے کہ زید بن زبیر کے راویوں میں افضل ہے جو ضعیف  
 علی ضعف ولا یمسک قد خالف رواية التقات ذکر الصلوة علیہ  
 اجماع ہر اسے خاص کر اس روایت میں جو تقات کی روایت سے مخالف ہو حضرت صلی اللہ علیہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم روی عن محمد انه صلی علی النبی بغیر  
 وسلم کے نماز جنازہ کا ذکر صحیح ہے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جنازہ کی نماز بغیر  
 امام وفی رواية افراد الا يومهم احدی دخل المسلمون زمر افیصلون  
 امام کے پہنچے اور ایک دو تین سے جدا جدا اٹھا کوئی امام نہیں تھا مسلمان جوق جوق آتے تھے پس نماز پڑھتے تھے  
 علی یخرجون فلم یصل علی نادی عمر بن الخطاب خلوا البخارۃ واهل  
 اور علی علیہ السلام تھے جب نماز پڑھ چکے تو عمر بن الخطاب نے آواز دی جنازہ کو اہل بخارہ کو چھوڑ دو

علم وفوق  
 کردن در فرج  
 مال و جادہ ۱۱۰  
 اقبال دای لہ سحر  
 یعنی دو کپڑے  
 ابوسا  
 ازار و دوا و اہل بخارہ  
 تہ بستر بن

صلی اللہ علیہ وسلم وروی ان احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلافوا  
 علیہ وسلم کے واسطے خود تیار کیا اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں مباحثہ  
 فی موضع دفنہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکہ اربا بالمدينة فی البقیع والقدین  
 موقع دفن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اختلاف تھا کہ کہیں دفن ہونا چاہیے البقیع کے اندر یا قدس میں  
 حتی قال ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لم یقبر فی الک  
 یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم کوئی ایسی جگہ نہ چننا کہ وہاں کوئی نبی دفن نہ ہو گیا ہو  
 حيث ہوت فی روایۃ ما قبض اللہ نبیا الا فی موضع الذی یحب  
 اسی جگہ جہاں نبی اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کی وفات پہنچ دی مگر اسی جگہ جو وہ خود چاہتا ہے  
 ان یدفن فیہ فاخروا فراشه واحضر الہ تحت فراش و نزل فی قبر  
 کہ اس جگہ دفن ہو سو حضرت شمسہ بنت کوثر کو مشاء اور آپ کے واسطے بستر کے لئے قبر کھودوا اور حضرت صلعم کی قبر میں  
 علی بن ابی طالب العباس والفضل و قثم بنی العباس و کان قثم اخر  
 علی بن ابی طالب اور عباس بن اوفی و قثم بن عباس بن محمد و دون بشیۃ اترے اور قثم ان لوگوں میں  
 الناس محمد بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اخر من سجد من قبرہ و اما  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات میں تیری تھا کہ نبی کی قبر میں سجد بھیجے نکلا تھا اور رہا  
 قصۃ المغیرۃ و طرح خائفہ فی القبر و نزلہ فیہ لاجرا جہ فغیر صیر  
 مغیرہ کا قصہ اور خاتم کا قتب میں دنیا اور قبر میں آسمان کا آتما خاتم کے نکالنے کے واسطے سو کچھ بھیج دینا چاہتا تھا  
 واللہ اعلم و شقران مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قد قال و س  
 واللہ اعلم اور شقران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی اور اوس  
 ابن خولی العلی بن ابی طالب یا علی النشد با اللہ حظنا من رسول اللہ  
 ابن خولی یعنی علی بن ابی طالب سے کہا ہے علی بن خنیسہ البیہقی کے واسطے اپنا بہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال انزل من القوم و کانوا خمسة و فی روایۃ  
 علیہ وسلم سے لاکھتا ہوں پس علی رضی اللہ عنہ نے کہا اترنا پھر وہ قوم کے ساتھ آتا تو پہلو بگڑتا تھا اور ایک دوسرے میں  
 عن علی نزل فی حفرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم و العباس و عقیل بن  
 علی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں وہ یعنی علی اور عباس اور عقیل بن  
 المطالب واسامۃ بن زید و ابن عوف و اوس بن خولی و م الدین  
 ابی طالب اور اسامہ بن زید اور ابن عوف اور اوس بن خولی انہوں سے اور یہ وہ لوگ ہیں

الحق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں اختلاف تھا کہ کہیں دفن ہونا چاہیے البقیع کے اندر یا قدس میں  
 موقع دفن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اختلاف تھا کہ کہیں دفن ہونا چاہیے البقیع کے اندر یا قدس میں  
 حتی قال ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لم یقبر فی الک  
 یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تم کوئی ایسی جگہ نہ چننا کہ وہاں کوئی نبی دفن نہ ہو گیا ہو  
 حيث ہوت فی روایۃ ما قبض اللہ نبیا الا فی موضع الذی یحب  
 اسی جگہ جہاں نبی اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کی وفات پہنچ دی مگر اسی جگہ جو وہ خود چاہتا ہے  
 ان یدفن فیہ فاخروا فراشه واحضر الہ تحت فراش و نزل فی قبر  
 کہ اس جگہ دفن ہو سو حضرت شمسہ بنت کوثر کو مشاء اور آپ کے واسطے بستر کے لئے قبر کھودوا اور حضرت صلعم کی قبر میں  
 علی بن ابی طالب العباس والفضل و قثم بنی العباس و کان قثم اخر  
 علی بن ابی طالب اور عباس بن اوفی و قثم بن عباس بن محمد و دون بشیۃ اترے اور قثم ان لوگوں میں  
 الناس محمد بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اخر من سجد من قبرہ و اما  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات میں تیری تھا کہ نبی کی قبر میں سجد بھیجے نکلا تھا اور رہا  
 قصۃ المغیرۃ و طرح خائفہ فی القبر و نزلہ فیہ لاجرا جہ فغیر صیر  
 مغیرہ کا قصہ اور خاتم کا قتب میں دنیا اور قبر میں آسمان کا آتما خاتم کے نکالنے کے واسطے سو کچھ بھیج دینا چاہتا تھا  
 واللہ اعلم و شقران مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قد قال و س  
 واللہ اعلم اور شقران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی اور اوس  
 ابن خولی العلی بن ابی طالب یا علی النشد با اللہ حظنا من رسول اللہ  
 ابن خولی یعنی علی بن ابی طالب سے کہا ہے علی بن خنیسہ البیہقی کے واسطے اپنا بہرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 صلی اللہ علیہ وسلم فقال انزل من القوم و کانوا خمسة و فی روایۃ  
 علیہ وسلم سے لاکھتا ہوں پس علی رضی اللہ عنہ نے کہا اترنا پھر وہ قوم کے ساتھ آتا تو پہلو بگڑتا تھا اور ایک دوسرے میں  
 عن علی نزل فی حفرة النبی صلی اللہ علیہ وسلم و العباس و عقیل بن  
 علی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں وہ یعنی علی اور عباس اور عقیل بن  
 المطالب واسامۃ بن زید و ابن عوف و اوس بن خولی و م الدین  
 ابی طالب اور اسامہ بن زید اور ابن عوف اور اوس بن خولی انہوں سے اور یہ وہ لوگ ہیں





تولوا کفنا والاول صمد وقد کان شقران حیز وضع رسول الله ﷺ  
 جوفہ کے کفین کے لئے تھا اور پہلی وایت بہت چمک چڑھی اور جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں  
 علیہ السلام فی حفرة اخذ قطیفة ثمرانیة حمراء اصباها یوم خیر وکان  
 اتارا تو چادر بھرائی سرخ رنگ جو خیر کی روزانی میں لٹھائی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 رسول الله ﷺ علیہ السلام یلبس ہاویہ شہا فطر حما تھتہ فذہنہا معہ  
 علیہ وسلم اسکو اوڑھتے تھے اور بچھاتے تھے شقران نے لیکر حضرت معلوم کے تیلے بچھا دی اور اسکو حضرت یحییٰ  
 فی قبرہ فقال الله لا یلبس احد بعد النبی وفی حقہ اللہ ینزل التسمیۃ  
 یومین فرم کر دیا اور کہ اللہ کی قسم کہ اسکو کچھ بعد کون اوڑھ سکتا ہے۔ یہ اور حضرت کی قبر میں کچھ انٹر لگانے کی گئیں تھیں ہیں کہ نہ  
 لبنات قبل ما فرغوا عن وضع اللبنات اخرجوا القطیفة قال ابو عمر  
 انشور تھیں کہتے ہیں کہ جب کبھی انہیں لگا چکے تودہ چادر نکال لی تھی یہ ابو عمرو اور حاکم کا  
 والحاکم قال النووی وقد نص الشافعی وجمیع اصحابہ وغیرہم من العلماء  
 قول ہے نودہ ہی کہتا ہے کہ شافعی اور اسکے اصحاب وغیرہ علمائے صاف کہا ہے کہ  
 علی کراہۃ وضع قطیفة او نحو ذلک تحت المیت فی القبر وقد شد البعوض  
 قطیفہ وغیرہ کا میت کے تلے قبر کے اندر بچھانا مکروہ ہے اور یہاں سے علمائے صاف نے صرف بقوی  
 من اصابنا فقال لا یلبس بذلک لہذا الحدیث والصواب کراہۃ ذلک  
 الگ ہو گیا ہے کہ وہ کہتا ہے اسکا کچھ ڈر نہیں ہے اسی حدیث کی سند سے اور صواب یہی ہے کہ وہ کہہ رہا ہے  
 كما قال ابو یوسف واجابوا عن هذا الحدیث بان شقران انفرق بفعل ذلک  
 چنانچہ جہور علماء کہتے ہیں اور اس حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ تنہا شقران کا یہ کام تھا  
 ولم یوافقہ احد من الصحابة وانما فعلہ شقران لما ذکرناہ عند من  
 اور صحابہ نہیں۔ یہ کوئی اسکے موافق نہیں تھا اور شقران اسکی لئے بچھا دی تھی کہ بچھنے اسکے طرف سے بیان کیا یعنی  
 کراہۃ ان یلبسہا احد بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی وقد صلح انھا  
 یہ مانع تھی کہ کو بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اور اوڑھے انتہی اور یہی ثابت ہو چکا ہے کہ  
 اخرجت بعن القطیفة من القبر ما فرغوا من وضع لبنات التسمیۃ کذا  
 چادر جب نہ انہیں لگا چکے تو قبر میں سے نکال لی  
 سیر مغلطای ثم قالوا الذراب علی الحد وجعل قبرہ مسطوحا وفی  
 سیرت مفہومانی میں ہے کہ حضرت کی مسجد پر مٹی دھکا دی اور قبر کو مسطح یعنی ہموار بنا دیا اور

سلطانی قطیفہ ہمارے  
 فعل مراد ہے بچھنا  
 علیہ بن شقران  
 بن ہادی اور ان کی  
 انفرق سے ان کا  
 ربیع الاول  
 کراہۃ  
 نہ ہو گیا ہے  
 سیرت میں ہے  
 خاک و جہان ہے



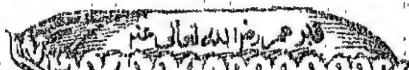
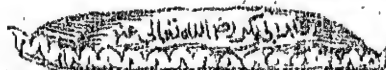
علیہ وسلم فی مرضہ الذی لم یقوم منہ لعن اللہ الیہود والنصارى اتفقوا  
 بیاری بن فریاء جس سے پندرہ اچھے ہوسے خدا یہود اور نصاری پر لعنت کرے کہ انہوں نے  
 قبور انبیاء ہم مساجد ولا ذلک ابرز قبرہ غیر ازہ خشت و خشتی ان  
 اپنے بنیوں کی قبروں کو مسجد بنالین اگر یہ قبر ہوتا تو خشت کی قبر ظاہر کجاتی اتنا ہی ڈر ہوا یا ڈر گئے  
 یتخذ مسجد اعلی شای السروی علی المجهول والمعالم فعل الاول  
 ایسا نہ مسجد بنالین راوی کو یہ شک ہے کہ خشتی مہول ہے یا معروف مہول اگر مہول ہے تو  
 الضمیر الشان وقع ضاہ انہم فعوا ذلک باجتهادہم والشان یقتضی  
 ضمیر ان کی ہے اسکا آل یہ ہے کہ انہوں نے یہ امر اپنی اجتہاد کیا ہوا اگر دوسرا یہی معروف تو  
 ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوا الذی مرہم بذلک ومعزہ ابرز قبرہ  
 یہہ معنی ہوتے ہیں یہی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ارشاد تھا اور ابرز قبرہ کے معنی یہ ہیں کہ  
 کشف قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یتخذ الحائل المراد الدفن خارجہ بلین  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ظاہر رکھی ہوئی ہوئی کوئی دیوار حائل نہ ہوئی تھی اس سے مراد یہ ہے کہ گھر پر دفن  
 وهذا قالت عائشہ قبل ان یوسع المسجد واهل الما ووسع المسجد  
 اور یہہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے اس سے پہلے کہ مسجد نبوی فراج کیا جائے اور اس سے پہلے جب مسجد کو فراج کیا تو  
 جعلت حجر تھام ثلاثہ الشکل محل ودۃ حتی لا یأتی لاحد ان یصل  
 عائشہ نے کہ حجر کو تھام کے ڈنکا دیا اور وہاں پر نہ گیا کہ کسی کو یہہ نہ میرا کہہ دے کہ بعد کی طرف  
 الحق القبر اکبریم منہ استقبلہ القبلة ونقل اهل المساجد عن سعید  
 منہ کر کے قبر شریف سے پہلے کہ یہہ کے اوائل میرے سعید بن جبیر سے  
 ابن المسید قال بقی فی البیت موضع قبر فی السمۃ الشریقیہ ید فیہ  
 نقل کیا ہے کہ شمس جو کہ اندر ایک تیسیر کی جگہ شریقی کوئے کے طرف باقی تیس شمس جو کہ عینی  
 عیدہ بن مریم علیہ السلام ذکر وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ابن مریم علیہ السلام وفات ہوئے ذکر وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کہ سعید بن جبیر سے  
 علیہ وسلم اختلاف فی وقتہ روی عن عائشہ رضی اللہ عنہا  
 وفات کے وقت کا وقت میں اختلاف ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
 عنہا قالت ما علمنا بدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی سمعنا  
 روایت کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی تکذیب نہ ہوئی تھی ہر ایک کے ہونے کی

علیہ وسلم فی مرضہ الذی لم یقوم منہ لعن اللہ الیہود والنصارى اتفقوا  
 بیاری بن فریاء جس سے پندرہ اچھے ہوسے خدا یہود اور نصاری پر لعنت کرے کہ انہوں نے  
 قبور انبیاء ہم مساجد ولا ذلک ابرز قبرہ غیر ازہ خشت و خشتی ان  
 اپنے بنیوں کی قبروں کو مسجد بنالین اگر یہ قبر ہوتا تو خشت کی قبر ظاہر کجاتی اتنا ہی ڈر ہوا یا ڈر گئے  
 یتخذ مسجد اعلی شای السروی علی المجهول والمعالم فعل الاول  
 ایسا نہ مسجد بنالین راوی کو یہ شک ہے کہ خشتی مہول ہے یا معروف مہول اگر مہول ہے تو  
 الضمیر الشان وقع ضاہ انہم فعوا ذلک باجتهادہم والشان یقتضی  
 ضمیر ان کی ہے اسکا آل یہ ہے کہ انہوں نے یہ امر اپنی اجتہاد کیا ہوا اگر دوسرا یہی معروف تو  
 ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہوا الذی مرہم بذلک ومعزہ ابرز قبرہ  
 یہہ معنی ہوتے ہیں یہی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ارشاد تھا اور ابرز قبرہ کے معنی یہ ہیں کہ  
 کشف قبرہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یتخذ الحائل المراد الدفن خارجہ بلین  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ظاہر رکھی ہوئی ہوئی کوئی دیوار حائل نہ ہوئی تھی اس سے مراد یہ ہے کہ گھر پر دفن  
 وهذا قالت عائشہ قبل ان یوسع المسجد واهل الما ووسع المسجد  
 اور یہہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے اس سے پہلے کہ مسجد نبوی فراج کیا جائے اور اس سے پہلے جب مسجد کو فراج کیا تو  
 جعلت حجر تھام ثلاثہ الشکل محل ودۃ حتی لا یأتی لاحد ان یصل  
 عائشہ نے کہ حجر کو تھام کے ڈنکا دیا اور وہاں پر نہ گیا کہ کسی کو یہہ نہ میرا کہہ دے کہ بعد کی طرف  
 الحق القبر اکبریم منہ استقبلہ القبلة ونقل اهل المساجد عن سعید  
 منہ کر کے قبر شریف سے پہلے کہ یہہ کے اوائل میرے سعید بن جبیر سے  
 ابن المسید قال بقی فی البیت موضع قبر فی السمۃ الشریقیہ ید فیہ  
 نقل کیا ہے کہ شمس جو کہ اندر ایک تیسیر کی جگہ شریقی کوئے کے طرف باقی تیس شمس جو کہ عینی  
 عیدہ بن مریم علیہ السلام ذکر وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ابن مریم علیہ السلام وفات ہوئے ذکر وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کہ سعید بن جبیر سے  
 علیہ وسلم اختلاف فی وقتہ روی عن عائشہ رضی اللہ عنہا  
 وفات کے وقت کا وقت میں اختلاف ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
 عنہا قالت ما علمنا بدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی سمعنا  
 روایت کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کی تکذیب نہ ہوئی تھی ہر ایک کے ہونے کی

صیروہا ترغفتم الخلاف فی ان ایما افضل الاصل الجواز ویرتج  
 ذہن کو اونچا کر دیا پھر اس باب میں اختلاف ہو گیا ہو تو شیخ یا شیخین اصل تو نو کا جواز ہے اور شیخ یا شیخین  
 التسلیم یا رواہ مسلم من حدیث فضالہ بن عبیدانہ مرقدہ فسو  
 اس میں ہے کہ مسلم نے فضالہ بن عبید کی حدیث روایت کی ہے کہ وہ ایک قبر کے پاس آیا تو برابر کر دی  
 ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بتسویا ورسول اللہ  
 پھر ہم یہ کہہ سکتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنایا کہ برابر کر دیتے کو فرمایا کرتے تھے اور رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم مقدم والیو بکر عندہ اسہ بین کتف النبی صلی اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم مقدم یعنی اگر بکر پہلے ہو تو بکر کے پیچھے اور اگر بکر بعد ہو تو بکر کے پیچھے اس مبارک کے پاس  
 علیہ وسلم و عمر عند رجلیہ مکن  
 کتفیں کے برابر اور عمر و دونوں کی پانچ تینوں میں اس شکل پر



کذا نقلہ السہودی فی خلاصة الوفاء و ذکرہ بنین ان رسول اللہ  
 سہودی نے خلاصۃ الوفاء میں اسی طور نقل کیا ہے اور بنین نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم مقدم والیو بکر عندہ خلف اسہ عند منکبہ صلی اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم مقدم ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ برابر کے پیچھے اور عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے  
 علیہ وسلم و طالت جلہ اسفل و عمر خلف ابی بکر مکن  
 موندھوں کے برابر اور ابوبکر کے ہاتھ آگے رکھے ہیں اور عمر ابوبکر کے پیچھے ہیں اس شکل پر



وفی حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ  
 اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

طرحہ تیسرا از بنی  
 ابن ابی شیبہ  
 طرہ چہارم از بنی  
 ابن ابی شیبہ  
 طرہ پنجم از بنی  
 ابن ابی شیبہ  
 طرہ ششم از بنی  
 ابن ابی شیبہ

من یوم دخل علینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومارایت یوما  
 جس روز کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس شریف لائے اور میں نے اس دن  
 کان اقبیر ولا اظلم من یوم مات فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کوئی روز قبیح اور تاریک نہیں دیکھا جس روز کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی  
 وفي رواية الترمذی عنه قال لما کان الیوم الذی خرج فیہ رسول اللہ  
 اور ترمذی کی روایت میں لکھا ہے کہ جب وہ دن ہوا کہ جس روز کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اضاء منہا کل شیء فلما کان الیوم الذی  
 علیہ وسلم مدینہ میں شریف لائے تو وہ دن ہوا کہ جس دن کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 مات فیہ اظلم منہا کل شیء ومانفقتنا ایدینا من التراب انالقی  
 وفات پائی تو مدینہ تاریک رہا اور اسی جیسے اپنے ہاتھوں سے ہمیں جہاں سے خاک اُڑائی  
 دفنہ حتی انکرنا قلوبنا ذکر اللہ علیہ وسلم ولعلہ یتصدق  
 کہ جسے ہم نے ہاتھوں سے دل چھوئے ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر روئے  
 اللہ علیہ وسلم ولما دفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانا  
 اور مدینہ پر شریف لائے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہو چکے تو  
 فاطمہ رضی اللہ عنہا قالت کیف طابت أنفسکم ان تترکوا علی رسول  
 فاطمہ رضی اللہ عنہا آئین کہنے لگیں تمہارے دلوں کو کیونکر قبول کیا کہ تم رسول اللہ  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب بواہ البیاری وفي رواية انہی لما  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالو کہ بجا رہے کہ وہ ایسا کیا جو اور ایک دین میں ہے جب وہ لوگ  
 فخرجوا منہ دفنہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت فاطمہ رضی اللہ عنہا  
 انہوں نے اپنے گھر سے خارج ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کا رخ کیا تو فاطمہ رضی اللہ عنہا  
 قالت یا ابا الحسن فنتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قالت  
 کہنے لگیں یا ابو الحسن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کر چکے جو بیان فاطمہ نے کیا  
 یا ابا الحسن کیف طابت قلوبکم ان تترکوا التراب علی رسول اللہ صلی  
 یا ابو الحسن تمہارے دلوں کو کیونکر رضی ہوئے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ علیہ وسلم البسک ان نبی السجدة قال نعم ولكن لا مرد لا مر اللہ  
 علیہ وسلم کو بوسہ دینا کہ نبی الزمہ نہیں تھے جواب بیان کرتے پر امر الہی کی کوئی مثال

خلفہ بنی ہاشم  
 علیہ السلام  
 کہ ان کے لئے  
 وفات پائی تو  
 مدینہ تاریک  
 رہا اور اسی  
 جیسے اپنے  
 ہاتھوں سے  
 ہمیں جہاں  
 سے خاک اُڑائی  
 دفنہ حتی  
 انکرنا قلوبنا  
 ذکر اللہ علیہ  
 وسلم ولعلہ  
 یتصدق

صوت المسماہ لیلة الثلاثاء فی السجری فی لوطا بانہ مالکانہ صلعم توفی  
 آواز نگلی کی رات کو صبح کے وقت کشتی اور موطا میں ہے کہ حضرت مسیح کو پیر کی  
 یوم الاثنين ودفن یوم الثلاثاء وللمزمذی فی لیلتها فی مکانہ الذی  
 وفات ہوئی اور منگل کے دن مدفون ہوئے اور ترمذی نے اتنا زیادہ کہا ہے رات کے وقت ہی حکیم جان  
 توفی فیہ وروی عن محمد بن اسحق انہ قال دفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم  
 وفات پڑا کشتی اور محمد بن اسحق سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن  
 الاثنين فمکث ذلک الیوم ولیلة الثلاثاء ودفن فی اللیل ای لیلۃ  
 وفات پانی سو اس روز اور منگل کی شب کھڑے ہوئے اور رات کو مدفون ہوئے یعنی بدھ کی  
 الاربعاء وقیل دفن یوم الثلاثاء حین اغت الشمس کفارة للشجر  
 رات کو اور کوئی کہتا ہے منگل کے دن جب آفتاب اُٹھ گیا مدفون ہوئے اور کسی کے کفایت میں ہو کر  
 صاوا علیہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاربعاء ثم دفن فان قلت لم یخرد  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بدھ کے دن ناپڑھی پھر مدفون ہوئے پھر اگر تو یہ کہے حضرت صلی اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم وقد قال لاهل بیتہ اخرجوا دفن میتہم علی اذان  
 علیہ وسلم کے دفن میں چون برکاتی حالاکہ حضرت نے اپنی ان اہل بیت جنہوں سے اپنی میت کے دفن میں برکاتی تھے  
 میتکم ولا توخروہ فالجواب ما ذکر من عدم انقائهم علی موتہ اولاً واما  
 فرامتنہا ہی میت دفن میں کی کیا وہ نہ لگاؤ تو جواب یہ ہے کہ اس سبب جو مذکور ہوا کہ حضرت کی موت میں ان اہل بیت کی میتیں تھیں کہ وضع  
 فی موضع الدفن اولاً ثم استغلو فی خلاف الذی وقع بزل الی آخر  
 دفن میں اختلاف تھا یا اسلئے کہ وہ اس خلاف میں مصروف ہو گئے جو فیما بین مہاجرین اور انصار  
 والاضاحی استقر امر الخلافۃ الترمذی اہم مہات الدین فباعوا بالکر  
 کے بڑ گیا یہاں تک کہ خلافت کا امر جو دین کی ضروریات میں ضرور تھا قرار کیا سو انہوں نے ابو بکر سے بیعت کر لی  
 ثم باعوا بیعة اخرى فی ملاء منہم ثم جمعوا بعد ذلک الی النبی صلی  
 پھر انہوں نے ابو بکر سے اپنے مجمع میں دوبارہ بیعت کی پھر اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ علیہ وسلم فظہر فی دفنہ ففسلواہ وکفواہ ودفنواہ واللہ اعلم  
 وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور دفن میں مصروف ہوئے حضرت کو نہ لایا اور کفایت کر دی اور والد اسلم  
 وفی رۃ الی الدار عن انس قال رأیت یوما کان احسن ولا اضوق  
 اور داری کی روایت میں انس سے ہے کہ میں نے اس دن کوئی روز احسن اور روشن نہیں دیکھا

جس سحابتی غمرہ  
 من اللہ بدھ کی غمرہ  
 یعنی بدھ کی غمرہ  
 بزرگوار  
 زینب کی روایت  
 صلی اللہ علیہ وسلم

موتی کو کجا  
 وفات نہیں ہوئی  
 علیہ السلام  
 جتنا تھا کہ لکھو  
 علیہ السلام  
 انصار کے ساتھ





تعالیٰ فقعدت تنرب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتقول یا ابنا

نہیں ہے پھر بیٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر روزا شروع کیا اور یہ کہتی تھیں باب

وارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی الرحمة الان لا یاتی اوحی الان

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے رحمت کے نبی اب وحی نہیں آئیگی اب

ینقطع عنا جبرئیل علیہ السلام اللہم الحق روحی بروحہ واشعذ

جبرئیل علیہ السلام سے جدا ہو جاویگا الہی میری روح کو حضرت کی روح سے ملائے اور انکی طرف کے

بالنظر الی وجهہ ولا تحرمنی اجرہ وشفاعتی یوم القیامة وفی رواية

دیکھنے سے ہو کہ خوب سیر کرے اور نہ کھوئے اس کے اجر سے اور قیامت کے دن شفاعت سے محروم نہ کرنا اور امیر المؤمنین

اخذت تربة من تراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وشمّت ثم انشا

کہ فاطمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر کی مٹی لی اور سو گھسی پھر یہ شعر پڑھا

شعر ماذا علی من شمت تربة احمد ان لا یشتم مدی النہان غوالیا

شعر کیا صریح ہے اس شخص کا جو مجھے مٹی نہ گھسے کہ پھر ابد اللہ ہر کچھ خوشبو نہ سونگھے

صبت علی مصائب لو انما صبت علی لایا مصرین لیا لیا وفی

میرے اوپر وہ مصیبتیں آئیں کہ اگر وہ دونوں پر آئیں تو دونوں سپاہ راہنیں ہو جائیں نہ اور کتنا

الاکفاء ما ینسب الی علی وفاطمة رضی اللہ عنہما ماذا علی من شتم

میں یہ نہ ہے جو شتم کر علی یا فاطمہ رضی اللہ عنہما کی طرف میں یہی وہ دون شعر ہیں ماذا علی

البیتین وعن النس قال لما نقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل

سریں شتم الخ اور انس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھنا وٹھوار ہو گیا

یتغشاہ الکرب فقالت فاطمة رضی اللہ عنہا واکرب بئناہ قال ہو

کرب عارض ہتی تھی پس فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہمارے باب کی تکلیف رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے باب پر آج سے آئندہ کو تکلیف نہیں ہو گی فاطمہ نے پائی تو فاطمہ نے کہا

یا ابتاہ اجاب بآدعایا ابتاہ جنة الفردوس واہ یا ابتاہ الی جبرئیل

اے باب کی اجابت کی کہ تمکو بلا لیا ہے باب کا تمکا خاکستار دوسرے باب کی جبرئیل سے خبر فاطمہ

انعاہ فلما دفن قالت یا انس طابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ

سہی جب دفن ہوئے تو فاطمہ نے کہا اے انس تمہارا دل میرا رضی ہو گیا کہ رسول اللہ

یہ شعر بھی ہے  
ماذا علی من شتم  
تربة احمد  
ان لا یشتم  
مدی النہان  
غوالیا



ثم سجد بالثوب ثم خرج وذكر ابو العباس القصاب في شرح حال ائمة  
 پھر کپڑے سے ڈھانک دیا پھر چلے گئے اور ابو العباس قصاب برہہ ابو بصیری کی شرح میں یہاں  
 ابو بصیری نے نہ لیا تحقق عمر بن الخطاب موتہ صلی اللہ علیہ وسلم بقول  
 ذکر کرتا ہے کہ جب عمر بن الخطاب کو ابو بکر صدیق نے کہنے سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 ابی بکر الصديق ورجع الى قوله قال هو بيكي يا باني انت وامي يا رسول  
 کی موت ثابت ہو گئی اور قول ثانی کی طرف جمع کیا تو روئے ہوئے یہ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد كانك جئناك تخاطب الناس عليه فلما  
 میرے ان باب تیسرے قرآن بیشک ہستون میں سے لگ کر آپ خطبہ سناتے تھے پھر جب تک  
 كثروا اتخذت منبرا تسمعهم فحين الجزع بفراقك حتى جعلت يدك عليه  
 بہت ہو گئے تو آپ نے منبر بڑا یا تاکہ ان کو خطبہ سناؤں تو وہ سڑن آپ کی جدائی سے روئے لگا ہوا تھا آپ نے اس وقت اپنا ہاتھ  
 فسكن فامتك ولي بالخيز عليك حين فارقتهم يا باني انت وامي  
 تنہا ہوئی تو آپ کی آہستہ تو آپ پر روئے کی منراوار تھی جب آپ اس سے جا رہے تھے میرے ان باب تیسرے قرآن  
 يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لقد بلغ من فضيلتك عند الله اجل  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہو چکی ہے  
 طاعتك طاعته فقال من يطع الرسول فقد اطاع الله يا باني انت وامي  
 کہ ہمارے طہاری طاعت کو اپنی اطاعت ٹھہرائی ہو یہی ہے کہ رسول اللہ کی فرمانبرداری کی اپنی طاعت کی فرمانبرداری کی سیکن  
 يا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لقد بلغ من فضيلتك عند الله اجل  
 یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہو چکی کہ اگر کوئی شیون  
 اخرا لنبيا وذكرك في اولهم فقال الله تعالى لقم اخذنا من النبين  
 سے پیچھے پہنچا اور آپ کا ذکر کرنے اول کیا سو اللہ تعالیٰ نے کہا بیشک میں نے نبیوں سے اٹھا  
 ميثاقهم ومنك من نوح يا باني انت وامي يا رسول الله صلی اللہ علیہ  
 اقرار کیا اور پیچھے اور نوح سے میرے ان باب تیسرے قرآن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 وسلم لقد بلغ من فضيلتك عند الله ان اهل النار يودون ان يكونوا  
 وسلم بیشک آجی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہو چکی کہ دوزخی لوگ یہ آرزو کرتے ہیں کہ کاش کہ وہ  
 اطاعوا وهم بذاطاعتهم يعذبون يقولون يا ليتنا اطعنا الله اطعنا  
 آپ کی اطاعت کرتے حالانکہ وہ طاعتنا ناسر غائب ہو گئے کہیں کہیں کاش کہ ہم اللہ کی اطاعت کرتے اور رسول کی

لے جڑ سے منور وقت  
 "عہ خیر نالہ  
 منبر اور منبر پہنچا  
 منبر اور منبر پہنچا

لشک عنا بما یوحی الیه وما یقول وهدینا فالاختصاص لنا علینا  
شاہدین تھے + وحی سے جو کچھ ہوا اس کی تھی اور جو وہ کہتے تھے وہی ہوتا تھا اور اگر کسی کا حق تھا + اور دل

والرسول لنا دلیل افاطم ان جرعت فذاک عذرا وان لم تجزئی  
ہماری راہ پر تھے + اے فاطمہ اگر تیرا سب سے تیرا ہی ہے + اور اگر تو میرے کرے تو

ذاک لسبیل فقبر ایک سید کل قبر وفیہ سید الناس الرسول  
بہم اچھی راہ ہے + پس قبر میں ہے سب قبروں کی پیشوا ہو + اور اس میں سب لوگوں کے پیشوا رسول ہیں

ورثاہ الصدیق بقولہ شہر لما رایت بنیامینک + ضاقت علی  
اور صدیق کے لئے یہہ مرثیہ کہا ہے شہر : شہر : بیچنے والے کو یا ہر مقررہ دیکھا + تو مجھ پر نام گھر باوجود

بہرہ من الدور فارتاح قلبی عند ذاک لہلکۃ والعظمیٰ حیات  
فراخی کے تنگ ہو گئے + اس وقت میرا دل یسری کو پسند کرنے لگا + اور میری ایمان نامہ زیست

کسیر عتیق ویکل ان حبک قل توئی فالصبر عنک لما بقیت  
شکستہ پھیلنے والے عتیق جھکوا فوسوس ہو کہ تیرا دوست نہ تھا ہو گیا + کیا تجھ کو صبر کرنا + تاہم زندگی

یسیر بالینی من قبل مہلک صاحب غیب فی حدیث علیہ  
آسان ہو + گناہش کہ اپنے رفیق کے نیست ہوئے ہیں + قہر میں پوشیدہ ہو جاتا ہے اور پھر پھر ہو جاتا

فلتشرن بدائع من بعد یعنی عین جوانمرد و صدور و رثاہ الصدیق  
بس اللہ کے بعد چاروں نے ایسے ہی ہو گئے + کر لیتے ہیں ان اور اپنے تنگ آ جاؤ بیگ + اور یہ وہ نہ بھی مدد

ایضا بقولہ ثم ودعنا القوی اذ ولینا معنا فودعنا من اللہ الکلام واللسان  
ایسے کہہ رہے تھے + وہی نے ہر وقت کہا جب شہر بنیامین پر آئیں ہر کو اللہ کے کلام نے ترک کیا + خیر کلام

ما قل ترکنا لہا رینا تفضیہ القراطیل من الکرام وقال الحسن ان شکر کنت  
موتنے والے کو ترک کر دیا + اور جو کچھ اس کا سرگرا + اس میں ہیں + اور حالانکہ شہر میری آنکھوں

السواد لنا ظری فیہ عیالک لا اذلک من شأنا بعدک فلیت فلیک  
کی بنیامین تھی تھے + اب میرا اللہ میں اللہ ہو گیا + آپ کے بعد جو چاہتہ رہے + میں تم ہی

کنت حاضر ذکرمیراثہ وراثتہ وحکمہ فیم اصل  
پر میری میراث تھا + ذکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث اور ترکہ کا

اللہ علیہ وسلم ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت

لے بیچنے والے کو یا ہر مقررہ دیکھا + تو مجھ پر نام گھر باوجود  
فراخی کے تنگ ہو گئے + اس وقت میرا دل یسری کو پسند کرنے لگا + اور میری ایمان نامہ زیست  
شکستہ پھیلنے والے عتیق جھکوا فوسوس ہو کہ تیرا دوست نہ تھا ہو گیا + کیا تجھ کو صبر کرنا + تاہم زندگی  
آسان ہو + گناہش کہ اپنے رفیق کے نیست ہوئے ہیں + قہر میں پوشیدہ ہو جاتا ہے اور پھر پھر ہو جاتا  
بس اللہ کے بعد چاروں نے ایسے ہی ہو گئے + کر لیتے ہیں ان اور اپنے تنگ آ جاؤ بیگ + اور یہ وہ نہ بھی مدد  
ایسے کہہ رہے تھے + وہی نے ہر وقت کہا جب شہر بنیامین پر آئیں ہر کو اللہ کے کلام نے ترک کیا + خیر کلام  
موتنے والے کو ترک کر دیا + اور جو کچھ اس کا سرگرا + اس میں ہیں + اور حالانکہ شہر میری آنکھوں  
کی بنیامین تھی تھے + اب میرا اللہ میں اللہ ہو گیا + آپ کے بعد جو چاہتہ رہے + میں تم ہی  
پر میری میراث تھا + ذکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث اور ترکہ کا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے وقت

رَجَاءَنَا وَكُنْتَ بِنَا بَرًا لَوْتُكَ جَانِيًا وَكُنْتَ رَحِيمًا هَادِيًا وَمَعْلًا لِبَيْتِكَ  
 ہماری امید تھی اور تم ہم پر مہربان تھے جنانہیں کرتے تھے اور تم رحیم ہدایت کرنے والے اور سکھانے والے تھے  
 عَلَيْكَ الْيَوْمَ مِنْ كَانَ بَاكِيًا لَعْنَةُ مَا أَبَاكَ ابْنِي لَفَقْدًا وَلَكُنَّا اخْتِ  
 روئے جو رونے والا ہے قسم تیرے عمر کی بین بی کو گم ہوئی ہے نہیں تھی پر ہو جیسے کہ آنیو لے  
 مِنْ الْهَجْرَاتِ بِنَا كَانَ عَلَى قَلْبِي لَذْكُرُ مُحَمَّدٍ وَمَا خَفْتُ مِنْ بَعْدِ النَّبِيِّ لَكَ وَبَا  
 جدائی سے ڈرتی ہوں گویا میرے دل پر داغ ہیں تمہاری یاد گاری ہو اور ان حوادث سے جو نبی صلعم کی بعد کا خوف ہو  
 أَفَاطَمَ صَلَّى اللَّهُ رَبُّ مُحَمَّدٍ عَلَى جَدِّهِ امِّهِ بِمِثْرٍ ثَوَابًا وَفِي رَسُولِ  
 لے فاطمہ رحمت کیجیو اللہ محمد کا رب اس قبر پر کہ لٹنے یثرب میں جگہ ملی رسول پر میری مان  
 اللَّهُ أُمِّي وَمَا تَقَى وَغَى وَخَالِي شَمِ نَفْسِي وَمَالِيَا فَلَوْ أَنَّ رَبَّ النَّاسِ  
 اور خالہ قربان ہے اور میرا چچا اور امون پھر میری جان اور میرا مال پس اگر پروردگار خلق کا  
 الْقِيَمَةُ مُحَمَّدًا سَرْنَا وَلَكِنْ أَمْرُهُ كَانَ مَاضِيًا عَلَيْكَ مِنْ اللَّهِ السَّلَامَةُ تَحْتَ  
 محمد کو جیتا ہم بہت خوش محبت پر اس کا حکم تو ہو نیوالا ہے تم پر اللہ کا سلام ہے بطور تحفہ کے  
 وَادْخَلَتْ جَنَاتٍ مِنْ لَعْنٍ رَاضِيًا وَرَثَاهُ ابُوسُفْيَانُ بْنُ الْحَارِثِ  
 اور تم دوام کو بہشتوں میں رضامندی سے داخل کیے گئے اور ابوسفیان بن حارث بن  
 ابْنِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ بْنِ عَمِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرًا رَقَّتْ فِتْهُ لَمْ يَكُنْ  
 عبدالمطلب حضرت علیہ السلام کے چچا نے بھائی نے شہید کیا شعر میری نیند جاتی رہی میری یاد  
 نَزُولٌ وَلَيْلُ الْخَمْلِ الْمَصِيبَةُ فِيهِ طُولٌ وَاسْعَدَنِي الْبُكَاءُ وَذَلِكَ فِيهَا  
 نہیں جاتا اور مصیبت زدہ کی رات دماغ ہو اگرتی ہے اور رونے نے میری امداد کی اور یہ  
 أَصِيبُ الْمُسْلِمِينَ بِهِ قَلِيلٌ لَقَدْ عَظُمَ مَصِيبَتُنَا وَجَلَّتْ عَشْتُهُ قِيلَ  
 اس مصیبت میں مسلمانوں پر پڑی جو کتر ہے بیک ہماری مصیبت بڑی ہو اور ظاہر ہے اسی شب کو کہچھ لگی  
 قَدْ قَبِضَ الرَّسُولُ وَاضْطَحَّ رُضْنَاهُ أَعْرَافُهُ تَكَادَ نَبَا جَوَانِبُهُ تَقِيلُ  
 رسول اللہ کو وفات ہوئی اور ہماری میں اس مصیبت کے سبب ہکو وہ جانب لپٹے لپٹے کہ نہ سہیہ کہ اسی اطراف ہم پر جھک آویں  
 فَقَدْ نَا الْوَحْيَ وَالتَّنْزِيلَ فِينَا يَرْوَحُهُ وَيَغْدُو جَرَّيْلٌ وَذَلِكَ أَحَقُّ  
 نے وحی کو اور تنزیل کو جو ہم میں جب میل نام اور صبح کو لاتا تھا کم کر دیا اور یہی سزاوارتر  
 مَا سَأَلْتُ عَلَيْهِ نَفْسٌ لِنَاسٍ وَكَادَتْ تَسِيلُ نَبِيَّكَ كَانَتْ لَوْ  
 اس امر کا ہے جیسے لوگوں کے دل بہ جاوین ہا تھا کہ کو یا کریں نبی تھے کہ جسے شک کو

کان علی بن ابی طالب  
 گویا میرے دل پر  
 یاد گاری ہو  
 کی ہے اور نبی صلعم  
 کے بعد کسی صلعم  
 سے نہیں ڈرتے  
 اس صورت میں  
 ذکر محمد کا  
 اسم و نسب  
 اور علی بن ابی طالب  
 کے ذاتی تعلق  
 اور ان کی نسبت  
 کا ذکر  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰



عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سالت ابابکر بعد وفات رسول اللہ صلی

رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد

اللہ علیہ وسلم میراثہ من ترکۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیر

ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ خیر اور مال اور میراث کے

وقد صدقت بالمدينة فقال ابو بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صدقات میں سے اپنی میراث مانگی سو ابو بکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ولم قال لا نورث ما ترکنا صدقة فابی ابو بکر ان یدفع الی فاطمة

وسلم نے فرمایا میری میراث نہیں ہے ہمارا ترکہ صدقہ ہے سو ابو بکر نے اس کا انکار کیا کہ فاطمہ رضی اللہ

رضی اللہ عنہا شیء فوجت فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا علی ابی بکر فی

عنها کو کچھ میراث دیوئے پس فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات سے ابو بکر رضی اللہ عنہ پر غصہ ہوئیں

ذک فمہجر تلہ فلم تزل حتی توفیت فلما توفیت دفنہا زوجہا علی بن

اور اس نے ملنا چھوڑ دیا سو غصہ ہی رہیں جب تک کہ وفات پائی جب فاطمہ نے وفات پائی تو ان کے شوہر علی بن ابی طالب

ابطالہ لیل اولم یوزن لها ابابکر وصلی علیہا علیہ وکان لہ

نے رات کی بوقت آنکھوں میں دھواں کیا اور ابو بکر کو اس کی خبر نہ تھی اور علی نے اپنے عزیز غصہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہ کی زندگی

من الناس حجة حیوة فاطمة فلما توفیت استنکر علی وجہ

میں علی کو لوگوں میں وجہت حاصل تھی جب فاطمہ کو وفات ہوئی تو علی نے لوگوں کے منہ

الناس فی التمس مصالحة الی بکر ومبايعته ولم یکن باعیر ذلک الاشی

اپنے سے پھرے بلکہ سو ابو بکر سے مصالحت اور کتبہ بیعت کر لی اور علی نے ان میں ان کی بیعت نہیں

فبايعہ بعدھا کذا فی الصحیحین وروی البیہقی عن الشعبي ان ابابکر

سو اس نے بیعت کر لی یہ بخاری اور مسلم میں ہے اور بیہقی شعبی سے روایت کرتا ہے کہ ابو بکر رضی

عاد فاطمة رضی اللہ عنہا فی مرضہا فقال علی هذا ابو بکر یستأذ

فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کے دنوں میں عیادت کو گئے پس علی نے فاطمہ سے کہا یہ ابو بکر تیرے پاس آئی

علیک قالت اتحملن اذن له قال نعم فاذنت له قد دخل علیہا

اجازت مانگتے ہیں فاطمہ نے کہا ہاں مجھ پر ہے کہ آنکھوں نے وہ علی سے کہا امان سو فاطمہ نے انکو اجازت دی تب ابو بکر نماز کی

فرضا حاجتہ رضیت کذا فی الوفاء وفي ریاض النضر للجب

پھر انکو سنایا یہاں تک کہ سن گئیں یہ وقایہ میں ہے اور محب طبری کے ریاض النضر

یہ روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اللہ علیہ وسلم میراثہ من ترکۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیر ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ خیر اور مال اور میراث کے وقد صدقت بالمدينة فقال ابو بکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ صدقات میں سے اپنی میراث مانگی سو ابو بکر نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم قال لا نورث ما ترکنا صدقة فابی ابو بکر ان یدفع الی فاطمة وسلم نے فرمایا میری میراث نہیں ہے ہمارا ترکہ صدقہ ہے سو ابو بکر نے اس کا انکار کیا کہ فاطمہ رضی اللہ رضی اللہ عنہا شیء فوجت فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا علی ابی بکر فی عنها کو کچھ میراث دیوئے پس فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات سے ابو بکر رضی اللہ عنہ پر غصہ ہوئیں ذک فمہجر تلہ فلم تزل حتی توفیت فلما توفیت دفنہا زوجہا علی بن اور اس نے ملنا چھوڑ دیا سو غصہ ہی رہیں جب تک کہ وفات پائی جب فاطمہ نے وفات پائی تو ان کے شوہر علی بن ابی طالب ابطالہ لیل اولم یوزن لها ابابکر وصلی علیہا علیہ وکان لہ نے رات کی بوقت آنکھوں میں دھواں کیا اور ابو بکر کو اس کی خبر نہ تھی اور علی نے اپنے عزیز غصہ اور فاطمہ رضی اللہ عنہ کی زندگی من الناس حجة حیوة فاطمة فلما توفیت استنکر علی وجہ میں علی کو لوگوں میں وجہت حاصل تھی جب فاطمہ کو وفات ہوئی تو علی نے لوگوں کے منہ الناس فی التمس مصالحة الی بکر ومبايعته ولم یکن باعیر ذلک الاشی اپنے سے پھرے بلکہ سو ابو بکر سے مصالحت اور کتبہ بیعت کر لی اور علی نے ان میں ان کی بیعت نہیں فبايعہ بعدھا کذا فی الصحیحین وروی البیہقی عن الشعبي ان ابابکر سو اس نے بیعت کر لی یہ بخاری اور مسلم میں ہے اور بیہقی شعبی سے روایت کرتا ہے کہ ابو بکر رضی عاد فاطمة رضی اللہ عنہا فی مرضہا فقال علی هذا ابو بکر یستأذ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کے دنوں میں عیادت کو گئے پس علی نے فاطمہ سے کہا یہ ابو بکر تیرے پاس آئی علیک قالت اتحملن اذن له قال نعم فاذنت له قد دخل علیہا اجازت مانگتے ہیں فاطمہ نے کہا ہاں مجھ پر ہے کہ آنکھوں نے وہ علی سے کہا امان سو فاطمہ نے انکو اجازت دی تب ابو بکر نماز کی فرضا حاجتہ رضیت کذا فی الوفاء وفي ریاض النضر للجب پھر انکو سنایا یہاں تک کہ سن گئیں یہ وقایہ میں ہے اور محب طبری کے ریاض النضر

موتہ درہا ولا دینار ولا عبد ولا شیء الا بغلۃ البیضاء وسلاحہ  
 نہ درہم اور نہ دینار اور نہ غلام اور نہ اور کچھ سوار کچھ سفید کئے اور اپنے ہتھیار  
 وارضاً جعلها صدقۃ وفی خلاصۃ السیرتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 اور کچھ زمین جو ہمدرد کر رکھی تھی اور خلاصۃ السیرت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم مات ثوبی حبرۃ وازار عمامۃ وٹوبین صحابہ بنو قریصا  
 جس نے جس روز وفات پائی تو دو چادر پہنائی اور ایک تہ بند عمامی اور دو کپڑے صحابی اور ایک تیش  
 صیار یا وقہیصا سحولیا وجبۃ یمنیۃ وخیصا وکساء ابیض  
 صحابی اور ایک تیش سحولی اور ایک جبہ یمنی اور ایک کھل حاشیہ دار اور لباس سفید  
 وقلانسہ صغارا لاطیۃ ثلاثا واربعاً وازار طولہ خمسۃ اشبار وملحۃ  
 اور تین یا چار چھوٹی چھوٹی ٹوپیاں سر سے لگی ہر تین اور تہ بند طول میں پانچ باشت کا اور چادر و ریس  
 مؤنسۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن معاشر الانبیاء  
 میں رنگی ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم انبیاء کے گروہ  
 لا نور ما ترکناہ صدقۃ وقال صلی اللہ علیہ وسلم لا یقسم وری  
 وراثت نہیں کہتی جاتی ہم جو ترکہ چھوڑتے ہیں سب صدقہ ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث  
 دینار اما ترکت بعد نفقۃ نسائی وموتۃ عیالی فہو صدقۃ عزلی  
 دینار نہیں بائیکے میں جیقدر بعد نفقہ اپنی ازواج اور خرچ عیال کے چھوڑا ہوا وہ صدقہ ہے ابو ہریرہ سے  
 ہریرۃ فقال جاءت فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 روایت ہی کہتا ہے فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ابو بکر رضی  
 الی ابی بکر عن فقالت من یرثک قال ولدی واهل فقالت مالی  
 کے پاس آئیں پوچھا تیرا وارث کون ہے جواب دیا میری اولاد اور اہل تہ فاطمہ نے کہا مجھے کیا ہوا کہ  
 لارث ابی فقال ابوبکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول  
 اپنے پاس کی وارث نہیں ہوتی تبا بکر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص  
 لا نور ولكن عول من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعول  
 ہمارے وارث نہیں ہوتے پر میں اسکا بار بردار ہوں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار برداری کرتے تھے  
 وانفق علی من کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینفق علیہ عن  
 اور میں خرچ دوں گا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرچ دیتے تھے عائشہ رضی

ابو بکر بن عبد اللہ  
 بن ابی قحافہ  
 بن عبد شمس  
 بن عبد مناف  
 بن قصی  
 بن کلاب  
 بن مرہ  
 بن کاعب  
 بن لوی  
 بن غنم  
 بن مالک  
 بن نضیر  
 بن عبد شمس  
 بن عبد مناف  
 بن قصی  
 بن کلاب  
 بن مرہ  
 بن کاعب  
 بن لوی  
 بن غنم  
 بن مالک  
 بن نضیر



روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابو بکرؓ پر خفا ہو گیا، پھر ابوبکرؓ فاطمہؓ کے پاس

روانہ ہوئے یہاں تک کہ ان کے دروازہ پر جا کر گرم دان پلین کے پتھر سے پتھر کرکھا

جسٹیس جی: میں چاہتا ہوں کہ یہاں سے تین بیویاں نکال دی جائیں۔ ان کے پاس کچھ عمارتیں ہیں، ان کو بھی وہاں سے ہٹا دیا جائے گا۔

اور اس وقت شرم دی

وہیں جاؤ آخر وہ منجھن اسکو ابن السمان نے موافقت میں نقل کیا ہے کہ بیشک علیؑ اور عباسؑ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث میں عمر فاروقؓ کی خلافت میں شکر اراکی شریعت پر اور نبی اور عبد الرحمن

ابن عربی اور سیدنا سے پوچھا کہ میں تمہارے کس قسم کے پیغمبر ہوں آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسلام سے سنا ہے کہ یہ فراتے ہیں کہ نبی کا نام الٰہی صدف ہو گا۔ مگر ان کا وہ کہا ہے ہمارا کوئی عابر شہ نہیں ہو گا۔ انہوں نے

حضرت صلعم کی انفراد شہادت کی زبانت کا اس کے سامنے پرستیدہ

وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ

بن عبد المطلب بن هاشم  
خاتم الانبياء

اور مسلمانوں کے قتل کی خبر سارے اُمیر السیکی صلوٰۃ اور سلام اور اُن

سید محمد بن ابی طالب علیہ السلام

سلام نزار علی و  
 علی حسن قیل علیها  
 بالحدیث بنوده رجا  
 مؤلف  
 حسین ابن علی  
 لم یکنیر الامیرین  
 مختلف و مختلف

حذار الخیر ولا یقربا فان ذلک وامثالہ من صنم الجاہلین ولین

خفیہ کی دیوار پر نہ رکھے اور نہ ٹنگے جو ہے کیونکہ یہہ اور اس کے مانند جاہلون کے کردار ہیں اور

من سیرۃ السلف الصالحین بل یدفع علی قل ثلاثۃ اذبح او اربعۃ

صلوات پیشین کے یہہ حرکات حسین ہیں بلکہ دیوار سے قریب تین یا چار گز کے فاصلہ سے کہہ اہو

ثوبی صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و علی الصدیق والفاروق ومن

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ

ولیقل جھور قلبی وعض صوت و سکون جوارح السلام علیک

اور دل کی توجہ اور آواز کی پستی اور اعضا کے قرار کے ساتھ یہہ کہہ پھر سلام ہے

یا سید المرسلین السلام علیک یا خاتم النبیین السلام علیک یا قائد

سائے مرسلین کے پیشوا پھر سلام آئے نبیوں کے ختم کردے واسلے پھر سلام ہے غرض مجتہدین

الغیر المجہدان السلام علیک یا من ارسلہ اللہ رحمة للعالمین السلام

کے پھیلنے والے پھر سلام آئے وہ نبی جسکو اللہ تعالیٰ نے خلقت کی رحمت کے واسطے بھیجا ہے سلام

علیک یا علی اہل بیتک وازواجک واصحابک جمعین السلام علیک

پھر اور تنہا ہی اہل بیت پر اور تنہا ہی ازواج مطہرات پر اور تنہا ہی اصحاب پر پھر سلام

ایہا النبی رحمة اللہ وبرکاتہ اشمہ لان لا الہ الا اللہ واشہد انک

آئے نبی صلعم اور اللہ کی رحمت اور برکتیں میں گواہی دیتا ہوں کہ کہہ سکا کوئی معبود جز اللہ ہی نہیں ہے

عبداللہ ورسولہ وامنہ وغیرتہ من خلقہ واشہد انک بالبعث الامم

آپ کے بندہ اور آپ کے رسول اور آپ کے ایمان تمام مخلوق میں برگزیدہ ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نبی رسالت کی تبلیغ

وادیت الامانة ونصرت الامة وجاہدت فی سبیل اللہ وخرجتہا

اور امانت کو ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی اور امت کی راہ میں جہاد کا حق ادا کیا

وعبد ربک حتی اتاک الیقین فی ذلک اللہ عزایا رسول اللہ افضل

اور اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ تاکہ فاش نہ ہوئی سہ جھکوا اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے یا رسول اللہ جھکوا پھر اس سے بڑھ کر

ماجزی نبیا عزامتہ اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا

جو کسی نبی کی امت کی طرف سے بڑا ہی ہو الہی درو و بیکر ہمارے پیشوا محمد پر اور ہمارے پیشوا محمد کی

فصل کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم فی العالمین وبارک

آل پر جیسے کہ توستے درود کو بھی ابراہیم پر اور آل ابراہیم کی آل پر عالم کے لوگوں میں اور برکت کہ

لف نفس خود  
باشفتن آواز  
سطح قلم و تیش  
شستہ و جہان  
سطح غرہ بانفس  
سیدہ خدیجہ بنت  
تخل بیکان  
گوشہ حدیث میں  
یہاں کہ سری ہمت  
دفعہ نشان رسد  
غرض ہر گز غرض  
کہ غرض ہر گز غرض





اداب الخرج الی المدینۃ و سلوک طریقہا و اداب خودہا و زیارتہ  
مدینہ جاننے کے اور اس کے رستہ کے چلنے کے اور آداب مدینہ کے اندر جائیکہ اور کایا

صلی اللہ علیہ وسلم و اداب لاقامۃ ہذہ البلد الطیبۃ بالتفصیل  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے اور آداب اس طیب شہر میں ٹھہرنے کی تفصیل دے

والتکمیل فی تاریخ المدینۃ المسمرۃ یحبب القلوب الی یارب الحبیب  
پوری پوری تاریخ مدینہ میں جسکا نام جذب القلوب الی یارب المحبوب ہے

فلطلب شہہ و لیختم الرسالۃ بذكر ربہ صلی اللہ علیہ وسلم  
لکھ چکے ہیں کہ ان کی کتاب میں

علیہ وسلم فی المنام وافیہا من الکلام و اللہ الموفق للعلماء

بیدار مرام ذکر فی الواجب الدینیۃ ان من خصائص النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم ان من رآہ فی المنام فقد رآہ حقاً فان الشیطان  
عسکرم کے مخصوص صفات میں سے ہے کہ جس نے آنکو خواب میں دیکھا تو بیشک سچ دیکھا کیونکہ شیطان

لا یتشبہ فی حراۃ قتادۃ عند مسلم من رآنی فی المنام فقد رآنی  
اچھے سے شکل نہیں دیکھتا پس قتادہ کی روایت میں مسلم کے پاس یوں ہے جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تو بیشک سچ

الحق ولہ ایضاً من حدیث جابر من رآنی فی المنام فقد رآنی  
دیکھا اور جابر کی حدیث سے یہ بھی مسلم کی روایت ہے جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا بیشک مجھ کو دیکھا

انہ لا ینبغی للشیطان ان یتشبہ بی فی حدیث ابی سعید عند  
اس لئے کہ شیطان کو سزاوار نہیں کہ میرے مشابہہ بن جاوے اور ابوسعید کی حدیث میں جابر ہی کی

البخاری فان الشیطان لا یتکوئی ای لا یتکون کونی فی حدیث  
روایت میں ہے کہ کیونکہ شیطان مجھ سے نہیں ہو سکتا یعنی میرا وجود نہیں بنا سکتا لا یتکون ہی میں مضاف

المضاف واصل المضاف الیہ بالفعل فی حدیث ابی قتادۃ عند  
حذف کر دیا ہے اور مضاف الیہ کو تفصیل سے متعلق کر دیا اور ابوقتادہ کی حدیث میں بخاری کی

البخاری لا یترائی بی ومعناہ لا یتطیع ان یتشبہ بی یعنی  
روایت میں نہیں دیکھا ہی دیکھتا اور اس کے معنی یہ ہیں کہ نہ جانتا کہ میں کون ہوں نہ جانتا کہ میں کیسی

ملاحظہ فرمائیے  
فی حدیث ابی جابر  
یعنی ابی جابر  
ابن سعید  
ابن جابر  
ابن جابر  
ابن جابر

عے سیدنا محمد و علی سیدنا محمد کہا باریک علی براہیم و علی ال براہیم  
 ہمارے پیشہ امجد پر اور پیشوا محمد کی آل پر جیسے برکت کی تونے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر  
 انک حمید مجید اللہم انک قلت وقول الحق ولوانہم اذ ظلموا  
 بیشک تو حمد والا برتر ہی الہی تونے فرمایا ہے اور تیرا کہا برحق ہے اور اگر ان لوگوں نے جو وقت اپنا  
 انفسہم جاؤں فاستغفر اللہ واستغفر لہم الرسول لوجود اللہ  
 بڑا کیا تھا اتنے تیرے پاس پھر اللہ سے بخشواتے اور رسول انکو بخشواتا تو اسد کو پاتے  
 تو یا رحیم اللہم قد معنا قولک واطعنا امرک وقصدنا نبیک  
 معاف کر دے لاہر ہاں الہی جتنے تیرا فرمایا ہوا سنا اور جتنے تیرا حکم مانا اور تیرے نبی کے ہاں حاضر ہوئے  
 مستشفعین بہ الیک من ذنوبنا اللہم فتب علینا واسعدنا بناریہ  
 وہ ہمارے گناہوں کی تیرے ہاں شفاعت کریں الہی اسوقت ہمہ رحمت سے رجوع اور رسول کی  
 وادخلنا فی شفاعتہ وقد جئناک یا رسول اللہ ظالمین انفسنا  
 زیارت سے ہمارے ساتھ اور انکی شفاعت میں ہرگز داخل کریں رسول اللہ بیشک ہم تمہارے پاس حاضر ہوئے ہیں جانوں ظلم کر رہے ہیں  
 مستغفرین لذنوبنا وقد ساء لک اللہ بالسر و الرحیم فاشفع من  
 اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہوئے اور بیشک اللہ نے تمہارا نام رؤف الرحیم رکھا ہے تو اس شخص کی  
 جاء ظالم انفسہ معترفان بذنبہ تائباً الی ربہ وقد نشہد الاما  
 جو تمہارے پاس اپنی جان پر ظلم اپنے گناہوں کا اقرار اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہوا ہے اور شفاعت کرے کہ وہ گناہوں سے  
 بعضهم و ذکر وہا فی رسائل مناسک شعر یا خیر من دفت فی  
 کچھ ہیں اور انکو مناسک کے رسالوں میں ذکر کیا ہے شعر ایسے بہترین ان لوگوں کی جتنی ایمان میں  
 القاع اعظمہ قطار من طیبہن القاع والا کہ نفسہ القتل لقلب  
 ہوا خیر من ہوتی ہیں تو پھر انکی خوشنودی سے زمین اور پستہ طیب ہو گئی تو میری جان اس قبر پر قربان ہے  
 انت ساکنہ فیہ العفاف وفیہ الجود والکرم انت الشفع الذی  
 جہنم میں ساکن ہو تو انہی میں پارسائی ہے اور انکی میں سخاوت اور کرم ہے تو وہ شفاعت کرے کہ نیو لے ہو جی  
 ترجی شفاعتہ عذاب الصراط اذا ما زلت لقدام ویدعولنفسہ  
 شفاعت کی امید ہے کہ صراط پر جو وقت قدم ڈالنے لگیں گے تو اور اپنے واسطے اور اپنے  
 ولوالدیہ ولزاحب ما احتفل الدعاء فی حضرہ مستجاب قد ذکرنا  
 ہاں اپنے واسطے اور اپنے والدین کے واسطے دعا مانگے کہ جو آپ کے سامنے مقبول ہوتی ہے اور آداب

سلمہ مان پر نام رکنا  
 گناہ میں شکار ہونا  
 سلمہ کہ بے شک  
 نہیں کہ بے شک  
 سلمہ فدا ہونا  
 آئندہ دکان کے فروغ  
 راجح کسند  
 ہاں باوجود  
 سکون  
 عفاف  
 ہاں پارسائی  
 ہاں ہونا  
 ہاں ہونا

من سمع منه بعد الاختلاف والله اعلم قال لقاضی ابوبکر بن العربی رؤیت  
 بن قوامہ سے اختلاف کے بعد سنا ہے واللہ اعلم قاضی ابوبکر بن العربی کہتا ہے کہ حضرت  
 علی علیہ السلام کو علم بصفاتہ المعلومۃ ادراک علی الحقیقۃ ورویتہ  
 علیہ السلام کو علم بصفاتہ معلومہ پر دیکھنا اور اس کی حقیقتی ہے اور غیر  
 علی غیر صفۃ ادراک المثل فی الصواب ان الانبیاء لا یغایر الارض  
 صفات معلومہ پر دیکھنا مثال کا ادراک ہو کیونکہ صحیح اور درست پہنچا ہوا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو زمین پر نہیں پہنچتی  
 فیکون درالذات الکرمۃ حقیقۃ وادراک الصفات درالامثال  
 پس ذات شریفہ کا دیکھنا تو حقیقی ہے اور صفات کا دیکھنا مثال کا دیکھنا ہے  
 وقال لقاضی عیاض یحتمل ان یکون المراد بقوله فقد الى او فقد  
 اور قاضی عیاض کہتا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت کے ارشاد فقہد آئی یا فقہد  
 رای الحق ان من راہ علی صورۃ المعرفۃ فی حیوۃ کانت روایہ حقا  
 رای الحق ہے یہ مراد ہو کہ جسے حضرت معلوم کو اس صورت معلوم پر دیکھا جو حضرت کی زندگی میں ہو گا تو یہ روایت  
 ومن راہ علی غیر صورۃ کانت روایا تاویل انتہی وتعدیل التوکل  
 اور جسے اور صورت پر دیکھا تو یہ دیکھنا تاویل کا ہے تمام ہوا اور اس کے بعد توکل  
 فقال ہذا ضعف الہی انہ راہ حقیقۃ سواء کانت علی صفۃ المعروۃ  
 کہتا ہے کہ یہ قول ضعیف ہے صحیح یہ ہے کہ حضرت کا دیکھنا حقیقی ہی ہے اس لیے کہ صفات معلومہ پر ہو  
 او غیر ما انتہی تعقید شیعۃ الاسلام ابن حجر العسقلانی فقال لم  
 یا و صفۃ پر ہوا انتہی اسکے چھپے شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کہتا ہے کہ قاضی  
 نظری من کلام القاضی ما ینافی ذلک بل ظاہر قولہ انہ راہ حقیقۃ  
 کے کلام سے مجھ سکودہ بابت معلوم نہیں ہوتی کہ انسانی ہو بلکہ اسکے قول سے ہی ظاہر ہے کہ دونوں حالت میں  
 فی الحالین لکن فی الاول یكون المراد بالاحتیاج الی تعمیر الثانی  
 حقیقی دیکھنا ہی پرانا فرق ہے کہ پہلی حالت میں خواب ایسا ہے کہ تعبیر کا محتاج نہیں اور وہ مصرعی  
 ما یتحتاج الی تعبیر ویلزم من قول من قال ان لا یكون رؤیتہ  
 حالت میں تعبیر کی حاجت نہ ہو اور اس شخص کے قول سے جو کہتا ہے کہ حضرت کا خواب میں دیکھنا  
 الاعلی صورۃ المعلومۃ ان من راہ علی غیر صفۃ یكون روایہ من  
 صرف صورت معلومہ ہی پر ہوتا ہے یہ لازم آتا ہے کہ جس نے حضرت کو اور صفات پر دیکھا تو یہ خواب

الحق تعالیٰ  
 جان بیکر و انوار  
 قلم بیان خواب  
 کردن و خبر دادن  
 از راه آن ۱۱ شنب





عمره وقد يكون لما خالف ذلك تعبير يتعلق بالرائي كما قال بعض العلماء  
 بيري کی ہو اور کبھی اسکے برخلاف کوئی تعبیر ہوتی ہو جو دیکھنے والے کے حال سے متعلق ہو وچنانچہ تعبیر بعض  
 التعبير ان من راه شيئا فم هو غاية سلم ومن راه شابا فهو غاية حزن  
 کہتے ہیں کہ جیسے آپ کو بوڑھا دیکھا تو یہ نہایت سلامتی کی تعبیر ہے اور جیسے آپ کو جوان دیکھا تو یہ لڑائی کی تعبیر ہے  
 وقال ابو سعيد احمد بن محمد بن نصر من راى نبيا على حاله وهيبته  
 اور ابو سعید احمد بن محمد بن نصر کہتا ہے جس نے ہمارے نبیؐ کو اس کے حال اور ہیبت پر دیکھا  
 فذلك دليل على صلاح الرائي وكما لجاهه وظفره على مزاجه  
 تو یہ دیکھنے والے کی درستگی حال اور ترقی جاہ اور دشمنوں پر فتحیابی کی دلیل ہے  
 ومن راه متغيرا الى حال اسما مثلا فذلك دليل على سوء حال الرائي وقال  
 اور جس نے حضرت صلعم کو مثلا متغیر حال تر شدہ دیکھا تو یہ دیکھنے والے کی بد حالی کی دلیل ہے اور عارف  
 العارف بن ابي حمزة من راه في صورة حسنة فذلك حسن دين الرائي  
 ابن ابی حمزہ کہتا ہے جس نے حضرت صلعم کو بھی خوب صورت میں دیکھا تو یہ دیکھنے والے کے دین کی خوبی ہو  
 وان كان في جارية من جوارحه شيان او نقص في ذلك الخلل في  
 اور اگر حضرت صلعم کے عہد یا شرف میں سے کسی عفو میں عیب یا نقصان ہو تو یہ دیکھنے والے میں  
 الرائي من جهة الدين قال هذا هو الحق وقد جرب ذلك فوجد على  
 دین کی طرف سے کچھ خلل ہے کہتا ہے ہی حق الامر ہے اور بیشک اسکا امتحان ہوا تو ہی متعبر  
 الاساوت به فيحصل الفائدة الكبرى في رويته حتى يتبين للرأي  
 پایا اور حضرت کو خواب میں دیکھنے سے بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے یہاں تک کہ دیکھنے والے کو یہ معلوم ہو جاتا ہو کہ  
 هل عنده من خلل ولا لانه عليه الصلوة والسلام نوراني مثل المرأة  
 آیا میرے اندر کوئی خلل ہے یا نہیں کیونکہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نورانی مثل عورت کی مانند ہے  
 الصقيلة ما كان في الناظر اليها من حسن وغيره تصورها وفي  
 نورانی ہیں آئینہ دیکھنے والے میں جو حسن و قبح ہوتا ہے سو ہی آئینہ میں اظہار ہو سکتی  
 ذاتها على احسن حاله تقصيرها وكذلك يقال في كلامه عليه السلام  
 ذات میں اچھی طرح ہے کم و کاست ظہر جاتا ہے اور اسی ہی حضرت صلعم کی نورانی کلام میں  
 والسلام في انورانه يعرض على سنته فوافقها فهو حق وما  
 منظر ہے کہ اس کلام کو حضرت کی سنت سے مقابلہ کریں جو کہ اس حدیث سے مطابقت ہو تو وہ حق ہو اور اگر

خلافت الزین  
 ۱۷ ص ۵۵  
 صقلة علاء ۱۷  
 صلعم نوراني  
 گور و نورانی  
 ص ۵۵  
 خلافت الزین  
 ۱۷ ص ۵۵  
 صقلة علاء ۱۷  
 صلعم نوراني  
 گور و نورانی  
 ص ۵۵  
 خلافت الزین  
 ۱۷ ص ۵۵  
 صقلة علاء ۱۷  
 صلعم نوراني  
 گور و نورانی  
 ص ۵۵

اضغاث الاحلام ومن المعلوم انه يرى في النوم على حالته في حاله  
 اور یہ یقینی ہے کہ حضرت خواب میں ایسی حالت پر نظر آویگئے  
 في الدنيا من الاحوال لا ترقى ولو تمكن الشيطان من القتل لشيء مما  
 جو دنیاوی احوال لائقہ سے برخلاف ہوگی اور اگر شیطان کو یہ قدرت ہو جاوے کہ حضرت کی کسی بات سے  
 كان عليه او ينسب اليه لعارض عموم قوله فان الشيطان لا يقتل  
 جسے مخلوق تھی یا ان کی طرف منسوب تھی مثلاً یہ ہو جاوے تو یہ ایک حضرت کے ہر عالم فرمودہ معارض ہو گا کہ شیطان مجھے نہیں  
 لي فالاولى ان ينزه روياه وكذا روي اشئ منه او ان ينسب اليه عن  
 ہو سکتا ہے لیکن یہی ہے کہ حضرت کے خواب میں نہ کچھ کو اور ایسے ہی آپ کے کو حضرت کی طرف منسوب ہو گا کہ نہیں آتا اور  
 ذلك فانه ابلغ في كرمه واليق بالعصمة كما عصم من الشيطان  
 صاف کہنا چاہیے کہ یہی کرم میں بہتر اور عصمت میں لائق تر ہے جیسے کہ بیداری میں شیطان سے  
 نقطته فالصحيح في اول هذا الحديث ان مقصوده ان رويته في  
 محفوظ تھے اب اس حدیث کی صحیح تاویل یہ ہے کہ مقصود اور مراد یہی ہے کہ حضرت کو یہ سمجھنا  
 كل حال ليست باطالة ولا اضغاث بل هو حق في نفسها ولوراي على  
 کسی حالت میں باطل نہیں ہے اور نہ پریشان خواب ہی بلکہ اپنی ذات میں برحق ہے اگرچہ اور صورت پر  
 غير صورة فصورة تلك الصور ليست من الشيطان بل هو من قبل  
 دیکھا ہوئے پس ان صورتوں کی تصویر شیطان کے طرف سے نہیں ہے بلکہ اللہ کی جانب سے  
 الله وهذا قول القاضي ابى بكر بن طيب وغيره ويؤيد قول فقهاء  
 سے ہے اور یہ قول قاضی ابی بکر بن طیب وغیرہ اور یہ بھی قول فقہائے اربعہ  
 راي الحق اشار اليه القسطنطيني وقال الشيخ مشائخنا في الحديث الحق  
 اسکی تائید کرتے ہیں قسطنطنی اور ہمارے حدیث کے استادوں کے ہوتا حافظ ابن حجر  
 ابن حجر الهيتمي والصواب كما قلنا مناه في رويته عليه الصلوة والسلام  
 پیشی کرتے ہیں اور صواب جیسا کہ ہم پہلے کہا ہے میں درباب حدیث نبوی علیہ الصلوۃ والسلام کے  
 التعميم على حال اهل السراي بشرط ان يكون على صورة الحقيقة  
 تشبیہ سے دیکھنے والا کسی حال اور صورت سے دیکھے اس شرط پر کہ رویت کی حق کی حقیقی صورت پر  
 في وقت ما سواء كان في شبابه او رجولته او كهولته او اخر  
 واقع ہو براہ راست کہ جو ان کے دنوں کی جو ان کی حقیقی حالی کی یا آخر عمر کی

پریشان ہے

مسئلہ کن جا  
 گرفتن ۱۲ شب  
 ملاہ اضغاث  
 خواب سے پریشان  
 ہے  
 ہر صورت پر  
 ہر صورت پر  
 ہر صورت پر

البقرة لا يقتل الشيطان بي ووقع عند الاسماعيل فقد انى

میں بچو شیطاں میری مشعل نہیں ہو سکتا اور اسماعیل کی روایت میں سیرانی کی جگہ فقہ رانی سے

البقرة بل قوله سیرانی مثله عند ابن ماجه وصحی الترمذی

البقرة ہے اور ایسے ہی ابن ماجہ کی روایت میں ہے اور اسی کو ترمذی نے ابن مسعود کی

من حديث ابن مسعود واختلفوا في تفسير قوله فسيراني في

حدیث سے صحیح کیا ہے اور علامہ کو سیرانی نے البقرة کی تفسیر میں

البقرة فقال ابن بطال يريد قوله فسيراني في البقرة تصديق

اختلاف ہو سوا ابن بطال کہتا ہے سیرانی نے البقرة سے یہ مراد ہے کہ میرا ہی بن اس

تلك الرؤيا في البقرة وصحتها وخروجها على الحق وليس المراد ان

خواب کی تصدیق اور صحت اور برحق ہونا مسام ہو جاوے گا اور یہ مراد نہیں ہے کہ وہ

براه في الآخرة لانه سیراه يوم القيامة في البقرة جميعا من اهل

تخص آخرت میں یکجہ لیگا کیونکہ قریب ہے کہ حضرت سر کو قیامت کے دن بیان کریں تمام اہل بیت یکجہ ہیں

النوم ومن لم يره وقال لما زري ان كان المحفوظ فكا غاراني والبقرة

خواب میں نہ لیا اور نہ ہی کہتا ہے اگر روایت محفوظ نہ ہو سارانی آخر ہے تو اس کے

معناه ظاهر ان كان المحفوظ فسيراني في البقرة احتمال ان يكون

معنی تو ظاہر ہیں اور اگر روایت محفوظ فسيرانی آخر ہے تو یہ احتمال ہے کہ اپنے

اراد اهل عصره من لم يجر اليه فانه اذ اراده في المنام حصل

زمانہ کے لوگ جو حضرت کے پاس ہجرت کر کے نہیں آئے مراد ہوں کیونکہ ایسا شخص جیسا کہ خواب میں ہو گیا

ذلك علامة على ان يراه بعد ذلك في البقرة واوتي الله بذلك

تو یہ خواب اس بات کی علامت پھیلائی جا رہی کہ وہ اس کے بعد بیدار ہی میں دیکھ لے اور ہدایت یہ حضرت

اليه صلى الله عليه وسلم وقيل معناه سیراني تاويل تلك الرؤيا في

صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی پہنچی ہو گی اور کوئی کہتا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ قریب ہے کہ اس خواب کی

البقرة وصحتها واجاب لقاض عياض با احتمال ان يكون مراده

تفسیر اور صحت بیداری میں ہو گی اور قاضی عیاض نے یہ احتمال نکال کر جواب دیا ہے کہ محاکات حضرت

له في النوم على الصفة التي عرف بها ووصف عليها موجبة لتكرره

خواب میں دیکھنا اس صفت پر جو معروف ہے اور اس سے موصوف ہیں اس کے لئے آخرت میں

لما تشتمل على  
تلك الصفة  
مع انكره  
في المذهب ۱۲





وہ القیامۃ میں تیرے لیے مخصوص کیا ہے واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب  
 دن بڑی خصوصیت سے دیکھے گا اور الیہ خوب جانتا ہے اور نبی کی طرف سے بھیجنا اور باز گشت سے

تذکرہ فی ذکریۃ من حوالہ شہر ریمہ الخ

کچھ احوال ماہ ربیع الآخر کے بیان کرنے میں اسکا واسن بنایا۔

وَمَا نَأْسِفُ أَنْ يَجْعَلَ تِلْكَ وَتَرْثِيهَا لِأَحْوَالِ هَذَا الشَّهْرِ الْكَرِيمِ الْفَضِيلِ عَزَّ

اور مناسب بات بھی ہے کہ اس ماہِ بزرگ اور منہل یعنی ماہِ ربیع الاول کے احوال کے بعد

شهر ربيع الاول ذكر شهر ربيع الاخر خصناه الله بالفيض لباطن

کچھ اور بیچ آلا حسنه کا ذکر اسکا پیر و او شل اس کے کیا چاہو ہوتا ہے اس میں ہیں ہائی اور پھر یہ

والظاهر ما فيه من قضية وفات سيدنا ومولانا القطب الفرح

مختصص کرے اور یہ دگر کہ کس مہینہ میں سعیدنا اور مولانا قطب یگانہ فریادیں

الغوث شيرازي والإسلام والمسلمين عون الثقلين الشريفي محمد الدين

شیخ الاسلام اور مسلمانوں کے فریاد رس جنہاں کے شیخ محی الدین بن ابی محمد

انسانے محمد عبدالقادر کے لئے لکھا ہے کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضا

عبادۃ الہیہ اور حبسِ حبیبہ جیلانی مسکن کی وفات کا قصیدہ واقعہ ہوا راضی ہوئے اہلِ گنہگار اور راضی ہو گئے

عناوذك من الاختلاف في يوم وصوله الى جناب الكريم

مکمل اور سچے ذکر اختلاف کا کہ خدا کریم برتر کی درگاہ میں جانے کی تاریخ میں

المتعال والاشارة الى ما هو الارحى فيه من الاقوال فيقول قنطرة

و واقع ہوا اور یہاں اشارہ کہ ان مختلف اقوال میں

فبفتح الاسرار الكتاب المشهور في بيان احوال هذا الشيعه الكبريه

مستند کتاب بہیچہ الاسلامیہ میں جو ہیں شیخ عزیز گزیر کے احوال میں

التي هي رواية الثقات من المشايخ الكبار وبين مصنف هذا

ہر ایک شے کی روایت سے ہے مگر یہ سب اور اس

الكتاب ودين الشيخ وواسطتان محسبانده مهر

مصنف بین اور شیخ رضا کے بیچ میں صرف وہی واسطے حال ہیں کہ شیخ موصوف چدر

رمضان ايما وعند من المشافخ الشيخ علي بن الهيثم

... ..



فی الاخرة وان يراه رؤية خاصة من القرب منه والشفاعة بعلو  
 اعوانها باعشها او حضرت معلوم کی کسی ایسی خاص وضع پر رویت ہوگی جس میں حضرت مسیح سے قرب اور علو و درجہ کی  
 الدرجة ونحو ذلك من الخصوصيات قال لا يبعد ان يعاقب الله بعض  
 شفاعت ہو اور ایسی ہی کوئی اور خصوصیت پیدا ہو کہ تاہم اور بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض گنہگاروں کو  
 الذين في القيامة بمنع رؤية نبي صلى الله عليه وسلم مدحه وحمله ابن  
 قیامت میں جہنم میں لے کر آئے ہوں کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت دے تاکہ انہیں بخش دے اور ان کی  
 ابی حمزة علی محمد بن ابراهيم عن ابن عباس وغيره انه رأى النبي  
 نے اس کو اور ہی محل پر آنا ہے سو اس سے ابن عباس یا اور کسی سے نقل کیا ہے کہ اس نے نبی  
 صلى الله عليه وسلم في النور بقي بعد ان استيقظ ففكر في هذا الحديث  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا سو وہ جاگنے کے بعد اس حدیث میں سوچتا رہا کہ کیا  
 فدخل على بعض امهات المؤمنين ليعلم ما حالته فيمونه فاخرجته  
 پھر وہ کسی امہات المؤمنین میں سے کسی کے پاس گیا تاکہ وہ کہہ دے کہ وہ کیسی حالت میں سو رہا ہے تو انہوں نے کہا کہ  
 المرأة التي كانت للنبي صلى الله عليه وسلم فظهر فيها صورة النبي صلى  
 وہ آئینہ دیکھا یا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا پس اس نے اس آئینہ میں نبی صلی اللہ علیہ  
 الله عليه وسلم ولم ير صورة نفسه فالحاصل من الاجوبة خمسة  
 وسلم کی صورت دیکھی اپنی صورت نہ دیکھی پس پانچ طرح کے جواب حاصل ہوئے  
 وجوه احدها انه على سبيل التشبيه والتمثيل ويدل عليه قوله  
 ایک تو یہ کہ رو یا سبیل تشبیہ اور تمثیل ہے اس پر حضرت کا یہ قول دلائل کرتا ہے  
 فكان رائي في البقعة ثانيها ان معناه سيراى في البقعة تاويلها  
 پس گو یا کہ جب کو بیدار می بین دیکھا تو سرا یہ ہو کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ بیدار می دیکھا ہو کہ یہ لفظ بقیہ  
 بطريق الحقيقة ثالثها انه حاصل من عصره عن من به قبل ان  
 سبیل حقیقت وچہم لیکھا تیسرا یہ ہے کہ خاص اسی زمانہ کے لوگوں کے واسطے ہے جو کہ ملاقات سے پہلے ایمان  
 يراه ورايها المراد انه يراه في المرأة التي كانت له ان امكن ذلك  
 لکھا ہے اور جو نفسا یہ ہے کہ یہ مراد ہے کہ حضرت کو حضرت کے آئینہ میں دیکھا ہو اگر وہ آئینہ میسر ہوا  
 قال الشيخ الحافظ ابن حجر وهذا من ابعاد الحاصل في خامسها ان يراه  
 شیخ حافظ ابن حجر کہتا ہے اور کہہ محل بعید تر ہے اور یا جوان یہ ہے کہ قیامت کے

سہ شہادت بدار  
 شہن ۳۱۲  
 المرأة التي كانت للنبي  
 او قوله في البقعة  
 تشبيه ان ذكره ابن حجر  
 في قوله في البقعة  
 حال من قبل  
 بالوجه من قوله  
 بالوجه من قوله  
 تشبيه





قلت قد سمعت عن ذلك شيخنا الامام عبد الوهاب المتوفى المكي رحمه الله

وہ کہنا زون یہی بائبل ہے اپنے استوار مشیو اعدا اور اب متنی کی سے جو بھی تھی سو انہوں نے جواب دیا

بازدك من طرف المشايخ وعاداتهم ولهم في ذلك نيات قلبي

اور ایک عمارت میں اور انکی بہن کچھ مشینوں کی تین کمرہ بننے دو چھاپی

تعيّن ذلك اليوم دون سائر الأيام فقال الضيفاء مسنونة على

بن سب دن چھوڑ کر کیونکر عین بیوگیا سوچو اس کا نام کھانا تو مٹا دیا مسنون یہ ہے پس

الاطلاق فاقطعوا النظر عن تعيين اليوم وله نظائر كما صافى بعض

اور اسکے لئے فطیر بن ہین حبیبیہ نماز کے بعد

المستأنش بعد الصلوة وكالاتياليوم عاشورافانه سنت على الاطلاق

بعض شاہج کا مصداقہ کرنا اور جیسے محرم کی دسویں تا بیسویں سیرت النابیس سرمد الناطق کو سننے کے لئے

وبدئة من جهة الخصوصية ثم قال وقد ذكر بعض المتأخرين

اور غصہ و حسد کی رو سے بد عشتہ کہیں  
 پھر جو کہہ کہ مغرب کے  
 مسیح عین ہے

من مشايخ المغرب ان اليوم الذي وصلوا الى جناب الغفر ومطابق

بعض مشاہیرین نے ذکر کیا ہے کہ بن مین کہ وہ درگاہ الہی میں اور جنت میں پہنچے اس پر اور

القدس يرجى فيه من الخير والبركة والنورانية اكثر واوفر من

اور نورانی سبب کی ایجاد اور وہ کون سی ہے

سائر آیاه تم اطر و قلیتا تم روع راسه فقال المردین فی منزل

[illegible]

تتبع من ذلك وأنا هو من هذه المتأخرين والله أعلم

۱۰۰

سفر حبیب

فِي الْقَامُوسِ رَجِبٌ فَلَا نَاهَابَهُ وَعِظُهُ رَجِيًّا وَرَجِيًّا وَرَجِيًّا

اور شکی تو علم کی رجا اور رجا باور ہے کہی تو قیاس جہاں ہے

ومنه رجب لتعظيم اياه والجمهر رجا رب رجب ورجبات مكرمة

اور عجب اس سے لیا کہ کونیکٹو غائب کی تعلیم کی کرتے تھے اور چھوٹا راجا اور راجا درجہ تھے جسم کی حرکت سے







ستر العیوب علی العباد فلا اصل له ولا هو معقول لان الاضاف  
 بنوع کے عیبوں کا چھپانا سو اسکی کچھ مہل نہیں ہے اور نہ یہ معقول ہے اس واسطے کہ صفت  
 بصفة الستارية لا يقتضی الاختصاص بالصم لان ذاك انما هو  
 ستاری سے موصوف ہونا کچھ بہرے ہوئے کی خصوصیت کا تقاضا نہیں کرتا اس واسطے کہ بہرہ بن سے  
 فی ستر الاقوال فقط واللہ اعلم ولم نجد فی جامع الاصول من اول  
 صرف اقوال ہی چھپ سکتے ہیں واللہ اعلم اور ہم جامع الاصول میں صراح ستہ میں سے ایک کچھ  
 من الصحاح الست حدیثا وارد فی فصل جب الا انہ قل ذکر فی  
 حدیث جو ماہ رجب کی فضیلت میں آئی ہو نہیں پاسے ان اثنای کہ جامع کبیر میں  
 الجامع الکبیر احادیث فی فضله وفضل العمل فیہ وحمولہ  
 کئی حدیثیں رجب کی فضیلت اور رجب میں عمل کرنے کی فضیلت میں مذکور ہیں اور وہ یہ ہیں  
 رجب شہر اللہ و شعبان شہری و رمضان شہر امتی رواہ  
 رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے اسکو ابو الفتح  
 ابو الفتح بن الفوارس فی امالیہ عن الحسن مرسلان رجب  
 ابن الفوارس نے اپنی امالی میں حسن سے مرسل روایت کیا ہے بیشک رجب  
 شہر عظیم تضاعف فیہ الحسنات من صام یوما من حاکات  
 عظمت کا مہینہ ہے اس میں حسنات دوگنے ہو جاتے ہیں جسے اس میں ایک دن روزہ رکھا تو وہ  
 کہیں اس نے رواہ السرافی عن سعید بن رجب شہر اللہ ویدعی  
 ایک روزہ بار ایک سال کو روزہ کی جگہ رکھو رافعی نے سعید سے روایت کیا ہی بیشک جب اللہ کا مہینہ ہی اور اسکو اصم  
 الاصم وکان لہ لکھا اہلیۃ اذا دخل رجب یطوون اسلحتہم  
 کہتے ہیں اور ان کی جاہلیت رجب کے آگے ہی اپنے ہتھیار بیکار کر دیتے تھے  
 ویضعونہا فکان الناس یأمنون ویأمن السبیل ولا یخافون  
 اور انکو غار کہتے تھے پھر سازوگ اس میں نہ تھے اور رکشہ محفوظ ہو جاتا تھا  
 بعضہم یضاحتہ فیقتضی رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن  
 بیشک وہ اگر چاہے کہ کوئی کسی سے نہیں ڈرتا تھا اسکو بہتی ہے شعب الایمان میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
 عائشۃ و قال فہ منکر رجب شہر عظیم تضاعف فیہ  
 روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کا مفعول ہونا منکر ہے رجب عظمت کا مہینہ ہے اس میں اللہ تعالیٰ حسنات کو

کے تضاعف وکثیر  
 روایت فرمائی کہ رجب میں  
 فضیلت خانی  
 ع  
 کاشتن ۱۱ منقذ  
 شہر بیتانف از صبر  
 گرضن چہرے را در آغاز  
 کردن ۱۱ شغیب



فے شعب الایمان وقال منکر عن سلمان الفارسی عن خشر

بن سلمان فارسی رو سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ سلمان فارسی سے منکر ہے اور خشر بن حر

بن الحمر قال ابی عمر بن الخطاب یضرب کف الرجال فی صوم

سے روایت ہے کہ ابی عمر بن الخطاب کو دیکھ کر جب تک روزہ کی بات لوگوں کے ہاتھوں میں

یجب حتی یضعوها فی الطحاویقول جب مار جب مار جب

ارہے تھے تاکہ وہ اپنے ہاتھ کھائے میں ڈالیں اور کہتے تھے رجب کیا ہے رجب

شہر عظمہ الجاہلیۃ فلما جاء الاسلام ترک رواہ ابن شہیة

ایک حدیث ہے کہ جاہلیت میں اس کی تعظیم ہوتی تھی جب اسلام آیا تو تعظیم چھوٹ گئی یہاں ابی شہیة اور ہرانی نے

والطبرانی فی الاوسط وعن ابی قلابہ قال فی الجنة قصر لصلی

نے الاوسط میں روایت کیا ہے اور ابی قلابہ سے روایت ہے کہ جنت میں جس کے روزہ دار وقت

رجب رواہ ابن عساکر عن عامر بن شبل الجرمی بہت رجب

ایک محل ہے اسکو ابن عساکر روایت کرتا ہے عامر بن شبل جرمی سے روایت ہے کہ یہ ایک شخص ہے

یحدث انه سمع انس بن مالک یقول فی الجنة قصر لیدخل

بیان کرتا تھا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے جنت میں ایک محل ہے کہ انہیں بجز روزہ داروں

الاخوام رجب رواہ ابن شہامین فی الترغیب فی الجنة

ماہ رجب کو ابی شہامین نے ترغیب میں روایت کیا ہے بیشک جنت میں

نہما یقال لہ رجب شایضا من اللبن والحلی من العسل فی صوم

ایک حدیث ہے کہ رجب بہت کھانے کا ماہ ہے اور شہد سے زیادہ شیریں جنت میں

یوما من رجب سقاہ اللہ من ذلک النہر رواہ الشیرازی فی

ایک دن میں روزہ رکھنے والے کو اسکو شہر میں سے بلاویگا اسکو شیرازی نے اتفاق میں

الاقاب رواہ الیمہ فی شعب الایمان عن انس صوم اولی

روایت کیا ہے اور یمہ نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے انس سے روایت ہے کہ رجب کی پہلی تاریخ کا

رجب کفارة ثلثین والثانی کفارة سنین والثالث کفارة سنین

روزہ تین مرتبہ گزارنے کا کفارہ ہے اور دوسرا ناسی کا روزہ دو مرتبہ کا کفارہ ہے تیسری تاریخ کا روزہ

بشر کل یوم شہر رواہ ابو محمد الخلال فی فضائل رجب عن

بھر کر ایک دن کا روزہ ایک حدیث کا کفارہ ہے ابو محمد الخلال نے رجب کے فضائل میں روایت کیا ہے

الحمد للہ  
وہابیہ فہرست  
کتاب فی فضائل رجب  
کتاب فی فضائل رجب  
کتاب فی فضائل رجب

الحسنات فمن صام يوما من رجب فکان صام سنة ومن صام

و چند روزی صومے رجب میں سے ایک دن روزہ رکھا گویا آٹھ برس بھر روزے رکھے اور جس نے آٹھ

فیه سبعة ايام غلقت عنه سبعة ابواب جهنم ومن صام منه

سات دن روزے رکھے تو آٹھ دروازے جہنم کے ساتوں دروازے بند ہو جاویں گے اور جس نے آٹھ

ثمانية ايام فتحت له ثمانية ابواب الجنة ومن صام منه عشرة ايام

دن روزے رکھے اس کے واسطے جنت کے آٹھ دروازے کھل جائیں گے اور جس نے آٹھ دن روزے رکھے تو

یسأل الله شيئا الا اعطاه ومن صام منه خمسة عشر يوما نادی

اللہ تعالیٰ سے جو مانگا سوا اللہ عطا کرے گا اور جس نے پندرہ دن روزے رکھے تو آسمان

مناد من السماء قل غفر لك ما مضى فاستأنف العمل ومن زاد زاده

سے پکارے گا اللہ تعالیٰ سے پہلے گناہ بخشے گئے اور سر نو کرے اور جو شخص زیادہ رکھے گا زیادہ ثواب ہو جائے گا

وفي رجب من الله نوحا في السفينة فصار جارا من معه

اور رجب میں اللہ نے نوح کو کشتی پر سوار کیا تھا سو آٹھ رجب کے روزے رکھے ہیں اور اس کی تعریف ہے

ان يصوموا فحرت بهم السفينة ستة اشهر اخر ذاك يوم عاشوراء

کہ روزہ رکھیں سو کشتی انکو چھ مہینے لئے بھری تھی اس مدت کے قلمی یوم عاشوراء پر ہوئے

واهبط على الجودي فصام نوح ومن معه والوحش شكر الله عز وجل

اور کوہ جودی پر اتر کر نوح صومے اور اس کے ساتھیوں نے اور وحش نے اللہ عزوجل کا شکر پڑھ کر روزہ رکھا

وفي يوم عاشوراء فلق الله البحر لبي اسرائيل وفي يوم عاشوراء قال الله

اور یوم عاشوراء میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے واسطے دریا کو شق کر دیا اور عاشوراء کے دن اللہ تعالیٰ نے فرمایا

علي آدم وعلي مدينة يونس فيه ولد ابراهيم رواه الطبراني عن

ابو یونس کے شہر کی توبہ قبول کی اور عاشوراء کے دن ابراہیم پیدا ہوئے اور طبرانی نے سعد بن

سعد بن ابی راشد فی رجب یوم وليلة من صام ذاك اليوم

ابی راشد سے روایت کیا ہے رجب میں ایک دن اور ایک رات ہی جسے اُس دن روزہ رکھا

وقام تلك الليلة كان كمن صام الدهر مائة سنة وقام مائة سنة

اور اُس رات میں جاگتا رہا تو وہ ایسا ہے کہ زمانہ میں گھر میں روزہ رکھا اور سو برس تک شب بیدار رہی کی

وهو ثلث بقين من رجب وفيه بعث الله تعالى محمدا واولاده

اور وہ رجب کی سترہویں تاریخ اور اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ کی اولاد

اور وہ رجب کی سترہویں تاریخ اور اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ کی اولاد

اور وہ رجب کی سترہویں تاریخ اور اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ کی اولاد

للمتقين  
بسن ۱۲۸۰  
عاشوراء  
یوم عاشوراء  
یوم عاشوراء  
یوم عاشوراء





ابن عباسؓ فی رجب لیلة یکتب للعالم فیہ الحسنات مائتة تسنن وذلک  
 ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رجب میں ایک رات ہر رات میں عبادت کرنا ایک سو برس کی حسنات کے برابر ہے اور وہ  
 ثلاث تین من رجب فیہ اثنی عشر رکعة یقرأ فی کل رکعة فاتحۃ الکتاب  
 رات تالیسویں رجب کی ہر جسے اس رات میں بارہ رکعت نفل میں پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے  
 وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ والہ اکبر مائتة مرة ویستغفر  
 اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ والہ اکبر سو دفعہ اور استغفر  
 اللہ مائتة مرة ویصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مائتة مرة یدعو  
 اللہ سو دفعہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سو دفعہ پڑھے اور اپنے واسطے  
 لنفسہ ما شاء من الدنیا والاخرتہ ویصلی صائماً فان اللہ تعالیٰ  
 دنیا اور آخرت کی جو چاہے سو دے مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ بیشک  
 یشبعہ عاءہ الا ان یدعو فی معصیۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان  
 اس کی دعا قبول کرے گا مگر اس صورت میں نہیں کہ معصیت کی مانگے اس کو پہنچے بے شعب الایمان میں مانگے  
 عن ابان عن انس قال ہواضع من الذی قبلہ عن انس بن سوا  
 اور وہ انسؓ سے روایت کرتا ہے کہ وہ اپنی پہلی مالی سے ضعیف تر ہے اور انسؓ سے روایت ہے کہ رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی ادخل جب قال اللہم بارک لنا فی رجب شعبان  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب آتا تو یہ دعا پڑھتے تھے رجب اور شعبان میں ہمارے واسطے برکت دے  
 وبلغنا رمضان رواہ ابن عساکر فی تاریخ ابن البیار و زاد ابن عساکر و کان فی کانت  
 اور رمضان تک پہنچا کہ کو ابن عساکر اپنی تاریخ میں در ابن البیار نے روایت کیا ہے کہ ابن عساکر نے اتنا پڑھا ہے کہ رسول اللہ صلی  
 الجمعة قال ہذا لیلة غراء ویوم الحجۃ یوم ازھری فی تنزیب الشریعة  
 جمعہ آتی تو فطرت کے پیہر رات روشن ہے بہتر ہے اور جمعہ کا دن روز شگفتہ ہے اور تنزیل الشریعت میں  
 فی الاحادیث الموضوعة حدیث فضل جب علی سائر الشہور کفضل  
 جو موصوع حدیثوں کے بیان میں ہے یہ حدیث ہے رجب کی فضیلت تمام مہینوں پر پہلی ہے جو جیسے قرآن کی  
 القرآن علی سائر الکلام رواہ الدیلمی عن انسؓ ولہ یذکر عترة وفیہ  
 فضیلت کلام کے تمام انواع پر اس کو دینی سنے انسؓ سے روایت کیا ہے اور وضع کی علت یہ نہیں بیان کی اور  
 من لا یعرف وفی تلبیز العجب الحافظ ابن حجر ہذا الحدیث یزیادۃ  
 جو مرد فی شخص ہے اور حافظ ابن حجر کی کتاب تلبیز العجب میں یہ حدیث بر صحتی نقل ہے

طہ استغفار  
 ارزش فہم  
 ۲۳  
 فیہ

عن ابی سعید فیہ اسمعیل التیمی حدثی رجب شہر اللہ الاصل

ابو سعید سے روایت کیا ہے اس میں اس کی اصل جو حدیث رجب کا مہینہ سن سن

المثل الذی افتره الله لنفسه فمن صام فیہ یوما ایانا واخشا

عالی مرتبہ ہے جس کو اللہ نے اپنی ذات کے واسطے چھانٹ رکھا ہے جسے آپ پر ان کے ذرا مان کر ثواب کی دینے کا رکھا

استوجب رضوان الله الاکبر وشہر رمضان شہر امتی ترمض

تو وہ اللہ بزرگ کی خوشنودی کا سزاوار ہو گیا اور رمضان کا مہینہ میری امت کا مہینہ ہے اس میں

فیہ ذنوبہم فاذا صام عبد مسلم ولم یکن ذنب ولم یغترب قطره

ان کے گناہ ہو گئے ہیں جن کے لیے مسلمان مذہ روزہ رکھتا ہے اور جو غوطہ نہیں دیتا اور نہ غیبت کرتا ہے اور نہ کافرا

طیب خرج من ذنوبہ کما ینخرج الحبة من سلخہا رواہ الحاکمی

پاکیزہ ہوتا ہے تو ایسے گناہوں سے ایسا صاف ہو جاتا ہے جیسے سائبہ گینچی ڈال دیتا ہے اس کا حکم نے انبی تاریخ میں

تاریخہ عن ابی سعید فیہ ابوہریر بن العبد وعصا بن طلیق

ابو سعید سے روایت کیا ہے اس میں ہادی بن ابی ہریر بن عبدی ہے اور عصام بن طلیق

لیس بشئ قلت لعل لافۃ ابوہریر فانہم کذبوہ حتی قال

اسی کام نہیں ہے میں کہتا ہوں شاید کہ آف ابو ہریر سے کیونکہ انہوں نے ان کو جھوٹا یا ہی ہوا تک کہ بعض

بعضہم ہوا کذب من فرعون حدیث عن ابی الدرداء وقد

ہے کہتے ہیں کہ وہ فرعون سے بھی زیادہ جھوٹا ہے حدیث ابو الدرداء سے روایت ہے

سالہ رجل عن صیام رجب فقال سالت عن شہر کانت البجاہلۃ

اور اس سے کسی شخص نے رجب کے روزوں کا حال پوچھا تھا صیام اب یا نے اس مہینہ سے پوچھا کہ ان کی حالت

تعظم وما زادہ الاسلام الا فضلا وتعظیما فمن صام منہ

ان کی تعظیم کرتے تھے اور اسلام نے ان کو سوائے فضل اور تعظیم کے اور کچھ زیادہ نہیں کیا پس جس نے اس میں سے

یوما تطوعا احتسابا بہ ثواب لله عنہ یتغنی بہ وجہ الله فخلا

کسی ذرا اللہ کا ثواب سمجھ کر نفل روزہ رکھا کہ اس سے باخلاص خدا کی جانب مقصود ہو تو

اطفا صومہ ذلک الیوم غضا لله تعالیٰ علیہ واغلق عنہ بابا

اس کا روزہ اس روز کا خدا کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور دروغ کے دروازے

من ابواب النار ولوا عظماء الارض ذہبا ما کان ذلک

میں سے ایک دروازہ بند کر دیتا ہے اور اگر وہ سنے سے زمین بھر کر ان کو دینا چاہے تو یہ اس روزہ کا

یہ روایت ہے ابی سعید سے  
یہ روایت ہے ابی سعید سے  
یہ روایت ہے ابی سعید سے  
یہ روایت ہے ابی سعید سے  
یہ روایت ہے ابی سعید سے

الوراق عن شہر بن حوشب عن ابی ہریرۃ موقوفاً من صام یوم  
وہ موقوفہ راق سے وہ شہر بن حوشب سے وہ ابو ہریرہؓ سے موقوفہ فارایت ہے جس نے رجب کی

سبع و عشرين من رجب كتب الله له صيام ستين شهرا وهو  
ستينون تاريخ روزه رکھا تو اللہ اسکے واسطے تیس چھینے کے روزے لکھ دیا اور یہ

اليوم الذي هبط فيه جبرئيل على محمد صلى الله عليه وسلم برسالات ليكر آيا

وہذا المثل ماوردی فی هذا المعبر حدیث مضام یوما من رجب

وقام ليلة من لياليه بعثه الله تعالى منايوم القيامة وروى الصريح  
 اور اس کی راتوں میں سے ایک رات بیداری کی سوا کسی اور تعالیٰ قیامت کے دن اس سے ایسا انگ اور صراط پر کو

وہو پہلا ویکبر کی ریت رواہ الدارمی عن جابر بن طریق سے میل  
لا اکر الہدایہ میں ہے جابر نے جابر سے پہلے بن سحیبی کے واسطے سے

عن أبي عبد الله عليه السلام حديث من أجى ليلة من رجب وصام يوماً من أيامه

لہ من ثمار الجنة وكساه من خلل الجنة وسقاه من رحيق الخمر

رواہ الدارمی عن الحسن بن علی بن حصین بن مخارف حلان  
سکودارمی نے حصین بن علی سے روایت کیا ہے اس طریق میں حصین بن مخارف اہل ہے حدیث

جب من الاشهر الحرم وایامہ مکتوبہ علی ابواب السماء السادۃ  
اور جب اشہر احرام میں سے ہے اور ان کے دن چھ آسمان کے دروازوں پر کھلے ہوئے ہیں

فإذا صام الرجل منه يوماً وجود صومه بتقوى الله نقطة البلب

وَنُطَقُ بِهِمْ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا غُفْرُهُ وَإِذَا الِأَرْسُومُ صَوَّرَهُ بِتَقْوَى اللَّهِ

مریستغفرہ وقلاخلعتک نفسک سرواہ ابن شہاہن والدار  
وہ دونوں ان کے واسطے استغفار نہیں کر پئے اور کہیں گے مجھکو تیرے نفس کی تزیین یا سکھایا بن شہاہن اور دارمی نے

ہی ہے اور دوزخ کے ساتوں دوازے بند ہو جائیں گے اور ان کے آگ پر حرام کر دینا اور ان کے واسطے جنت

الحجة يتبوا منها حيث يشاءون من صام ثمانية ايام كان له مثل ذلك  
 واجب كدنيا كما ان اربعين جهان چاہے رہے اور تین آٹھ دن ورکے کہیں اُسکے واسطے و تین ہی - سو

ورفع كتابه في اعلیٰ علیین وبعث یوم القيامة من الامین فیستخرج  
اورسکامانہ اعمال اعلیٰ علیین میں لیجاوینگم اور نیاست کہے دن کن یا فتنہ کو کوں میں اٹھوگا اور اُسکی

من قبرہ نور و وجہ پیدائش یسری لاهل اچھ حق بقولونہ

نہ مصطفیٰؐ ان ادنیٰ ما یعطیٰ ان یدخل البیتۃ بغیر حساب وھن  
کوئی نبی بزرگ نہ ہو کہ چونکہ اسکا ادنیٰ انعام یہ ہوگا کہ بلا حساب جنت میں چلا جائے اور جیسے

صاۛ عشرۛ فبہرۛ مجلہ مثلۛ فلک و عشرۛ اضلاعۛ و ہوںۛ من  
دسۛ بنۛ دسۛ کےۛ پسۛ کیاۛ ہوۛ کیاۛ خوبۛ کےۛ واسۛ کےۛ و ظاہرۛ ہوۛ اورۛ اسۛ کاۛ دسۛ گوناۛ گوناۛ اورۛ یہۛ انۛ کوۛ نہیںۛ ہوتاۛ

یبدل الله سیئاته حسنات ویكون فی المقربين لله بالقسط  
 کہ اللہ تعالیٰ تمہاری برائیوں کو حسنات میں بدل دے گا اور اللہ کے  
 عادل مقربوں میں سے ہو گا

و کہ از علی الله الف عام صائقا صابرا فستبیرا ومن صاعثین  
اور اس شخص کے مانند جو خدا کا چہنہ نما کر سن و نہ کہ کہ چہنہ باری کر کہ برتر نہ تو سکا و تو سکا باری بنا شکا و اور

یومکان له مثل خلك وعشرين ضعفا وهو من نزام ابراهيم  
 ویرے کہ ان کے واسطے آتنا ہی ہے اور تین گونہ زیادہ ۱۰۰ ایسا ہو گا کہ (ابراہیم کے نبی ہیں)

فَقَبْلُ وَلَا يَشْفَعُ فِيهِمْ فِي مِثْلِ بَيْعَةٍ وَمَنْ رَكِبَهُمْ مِنْ أَمْرِ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبِ

و من صام ثلاثين يوما كما كان له مثل ذلك وثلاثون ضحى فاعوانا  
 او جينيسيس، از سے یوں کے کرپے تو اسکے واسطے . ساتھی ہے اور تیس گونہ زیادہ اور سہ ماہی

من آمن السماء البشرا والى الله بالكرامة العظمى والنظر الى وجهه

الابن الحبيب محمد بن عبد الله في مرافقة النقيب واليهود يقين والشهد

شبهون اور دمايقون اور مستهوا اور اسلطان

١٤٥

[illegible]

جزاء ولا يستكمل اجر بشئ من الدنيا دون يوم الحساب له اذا امسى  
 وہیں نہ ہو سکتا اور انیس کے کسی شے سے بجز روز قیامت کے اسکا اجر پورا نہیں ہو سکتا اور اس روزہ واسطے نماز کی قیامت  
 عشر عوات مستجابات فان دعائش من اجل الدنيا اعطاه الله وادخر  
 دس دعاؤں مقبول ہیں پس اگر دنیا کی کوئی شے فی الفور مانگے تو اسکو دیتا ہے اور اسکے واسطے جبر کا  
 الخير كما فضل ما دعا به داع من اولياء الله اجابته ما صفياءه ومن صفايهم  
 وغیرہ اتنا افضل کہ اللہ کے اولیاء اور دوستوں اور صفا میں سے کسی کی بھی مانگا ہو یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درویشوں  
 كان له مثل ذلك وله مع ذلك اجر عشرة من الصديقين في عمرهم  
 تو اسکے واسطے اتنا ہی ہے اور اسکے علاوہ اسکے واسطے دس صدیقیوں کو گناہا جیسے جو کہ تمام عمر میں کما ہوں  
 بالغة ما بلغت ومن صام ثلاثة ايام كان له مثل ذلك وقال الله عز وجل  
 کہیں تک بڑھ جائے اور جتنے تین روزے رکھے تو اسکے واسطے اتنا ہی ہے اور افطار کے وقت اللہ کے  
 عند افطاره لقد وجب حق عبدك هذا ووجبت له محبته ولا ياتي اشهدك  
 غرض اس فرماتا ہی میرے ہاں بندہ کا حق واجب ہو چکا اور اسکے واسطے میری محبت اور ادا واجب بھی اے میرے فرشتوں  
 يا ملائكتي اني قد غفرت له ما تقدم من ذنبه وما تاخر ومن صام اربعة  
 میں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اس کے تمام گناہ پہلے اور پچھلے سب بخشت دیے اور جتنے چار دن روزے  
 ايام كان له مثل ذلك ويبعث يوم القيامة ووجهه مثل القمر ليلة  
 رکھے تو اسکے واسطے اتنا ہی ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھگا کہ اسکا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح  
 البدن ويكتب له عدد من الحسنات ويدخل الجنة ويقال من  
 چکنا ہو گا اور اسکے واسطے نیکیاں عالم کی ریگستان کے برابر لگی ہوں گی اور جنت میں جلا جاوے گا اور اس سے کہیں گے اللہ سے  
 على الله ما شئت ومن صام ستة ايام كان له مثل ذلك ويعطى نوراً  
 اپنی تمنا جو چاہے سو مانگ لے اور جتنے چھ دن روزے رکھے تو اسکے واسطے اتنا ہی ہے اور اس نور کا رنگ  
 يستضي به اهل الجحيم يوم القيامة ويبعث في الاخير حية يسير  
 کہ جمع کے لوگ قیامت کے دن اس سے روشنی لینگے اور اس پادشاہ سے لوگوں میں اٹھکے گا یہاں تک کہ صراط  
 على الصراط بغير حساب يعا في من عقوق الوالدين وقطيعه الرحم  
 یہ کہ اسکے حساب گر جاوے گا اور ان مایکی ایذا دہی اور قطع رحم کا گناہ معاف کیا جاوے گا  
 ويقبل الله على وجهه اذا القيہ ومن صام سبعة ايام كان له مثل  
 اور وہ اللہ سے ملے گا اس کے چہرہ پر نور ہوگا اور جو شخص سات دن روزے رکھے گا اسکے واسطے اتنا

سلاطین عالم  
 و مع راجلہ ہفت ہزار  
 پنج - اسی ہزار  
 سن الی دس ہزار  
 فی بعض دس ہزار  
 سلاطین ہفت ہزار  
 ششہ اسی ہزار  
 ذلک من فضل  
 و اس کا علم نہ کیا  
 میں کہ اس کا علم نہ کیا  
 نے اخلاص و فاضل  
 ان کی اس کی  
 کے لکھنؤ  
 اس اشارے  
 کے لکھنؤ  
 کے لکھنؤ



فوق بعض فيه داود بن الحبر وهو المشهور به وسليمان بن الحكم

انصیر اور اس سہناؤ میں دایہ دین الجبر داخل ہے پیشہ نفس بدنام ہو اور سلیمان بن اسکلم ہے

ضعفه والعلامة بن الكثير مجمل على ضعفه قال الحافظ ابن كثير

اسکو ضعیف بتایا اور غلام بنانکثیر ستم اسکی ضعیف پر اجماع ہو چکا ہے حافظ ابن حجر مبین

فَيُتَبَيَّنُ الْعَجَبُ فِي هَذَا حَدِيثٍ مُوَضَّوعٍ ظَاهِرُ الْوَضْعِ قَبْلَهُ مِنْ وَضْعِهِ

الحجۃ بین کرتا ہے یہ حدیث موضوع ہے اسکی وضع ظاہر ہے خدا آستانہ ناکس ہے عینہ اسکی

فوالله لقد قف شعري من قرأته في حال كتابته والمتهم بي عند

پس اس کی قسم جو کہ کہتے وقت اس کے ٹپھنے سے میرا رونگٹا کھڑا ہو گیا اور میرے عندیہ میں اس کی تہمت

داود بن المہر والعلاء بن الخالد فكلهما اقر كذب ومكبر لم

داؤد بن الحبحر اور غلام بن اٹخالد سے بیٹے ہوئے۔ دونوں جمعہ کے پیر ہیں اور کھوکھلے سینے

يدرك أبا الدرداء ولا يبرأه ما حدث به منكم قط حدث عن

ابو الدرداء کہے ہیں: دیکھا اور بیشک اللہ کی قسم یہ حدیث کمال تکبر کی روایت نہیں کی حدیث ہے۔

النس قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل هجرته

پیرو روایتی کہ کتاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک مسلمان کو قتل کرے گا اس کا اجر پانچ سو سال کی عمر تک رہے گا۔

فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ قُلُوبَكُمْ شَرٌّ عَظِيمٌ رَجَبُ شَهْرِ اللَّهِ

فرمانامہ صاحبہ ہر قسم اکابر کے ہمنام کے ساتھ ڈالا ہے۔ ماہ رحمت کے کہ اللہ کا عہد مبارک

الاصم رضا عف فيه الحسنات يستجاب فيه الدعوات

۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵

تفهم فيه الكبريات لا بد للثبوت فيه دعوة فمن الكثرة فيه خبر

وَقَدْ فَهِمْتُ الْوَعْدَ الَّذِي لَكَ بِمَنْ أَرِئْتَ أَنِّي بِكَ مُتَوَلِّيَةٌ

ضعفه فيه ضعفا مضاعفة والله رضاء عن ليشاء

اور اس کے لئے جو کہ وہ اس کے لئے

فعلکم مقام لسان و صدام فماره فمزصلے فی او و فہ فمفسر

[illegible]

سوم بجے اور پورا رات ہی بیدار رہی اور دن کا ردود کا نرم لڑکھائیں کیسے کہیں، جسے کسی دوسرے کا پس منہ نہیں

راکھتے تھے وہی راکھتے مانتے تھے من القرآن اعطاه الله من

وَلَا يَخَافُ الْعَذَابَ

[illegible]

والصالحين وحسن وليك رفيقا طوبى لك طوبى لك ثلاث مرات غل  
میت میں شروہ ہے اور یہ لوگ کیا اچھے رفیق ہیں تجھ کو خوشی ہے تجھ کو خوشی ہے تین بار آواز دیکھا قیامت کے دن  
اذا كشف الغطاء فاقصبت الى ختم ثواب ربك الكريم فاذا نزل به  
جو پردہ اٹھ جاوے گا پس تو اپنے رب کریم کے ثواب کے ختم کو پہنچ جاوے گا  
جب اُس کے پاس میں تنکا

ملک الموت سقاہ ربہ عند خروج نفسه من شربة من حیاض  
فرشتہ آویگتا تو اسکو اسکا رب جان بچانے کے وقت فرو دس کے جو خون میں سے شربت  
الفرح دوس دیتے لایچہ الموت اما فی ظل فی قبرہ ریان حتی یروح  
پلاویگا یہاں تک کہ موت کا اہم نہیں دیکھے گا پھر اپنی قبر میں آرام تو تازہ رہیگا یہاں تک کہ نبی

النبي صلى الله عليه وسلم فاذا خرج من قبره اتاه سبعون الف ملك  
صلى الله عليه وسلم كل واحد يرحل بجناحه ابيض كالحمام

مصرم النبأ من الذ والیا قوت ومعه ظم انفا الحکله والحمل  
 عمدہ عمدہ موعی اور یا قوت لئے ہوئے آویجے اور انکے ساتھ نفیس نفیس زیو ماورپوشاکہ ہوگی

فَيَقُولُونَ يَا أُولِي الْأَبْصَارِ انْظُرُوا إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي أَطْرَقَ لَهُ نَهَارُكَ وَانْظُرُوا إِلَى

جسکے فہم و اولیٰ الناس خواجہ جنت عدن یوم القیامۃ مع الفانی

وَرَحِمَى اللَّهِ عَنْهُمْ وَرِضْوَانَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ فَانْكَانَ

نکل یوم بصومہ صدقہ علی قدر قوتہ قصص بقہا فہیتا میہا

لو اجمعه جميع الخلائق على ان يقدر واحد مما عطي ذلك العبد من

الثواب بلغوا معاشر العشر ما اعطى ذلك العبد من الثواب واحدا

ابن شامہ میں ہے الترغیب عن مکحول فی سنادہ ظلمات بعضها

سلام  
 اکبریم ایسیب ۱۱  
 سلام  
 اکبریم بن اسلم ۱۱  
 سلام  
 باقرم و شمس ۱۱  
 سلام  
 لا عزی الا فرشتون  
 احوال شمعون ۱۱  
 سلام  
 من کاشه آهانت ۱۱

مرة اليس هو والد له كل واحد منهم تاجا مكللا بالؤلؤ ولؤلؤا  
متم کیا تو خود اسکو اور اسکے ابا بیٹے نوک ایک ایک تاج موتیان اور موتیوں سے جڑا دیا

وامن من فزع يوم القيامة رواه ابن عساكر قال منكر بمرق وفي  
اور روز قیامت کے دن سے محفوظ رہیگا اسکو ابن عساکر نے روایت کیا جو ادا کیا نہ کر کہا جو اور

تبيين العجب هو موضوع انتهى في هذه احاديث ذكرت فيها حضرة  
تبيين العجب میں ہے کہ یہ حدیث موضوع ہی انتہی یہ وہ حدیثیں ان کتابوں میں تاج کو زمین جو سوت ہستی

من الكتب لم يصح منها على قالوا شي وغايته الضعف وجاهل  
موجود ہیں اور ان کے قول کے موافق نہیں ہے کچھ بھی صحیح نہیں ہے اور غایت ریف ضعیف ہیں اور یہ

موضوع والله اعلم وفيما اشتهر في ابي الناس هذه الشهيرة  
موضوع ہیں واللہ اعلم اور لوگوں میں اس حدیث کے مشہور باتوں میں سے یہ

الرغائب والوليلة جمعة من المشايخ في ما صلو مشرو  
الرغائب ہی اور لیلة الرغائب جب کی پہلی جمعہ کی شب ہوتی ہے اور مشایخ کی آیتیں اس شب کے ایک مشہور

فيما بينهم والمحدثون انكروها اشد لا تكار حتى قال الامام  
تاریخ ہے اور محدث ہیں سے سخت انکار کرتے ہیں یہاں تک کہ امام غزالی

عجل الدين النووي وهذه عبارته واما صلو الرغائب و  
نوی نے کہا ہے اسکی یہ عبارت ہے اور لیلة الرغائب کی تاریخ اور

صلو ليلة نصف شعبان فليست ابستت بل هي بدعتان  
شعبان کی چار سو بیس شب کی تاریخ سو یہ دونوں بدعت نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں بدعت

بهيحسان من مومنان ولا تغرب كراي طالبا ملكا في قوت  
بیہیحسان من مومنان اور تو ابو طالب کی کہنے پر دونوں بدعتوں (الفلو) میں کہا ہے

لقلوب ولا بد كرجة الاسلام لغزالي في احياء علوم الدين  
قلوب نہونا اور نہ حجت الاسلام امام غزالی کے ذکر پر جو احياء علوم الدين میں ذکر کیا ہے

ابا اسرث المذكور فيها فان ذلك باطل وقد صنفه عز الدين  
اور نہ ان دونوں کتابوں کی حدیث مذکور پر فریقہ ہونا کیونکہ یہ باطل ہے اور بیشک غزالی

زعم السلام كتابا نفيسا في ابطالها فاحسن فيه واتحاد  
یہ عہد السلام نے ان کے بطلان میں ایک نفیس کتاب تصنیف کی ہے سو یہاں کیا خوبی اور عجا کی جو

من عہد السلام نے ان کے بطلان میں ایک نفیس کتاب تصنیف کی ہے سو یہاں کیا خوبی اور عجا کی جو

من عہد السلام نے ان کے بطلان میں ایک نفیس کتاب تصنیف کی ہے سو یہاں کیا خوبی اور عجا کی جو

الحسنات بعد الشفع والوتر وبعد الشعر والوتر ومن صام يوماً  
برابر گنتی جفت و طاق کی اور برابر گنتی بالون اور شری فون کے عطا کر دیا اور جسے ایک دن نہ کھانا

کتب الله له به صيام سنة ومن خزن فيه لسانه لقد الله  
تو اس کے واسطے سال بھر کے روئے لکھ دیا اور جو شخص اس میں اپنی زبان کے رہا تو لکھوا اور اللہ تعالیٰ بڑی رحمت

حجة عند مسالة منك ونكر ومن قصد فيه بصدقة كان بها  
سوال منکر نیکر کے محبت تلقین کرو دیا اور جسے ہمیں کچھ صدقہ دیا تو اس صدقہ سے

فكان له قبلة من فت النار ومن وصل فيه الرحم وصله الله تعالى  
پورے حج کے نکلنے سے اس کی گردن چھوٹ جاوے گی اور جسے اس میں ناتمہ واروں سے ملاپ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے

في الدنيا والاخرة ونصره على علائه ايام حياته ومن عاد فيه  
دنیا اور آخرت میں ملاپ کر دیا اور زندگی بھر کے دشمنوں پر اس کی ملوث کر دیا اور جسے اس میں بیمار کی

من رضا امر الله كرام ملائكت بزيارته والتسليم عليه ومن صلى  
جہاوت کی تو اللہ تعالیٰ اپنے بزرگ بزرگ فرشتوں کو ان کی زیارت کا اور تسلیم کا حکم دیا اور جسے کسی جنازہ کی

على جنازة فكان احب مؤودة ومن اطعم مؤمناً طعماً اجلس الله  
نازیبہ علی ہوگو یا کسی زندہ در گور کو چلا دیا اور جسے کسی مومن کو کھانا کھلایا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے

يوم القيامة على مائدة عليها ابراهيم ومحمد ومن سقى شربة من  
دن اس اس دسترخوان پر بیٹھا دیا اور جسے ابراہیم اور محمدؐ پر موجود ہون اور جسے ہانی کا ایک گلوٹ

ماء سقاه الله من الرحيق المختوم ومن كسا مؤمناً كساء الله الف  
پلاو یا تو اس کو اللہ تعالیٰ شراب سرسبز بلا دیا اور جسے مومن کو کپڑے پہنائے تو اس کو اللہ تعالیٰ جنت کے

خلة من حلال الجنة ومن اكرم يتيم اوفعه الله على راسه غفر الله  
پوشاک کے ہزار غلے پہا دیا اور جسے یتیم کی خاطر داری کی اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کو اللہ تعالیٰ برابر

له بعد كل شعرة مستهايدة ومن استغفر الله عز وجل فيه مرة  
گنتی ہر بال کے جبکہ ہاتھ سے چھو اور مغفرت دیا اور جسے خدا نے غور میں سے ایک بار مغفرت

واحدة غفر الله له ومن سجد لله تسبيحة او هلله تهليل كتب  
ناہیکے تو اس کو اللہ تعالیٰ بخشید دیا اور جسے ایک بار سبحان اللہ کہا یا ایک بار لا الہ الا اللہ پڑھا تو وہ اللہ کے ہاں

عند الله من الذاکرين الله كثيرا والذاکرات ومن ختم في القرآن  
اللہ کے ہاں ان کے ذکر کرنے والوں اور ذکر کرنے والوں میں انکس عطا دیا اور جسے اس میں انکس قرآن

بِالْغُفْرِ وَحَقِّ الدِّمَاءِ وَأَنْ مِّنْ صَّالِحٍ إِلَّا لَّيْسَ لَهُ غَفْرٌ مِّنْ رَبِّهِ إِلَّا بِتَوْفِيقِي

اور خون کی حفاظت سے مخصوص ہے اور پیشکامہ سببہ میں روزہ رکھنا تو گزشتہ تمام گناہوں کی مغفرت و سبب کا

ما سلف الى غير ذاك من الفضائل حديث كذب موضع شك

مستحق ہو گیا اور مولا شیخ اور اور فضائل  
 بیہ حد پیش چہوں موضوع جھوٹے انداز میں ہوں

100

100

بدعات منکر دین اور عوام کچھتہ ہیں کہ کچھ مسنون نمازیں ہیں اور اس باب میں جز اور معتذر علیہ۔

الباب في معرفة ما لا الله عليه ولا في الاخص والاملة اليه في الدنيا  
 و في معرفة حضرت علي الله عليه وسلم في الدنيا و في معرفة ما لا الله عليه ولا في الاخص والاملة اليه في الدنيا

من بين الامور التي توجبها لجمعة بصيا من بين الامور التي

راؤن مین سے پورا نہ کی گئی ہو اس لئے کہ خاص حالت کا کردار و جذبہ کے دن کو تمام دنوں میں سے روزہ کے واسطے خاص ہفتہ کو کر

ہر کوئی تم میں سے مرد و عورت و بچہ اور مسکند و غریب ایسی سہم کچھ لے لیتا کرتی ہیں کہ ایسی نمازیں دیکھ کر عادت نہ

مختلفا من اهل البيت عليه السلام والله اعلم قال ابو عبد الله عليه السلام  
 وروى عنه جده طه بن يحيى ١٠٣١ - ١٠٣٢ م. قال ابو عبد الله عليه السلام

الحمد لله الذي جعل في كل حال من هذا ما ذكره الله تعالى

اور اگر ان کا انجام خیر کرے۔۔۔ کیونکہ یہ تو علم نوری کا بہانہ ہے اس لیے کہ

۱۰۰

في هذا الباب هذه البشارة ويقيمهم ان يقولوا اليه

عندنا واعلم من الشريعة محمد الدين النوى مع سلوكه طرقة الالهي

100

100

100

سنة ١٢٨٥

کار ۱۴۸۸  
در شش ماه اول و دوم



اطال الامام المذکور وقت واه ایضا ذمہما و تقبیہما وانکارہما

امام مذکور نے اپنے فائدہ ملی ہیں یعنی ان دونوں کی مذمت اور تنبیہ اور انکار بہت دراز کیا ہے

فقال ینبغی ترکہما والاعراض عنہما والانکار علی علیہما

سود کہا ہوا انکار ترک کرنا اور اپنے روگردان اور اپنے پڑھنے والوں پر انکار بھی سزاوار ہے

وعلی علی الامور فقد لاہ منع الناس من فعلہا فانہ راع وکل

اور حاکم پر خدا آنسو تو قیاس سے لگے پڑھنے سے لوگوں کو منع کرو مگر یہاں تک حاکم محافظ ہوتا ہو اور ہر

راع مسئول عن رعیتہ وقد صنف بعض العلماء کتابا فی انکارہما

محافظ نے اپنی رعیت کی بات جواب طلب ہوگا اور بیشک بعض علماء نے ان نازوں کی انکار اور غیبت

وذمہما وتسفیہہما وقال الشیخ شہاب الدین احمد بن

اور لکھ پڑھنے والوں کی حالت میں کتابیں لکھی ہیں اور شیخ شہاب الدین احمد بن

حجر المکی الہیثمی ہذا مذہبنا ومذہب مالکیہ واخرین من

کی بیسی کتابیں ہیں ہمارا مذہب اور مالکی علماء کا اور اماموں کا

الائمة ومذہب اکثر علماء الحجاز ومذہب فقہاء المدینۃ

اور حجاز کے اکثر علماء اور مدینہ کے فقہاء کا یہی مذہب ہے

وقد صنف الشیخ المذکور کتابا فی هذا الشأن وفيہ حدیث من

اور شیخ مذکور نے اس بیان میں ایک کتاب تصنیف کی ہے اور اس کتاب میں ہے کہ بہر حدیث جسے

صلی اللہ علیہ وسلم سبع وعشرین من رجب ثنی عشر رکعة وذكر

رجب کی تالیسویں شب کو بارہ رکعتیں پڑھیں اور ان رکعتوں کی کیفیت

کیفیتہا ثم اصابہ صائما ثم ذکر انہا اللیلۃ الذی یبعث فیہا فی

بیان کر دی ہے پھر صبح کو روزہ رکھا پھر یاد کیا کہ یہ وہ رات ہے کہ ہمیں محمد صلی اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم حدیث موضوع ولطرق اخرى فیما زیادۃ

وسلم بیعت ہوئے ہیں یہ حدیث موضوع ہے اور اس حدیث کی زیادہ طریق بھی ہیں کہ زیادہ ہے

وفي سندہا متہمان بالکذب فیجعل رجب شہرا لله وشعبان

اور اس کی سند میں جو غلط ہوئے ہیں دو شخص بدنام ہیں اور یہی حدیث کہ رجب مہینہ کا مہینہ ہے اور شعبان

شہری ورمضان شہر امتی وان رجب شہر مخصوص

مہینہ دنیا ہے اور رمضان شہر امتی ہے رجب کا مہینہ مغفرت سے

لہ تقبیہ زشت  
کون ۱۲ مہینہ  
نامانہ مہینہ غلط  
نہاں مہینہ غلط  
۱۲ مہینہ  
۱۲ مہینہ  
۱۲ مہینہ

یسیجہ یقول مثلاً قال فی السجدة الاولى ثم یسأل الله وهو جلجل

سجدہ کرے اور وہی کہہ جو پہلے سجدہ میں کہا تھا پھر سجدہ کے اندر اللہ سے اپنی حاجت

حاجتہ فان الله لا یرجسائلہ قال صاحب جامع الاصول ہذا

انکے بیک اندر اپنے سائل کو رد نہیں کر گیا جامع الاصول کا خوف کہتا ہے ہر

الحديث مما وجرتہ فی کتاب رزین ولم جردہ فی واحد من الکتاب

حدیث ہے کہ مجھ کو رزین کے کتاب میں ملے اور صحاح ستہ میں سے کسی کتاب میں

السنۃ والحديث مطعون فیہ انتهى وقد قرع فی کتاب

مجھ کو نہیں ملی اور یہ حدیث مطعون فیہ ہے انتہی اور کتاب جرح الاسرار میں

بھیہ الاثر ذکر لیلۃ الرغائب فی ذکر سیدنا و شیعنا القطر الیانی

تیسرا اثر کتاب کا تذکرہ ۱۰۰ سے پیشوا اور شیخ کتاب الیانی

والغوث الصمد الشیخ محمد بن عبد القادر السید البیاضی

اور غوث صمدانی شیخ محمد بن عبد القادر حسنی جیلانی کے ذکر میں آیا ہے

قال جعفر الشافعی وكانت لیلۃ الرغائب الی آخرها ذکر من الکماۃ

کہتا ہے کہ شافعی جمع فرماتے اور وہ شب لیلۃ الرغائب فقہ آخر کتابت اسکا جو مذکور توفیق

و ذکر ایضاً انه نقل عن الشیخین القدح تین اعند الشیخ عبد الوہاب

اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ وہ دونوں کہتے ہیں کہ شیخ بغداد کو اسباب

والشیخ عبد الرحمن اوافاقا لاکبر الشیخ بقاء برطوطیۃ یوم

شیخ عبدالرحمن سے اتفاق ہے کہ وہ دونوں کہتے ہیں کہ شیخ بغداد بن بھو

اجمعة النعمان من رجب سنۃ ثلاث واربعین وخمس مائة الی قول

ون رجب سنہ ۳۱۰ تینتالیس کی پانچویں تاریخ ہجرت ہجرت

والذی الشیخ محمد بن عبد القادر قال لما الاساقوف من

شیخ محمد بن عبد القادر نے اس کے مدرسہ میں آئے اور یہ کہنے لگے مجھے تھے آج

سید بکوری الیوم انی رایت الباریۃ نورا اضاءت بہ الافا

جسٹم سے آج کا سب سے بڑا چاہنے رات کو ایک نور دیکھا کہ اس سے دنیا روشن ہو گئی

و عم اقطار الوجود و رایت سرار ذوی الاسرار فمنہا ما یصل

اور دنیا کے اطراف میں پھیل گیا اور چٹھ ذوی الاسرار کے مجھ دیکھے کہ ان میں سے بعض کتابت ہمارے متصل

کتاب جامع الاصول  
کتاب رزین  
کتاب جرح الاسرار  
کتاب القطر الیانی  
کتاب الشافعی  
کتاب البیاضی  
کتاب السید البیاضی  
کتاب الشیخین  
کتاب القدح  
کتاب الشیخ عبد الوہاب  
کتاب النعمان  
کتاب الاساقوف  
کتاب الباریۃ  
کتاب الافا  
کتاب الوجود  
کتاب الاسرار  
کتاب ذوی الاسرار  
کتاب ما یصل

فما تخفیه اولى بذلك لنسبته الى المشايخ العظام والعلما الکرام  
 پس یہ کہ ہمیں ہماری بحث سے انکار کر دینے والی قرآن الہی تعالیٰ کی کوئی کوئی شایع غلام اور علماء کرام سے  
 رحمہم اللہ وقد سار ہر ہذا وقد ذکر صاحب جامع الاصول فی  
 خدا انکو رحمت کرے اور انکے ہر بار پاکیزہ کہے نسبت کہتا ہی یہ یاد رکھہ اور جامع الاصول کے مولف نے  
 کتابہ حدیث کتاب رزین مع ان موضوع ذلک الکتاب جمع  
 اپنی کتاب میں ایک حدیث رزین کی کتاب میں سے ذکر کی جو باوجودیکہ اس کتاب کا موضوع جموں  
 احادیث الکتاب الستہ المسماة بالصباح الست واذالمحجل  
 کتاب کی حدیثیں جمع کر چکا ہے جنکو صحاح ستہ کہتے ہیں اور جب مولف نے ان کتابوں میں  
 هذا الکتاب حدیث فی ذلک وردہ من کتاب خراستیفاء وتکمیل  
 کوئی حدیث اس باب کی نہ پائی تو چھو اور کتاب میں سے پورا اور کامل کر کے واسطے لایا ہے  
 وقال عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر صلاة الرغائب  
 اور کہا ہے کہ انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ الرغائب کی نماز کا ذکر فرمایا  
 وهي اول ليلة جمعة من رجب فصل فی ایلین المغرب والاحشاء الثانی عشر  
 اور لیلۃ الرغائب رجب کے اول جمعہ کی شب ہوتی ہے پس مغرب اور عشاء کے بیچ میں  
 رکعة بست تسلیات کل رکعة بفاتحة الکتاب والقل ثلثا  
 رکعت چھ سلام سے یعنی دو دو پڑھیں ہر رکعت میں سورہ فاتحہ الکتاب اور تین بار انا انزلنا  
 وقل هو الله احد ثنی عشر مرة فاذا فرغ من صلواته قال اللهم  
 اور بارہ دفعہ قل هو الله احد پڑھے جب وہ اس نماز سے فارغ ہوئے تو سلام کے بعد اللہم الخ کہے  
 صل علی محمد النبی الای علی الہ بعد الیسلم سبعین مرتبة ثم  
 درود پہنچ محمد نبی آتی ہے اور اسکی آل پر سنتر بار پڑھے پھر ایک  
 یسلم سجدة ویقول فی سجدة سبع قدوس رب الملائكة والروح  
 سجده کرے اور اس سجده میں سبع قدوس رب الملائكة والروح پکارتے  
 سبعین مرة ثم یرفع رأسه ویقول یا غفر ارحم وخبیر اعظم  
 بار کہے پھر سجده سے سر اٹھا کر کہے رب غفر الخ الہی بخشدے اور چھ کرے ان گناہوں کو جو توجہ نماز و ذکر کر کے  
 انک انت العلی الاعظم وفی خری الاعز لا کم سبعین مرة ثم  
 بیشک تو بڑا اور اعظم ہے اور ایک روایت میں اعز اکرم سے سنتر مرتبہ پڑھے پھر

لے ٹیکل نام  
 گردانیدن ۱۲  
 ۱۵  
 ہوا لاشع  
 الی الخ  
 ۱۶

صلی اللہ علیہ وسلم ما معنی قولک رجب شہر اللہ قال لانہ منہ صلی اللہ علیہ وسلم آسا جو فرماتے ہیں رجب اللہ کا مہینہ ہے اس کے کیا معنی ہیں فرمایا اسو اسٹیک کہ یہ مہینہ شہرت ہے

بالمغفرة الحديث وفيه لا تقفوا عن اول ليلة الجمعة فوجب

مخصوص جو آخر حدیث تک اور اس حدیث میں ہے رجب میں پہلے ہفتہ کی رات سے دو چوک جانا

فانها ليلة تسميها الملائكة السرايب وفيه ما من احد يصوم يوما

یونکہ یہ ایسے رات ہے کہ فرشتے اس کو سرايب کہتے ہیں اور اس حدیث میں ہے ہر کوئی جو جس رات سے

الخمس في رجب يصدق في كل يوم من العشاء والعقاة يعزى اليه ثلثون حسنة

دن رجب میں روزہ رکھنے پر پھر مغرب اور عشاء کے چھن بیسویں شب صوم کو مارہ رکعت لعل پڑھنے سے

وساق الحديث في صفة الصلوة ثم قال فيه عليه رجب اللہ قال

اور باقی حدیث نماز کی صفت میں بیان کی پھر کہا کہ اسکی اشاد میں علی بن عبد اللہ سب سے ابن ابی جوزی

ابن الجوزی اتهم به ونسبوا اليه الكذب وسعدت شيخنا يقول

لکھا ہے کہ شخص اس حدیث کی وضع میں متنبہ ہے اور انکو کذاب کی طرف نسبت کرکھا ہے اور میں نے اپنی استادت سے سنا ہے کہ کہتے ہیں

بحاله مجهولون ففتشت عنهم جميع الكتب فمادتهم زاد بل

ماتے ہوئے راوی یا مجهول ہیں پھر میں نے اس کے حال کی تمام کتابوں میں تلاش کی سو انکو دینی نہیں کیا اور زیادہ کہا

ما هو له من الحق قال له حافظ العراقي في مآلہ قد تساهل الحافظ

خاید یہ لوگ یہاں تک نہیں ہوئے تا نظر حراتی اپنی امالی میں لکھتا ہے

بوالفضل محمد بن تاج صمد السلاوی فی برادہ هذا الحديث في الجاهل

محمد بن ناصر ملائی نے پہلی افکاری کی ہے کہ اس حدیث کو امالی ابو حنبلین کی حد و ہو میں

لاربعة عشر من امالي ابن حزم بن قحطبه انه سمع من غريب حديث

جس بن لایا ہے اور بعد کہدیا کہ یہ حدیث ابن غریبہ سے ہے

نس مرقوعا من صلي المغرب اول ليلة من رجب ثم صلي بعد

اس کی حدیث مرقوع ہے رجب کی پہلی رات نماز فریضہ پڑھی پھر او سے بعد بیسویں

عشر بركة الحديث واخره ويجاز على الصراط كالبرق

بعت پڑھیں آخر حدیث تک اور اس کے آخر میں ہے اور صراط پر سے بجلی کی مانند ہے حدیث

ساق لا عذاب رواه ابو حنيفة في فيه مما هيل حديث من

در ہے عذاب گزر جاوے گا اسکو جو زقانی سے روایت کیا ہے اور میں نے مجهول راوی میں حدیث

۱۰ غلطی غفلت  
۱۱ غلطی غفلت  
۱۲ غلطی غفلت  
۱۳ غلطی غفلت  
۱۴ غلطی غفلت  
۱۵ غلطی غفلت  
۱۶ غلطی غفلت  
۱۷ غلطی غفلت  
۱۸ غلطی غفلت  
۱۹ غلطی غفلت  
۲۰ غلطی غفلت

به ومنها ما يمنع ما نه من الاتصال به وما اتصال به لا تضاعف

نے اور چھٹے ایسے سٹک کوئی مانع متصل ہونے سے روک رہا تھا اور جو اس سے متصل تھا سو اس کا نور چھپتا رہتا تھا

نوره فقط ليت ينبوع ذلك النور فاذا هو صادر عن الشيخ عبد القادر

تھا سو اپنے اس نور کا چشمہ تلاش کیا تو وہ نور شیخ عبد القادر سے پیدا ہوا تھا

فادت الكشف عن حقيقته فاذا هو نور شهوده قابل نور قلبه

پھر ہونے اور اسکی حقیقت دریا فہم کرنے کی جاوی تو وہ اسکی مشہور کا نور تھا اور اسکی دل کے نور سے مقابل ہو رہا تھا

وتفاج هذا النور وانعكس ضياءه على امرأة حاله اتصلت

اور یہ دونوں نور آپس میں ایک دوسرے سے ٹکڑے ہو گئے اور ان دونوں کی روشنی انکی آئینہ حال پر چمک رہی ہونی اور تفاج

اشعة التقادحات من مصحح جمعه الى صفت فرقة فاشرف بها

شعاع میں جمع ہونے کے موقع سے متفرق ہونے کے وصف سے مل رہی تھیں سو اس سے ساری دنیا روشن

الكون ولم يبق ملك نزل الليلة الا اياه وصافى اسمه عندهم

جو رہی تھی اور جو فرشتے اس رات کو نازل ہوتے تھے سب انکی پاس آئے اور صاف ہو گیا اور اس معاملہ کا نام انکی نزدیکی

الشاهد المشهود قال فابتاه وقلنا له اصليت الليلة صلوة

اور یہ وہ مشہور ہے وہ دونوں تھے اپنی پھر ہم انکی پاس آئے اور پہنچے پوچھا کیا تھے آج رات کو اصلو

الغائب فالتفت لشمس اذا نظرت عيني وجوه حياث ففتك

الغائب پر سے تھے تباہوں نے یہ شعر پڑھ کر یہ جھوٹ میری آنکھ سے جھپکوں کی حد رہیں دیکھ میں پس میری مزا

صلوتي في ليالي الغائب وجوه اذا ما اسفرت عنجب ما لها

لیلہ اور غائب میں یہی ہے پھر سے میں جب اپنا حال ظاہر کرو دیکھتے ہیں

اضاءت بها الاوان من كل جانب ومن لم يوفق لم يحل يستقمه

تو تمام عالم ہر ایک طرف سے روشن ہو جاتا ہے اور جسے حق کو چھپا کر حق ہے پورا نہیں کیا

فذلك الذي لم يات قط بواجب وذكر في تنزيه الشريعة في

تو وہ شخص وہ ہی کو کہی اسنے کوئی واجب نہیں ادا کیا اور تنزیہ الشریعہ میں احادیث

الاحاديث الموضوعة حديث انس بن مالك مرفوعا رجب

موضوع میں حدیث انس بن مالک کے جو مرفوع ہے نہ کو رجب

شهر الله شعبان شمري رمضان شهر امي قيل يا رسول الله

اللہ کا مہینا ہے شعبان میرا مہینا ہے رمضان میری امت کا مہینا ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ

اللهم ما يمنع ما نه من الاتصال به وما اتصال به لا تضاعف

نے اور چھٹے ایسے سٹک کوئی مانع متصل ہونے سے روک رہا تھا اور جو اس سے متصل تھا سو اس کا نور چھپتا رہتا تھا

نوره فقط ليت ينبوع ذلك النور فاذا هو صادر عن الشيخ عبد القادر

تھا سو اپنے اس نور کا چشمہ تلاش کیا تو وہ نور شیخ عبد القادر سے پیدا ہوا تھا

فادت الكشف عن حقيقته فاذا هو نور شهوده قابل نور قلبه

پھر ہونے اور اسکی حقیقت دریا فہم کرنے کی جاوی تو وہ اسکی مشہور کا نور تھا اور اسکی دل کے نور سے مقابل ہو رہا تھا

وتفاج هذا النور وانعكس ضياءه على امرأة حاله اتصلت

اور یہ دونوں نور آپس میں ایک دوسرے سے ٹکڑے ہو گئے اور ان دونوں کی روشنی انکی آئینہ حال پر چمک رہی ہونی اور تفاج

اشعة التقادحات من مصحح جمعه الى صفت فرقة فاشرف بها

شعاع میں جمع ہونے کے موقع سے متفرق ہونے کے وصف سے مل رہی تھیں سو اس سے ساری دنیا روشن

الكون ولم يبق ملك نزل الليلة الا اياه وصافى اسمه عندهم

جو رہی تھی اور جو فرشتے اس رات کو نازل ہوتے تھے سب انکی پاس آئے اور صاف ہو گیا اور اس معاملہ کا نام انکی نزدیکی



يَقْرَأُ فِي كُلِّ كَعْبَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ يَتَشَهَّدُ فِي كُلِّ

که سید میرزا رحمت مین فاتیحه اکتفا به او نموده آن کما کوفی سورجنا چشمه در دو گاه تیرا انبار در کربلا

[illegible]

بڑھتا جائے اور یہ ہے کہ آفرین سلام پر کہیں۔۔۔

صائم یوما من رجب وصل فیہ اربع رکعات یقر فی اول رکعة مائة

جسے رجب میں ایک روزہ رکھا اور اس میں چار رکعت نفل پڑھیں کہ اول رکعت میں

مرة آية الكرسي في الركعة الثانية مائة مرة قل هو الله لم يمت

آیت الکرسی سو بار اور دوسری رکعت میں قل هو اللہ احد سو بار پڑھے وہ جب تک کہ

حتى يرى مقعد من الجنة قال ابن الجوزي فيه مجاهد متروك

اپنی نشستگاہ جنت میں سے دیکھے لے نہیں مریگا ابن الجوزی کہتا ہے اس میں مجہول اور متروک راوی ہیں

ثلاث من صل ليلة سبع وعشرين من رجب ثلث عشرة ركعة

حدیث جسے رجب کی ستائیسویں شب میں بارگاہ رکعات نفل پڑھیں

يقر في كل ركعة منها بقراءة الكتاب سورة فاذا فرغ من صلوات

کہ ہر ایک رکعت میں فاتحہ الکتاب اور سورہ کوئی سورہ پڑھے اور جب پانچ اہل بیت فارغ ہو

قرو فاتحة الكتاب سبع مرات وهو جالس ثم يقول سبحان الله

تو پڑھے سو سات بار فاتحہ الکتاب پڑھے پھر چار بار سبحان اللہ پڑھے

والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله

سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

العمل العظيم اربع مرات ثم اجلس صائما حط الله عنه ذنوبه ستين

کرم اللہ اور بزرگ کی توفیق سے پھر بیچ کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے ساٹھ برس کے گناہ دو

بسمه وهي الليلة التي يقرب الله فيها محمد صلى الله عليه وسلم هذا الحديث

کہ دیکھا اور یہ وہ رات ہے جس میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت دی اس حدیث کو

عمره ابن حجر الى موضوعات ابن الجوزي ولا يوجد فيها فعله

ابن حجر نے ابن الجوزی کے موضوعات میں داخل بنایا ہے اور ان موضوعات میں ابن حجر نے فعلہ

في بعض النسخ دون بعض قال ابن ابي عمير بن حجر روي عن

کسی کسی نسخہ میں ہو کہ اور حافظ ابن حجر کہتا ہے اور جگر انس کی

حديث انس مرفوعا في رجب ليلة يكتب للعامل فيها حسنة

حدیث انس مرفوعاً رایت پہنچی ہے رجب میں ایک رات جو کہ اس شب میں جو عمل کرتا ہو اس کے واسطے سو برس کی

مائة سنة وذلك لثلاث بقين من رجب فمن صل ثلث عشرة

کے حسنت لکھے جاتے ہیں اور یہ رات رجب کی ستائیسویں رات ہے سو جو کوئی بارہ رکعت پڑھے

فاسأله  
فانزلنا من  
السموات  
الكتاب  
الذي فيه  
الحكمة  
المبينه

التي تلج الاصفاء والمراد منها المذلول

جو بدن سیکھتا ہے اس پر ذہن کی سہولت پڑتی ہے اور ذہن سیکھتا ہے اور اس سے

اساتذہ کرام

فلا إله الا الله محمد بن عبد الله

تاسو سڀ کان پهرين ڪي به ٿا ڪنهن جي باري ۾ سوچيو ته اهو ڪهڙو شخص آهي؟ ان کي ڪهڙو اثر آهي؟ ان جي زندگي ۾ ڪهڙو تبديلي آندو؟ ان جي زندگي ۾ ڪهڙو فرق آندو؟ ان جي زندگي ۾ ڪهڙو فرق آندو؟

من لم يترك الفرق كان في الحديث انما الله في جهنم لا في

یثرب ذی قعدہ خیرکثیر الصائمون فیہ حتی یدخل الحجۃ رواہ

۱۰۱. مکتبہ نوریہ، لاہور، پاکستان

اپنی تاریخ میں اس وقت سے لے کر اب تک کے حالات

ثلاث مقالات المقالة الأولى فيما ورد في فصل شهر

شعنا زواله و الحاقه مطلقا من غير تخصيص بليلة النظر منه

فصل فی بیان طلاق زوجه کثیره  
در بیان طلاق زوجه کثیره

ماہ شمس کی زمین ماہ شمس کی زمین ماہ شمس کی زمین

بفضل ایناس عتدیر فیہ اعمال لعیاد فاحب ان لایرم

٤٤ انا صائم في اله البهقي في شعب الامان عن اسامة

پیش از درگیر گشتن بی و وقت گشتن و در مہمان اسکہ پیش رفتی۔ فیہ تعجب الایمان میں اُسامہ سے روایت کیا ہے۔

شہزادہ محمد علی احمد صاحب فرزند

الاخبار عن عائشة رضي الله عنها وعن اشرف اولادها



الترمذی وابوداؤد والنسائی ایضا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نقل کی ہے اور ابو داؤد اور انسائی نے بھی وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم یصوم حتی نقول لا یفطر فی فطر حتی نقول لا یصوم وکان یصوم

روزہ رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے کہ اب فطر نہیں کریں گے اور فطر کا رکھنا چاہتے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے کہ اب روزہ

شعبان او عامۃ شعبان وفي رواية اخرى له كان رسول الله

اور تمام شعبان میں یا اکثر شعبان میں روزہ رکھا کرتے تھے اور انکی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یصوم شعبان الا قليلا وفي رواية اخرى كان یصوم

علیہ وسلم شعبان میں روزہ رکھا کرتے تھے مگر کچھ کم یعنی اقل کر کے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ تمام شعبان

شعبان کلاہ وفي رواية البخاری ومسلم قالت لم یکن البتہ صلی اللہ

روزہ رکھا کرتے تھے اور بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ نہیں کہتے ہیں کہ نبی

علیہ وسلم یصوم شہرا اکثر من شعبان فانه کان یصوم شعبان

علیہ وسلم کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزہ نہیں رکھا کرتے تھے کیونکہ شعبان کے بارہ روزہ

کلاہ وکان یقول خذوا من العمل ما تطیقون فان الله لا یمل خذ

رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے عمل رونا اور جتنی کی طاقت ہو تمکد اسد نہیں تمکد یہاں تک کہ

تقلوا الحدیث وعن ابی ہریرۃ النخوع وقال بوداؤد وزاد ابو ہریرۃ

تم تک جاتے ہو آخر حدیث کا لفظ ابو ہریرۃ سے ایسی ہی روایت ہے اور ابو داؤد و کتبنا ہی کہ ابو ہریرۃ نے یہ بات کہی ہے کہ

کان یصوم الا قليلا بل کان یصوم کا وغیرا مسلمی قالت واریث رسول اللہ صلی اللہ

شعبان میں روزہ رکھتا تھا کچھ کم تاکہ اس مہینے کے کچھ تھے اور ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم یصوم شہرین متتابعین الا شعبان ورمضان اخرج

نہیں دیکھا کہ دو مہینے کے متتابع روزہ رکھتے ہوں بخیر شعبان اور رمضان کے ایک روزہ

الترمذی وعند ابی داؤد ولم یکن یصوم من السنة شہرا تاما الا

نقل کیا ہے اور ابو داؤد کے ان میں ہے اور سال بھر میں کسی مہینے کے روزہ نہیں لیتے تھے مگر

شعبان کان یصلہ برمضان واخرج النسائی السرائق ولہ

شعبان کے کہ مگر رمضان سے ملا جیتے تھے اور نسائی نے بیچ میں روایتیں نقل کیں ہیں اور اسکی

فی اخرى واریث یصوم شہرین متتابعین الا انہ کان یصل شعبان

ایک اور روایت میں ہے کہ رمضان کے دو مہینے کے متتابع روزہ نہیں لیتے مگر شعبان کو رمضان سے

۱۹۵  
شعبان  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رجب قال اللهم بارك لنا في رجب  
صلی اللہ علیہ وسلم جب رجب آتا تو یہ کہہ کرتے الہی ہمارے واسطے رجب اور شعبان میں  
 وشعبان وبلغنا رمضان رواه ابن عساکر وابن النجار وعنه عائشة  
برکت دے اور ہمارے پہنچائے اسکو ابن عساکر اور ابن نجار سے روایت کیا ہوا عائشہ رضی اللہ عنہا  
 عن رسول الله قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى  
سے روایت ہے کہ نبی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے جلتے یہاں تک کہ  
 نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم وما رایت رسول الله  
ہم کہتے تھے کہ اب فطر نہیں کرے گا اور جب ہی فطر کرتے جاتے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے کہ اب نہ تو تہن کرے گا اور نبی رسول صلی اللہ علیہ وسلم  
 صلى الله عليه وسلم استكمل صيام شهر رمضان وما رایت  
علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ جب نماز رمضان کے کسی مہینے کے روزے پورے رکھے ہوں اور مہینہ ختم نہ ہو  
 في شهر الاكثر منه صياما في شهر شعبان وفي رواية عن بسمة  
کہ کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھے ہوں اور ایک روایت میں ابوسلمہ سے روایت ہے  
 قالت سألت عائشة عن صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت  
کہتا ہے کہ عینہ عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا حال پوچھا سو انھوں نے کہا  
 كان يصوم شعبان الا قليلا اخرج الاول البخاري ومسلم والحا  
کہ شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے مگر کچھ کم یعنی فطر کرتے تھے پہلی روایت بخاری اور مسلم اور حاکم ابو داؤد  
 واوداود واخرج الثانية مسلم والنسائي وفي رواية الترمذ  
نے نقل کی ہے اور دوسری روایت مسلم اور نسائی نے نقل کی ہے اور ترمذی کی روایت میں ہے  
 قال ما رایت النبي صلى الله عليه وسلم في شهر الاكثر صياما منه في شعبان  
کہتا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے کہتے ہوئے نہیں دیکھا شعبان  
 كان يصومه الا قليلا بل كان يصومه كله وفي اخرى لا ي  
روزے ہی کہتے تھے مگر کچھ کم یعنی چھوڑتے تھے بلکہ سارے مہینہ کے روزے رکھتے تھے اور ابو داؤد کی ایک روایت  
 قالت كان احب لشهر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصوم  
کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے رکھنے کے واسطے محبوب تر مہینہ شعبان تھا پھر روزہ  
 شعبان ثم يصومه برمضان واخرج النسائي ايضا رواية  
رکھتے رکھتے اسکو رمضان سے ملا دیتے تھے اور نسائی نے بھی ترمذی کی روایت

(۱۲)

سلاہ مبارک بزرگت  
 کردن ۱۲ م  
 میفرمودن این شبانی  
 یعنی رسانی  
 نزدیکی آن شبانی  
 بچکان نام کردن

(۱۳)

(۱۴)

بن زنجیه و عنہا قالت لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہر

روایت کیا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز میں

اکثر صیاماً نہ کرتے تھے شعبان کا دن تیسرا روح الاحیاء فی الاموات

شعبان کا دن ہے۔ روزہ نہیں رکھتے تھے کیونکہ زندوں کی روحیں مردوں میں رہنے کی جاتی ہیں

حتی ان الرجل یزور و یقول قمر اسیمہ فیہ زیوت وان الرجل

یہاں تک کہ ایک مرد جو کسی کو کہتا ہے اور اس کا نام مردوں میں نہ ہو جاکر اس کو کوئی نقص

لیجے ورنہ قمر اسیمہ فیہ زیوت و عنہا از النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جج تھا کہ اسے کہتا ہے اس کا نام مردوں میں نہ ہو جانا تو اس پر کوئی نقص نہ ہوگا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کیاں یہ یوم شعبان کا ہے فسالت قال زالیہ یکتبہ فی کتب نفوس

تمام شعبان کے روزے کے رکھ کر یہ سچے سچے جاننے والے کو پتہ چلا کہ یہ روزہ کب لکھا گیا ہے اور کب نہیں لکھا گیا

میتہ تک تلك السنۃ فاجاب ان یاتینی اجل وان صائم لا یغفر لیس

تمام روزہ والے کو گوارا ہے۔ جو کوئی روزہ رکھے جو میرے روزے والی اور میں روزہ داسم ہوں وہ روزہ رکھے کہ میرا

کتابہ اجل ورنہ ان سے کتابہ اجلہ اذا كانت

میرا کتاب لافتنہ آئندہ اور ان میں سے جو کہ میرا کتاب ہے اگر عبادت کے وقت میں

فی زمرہ عیالہ تک بائیس سال کا کو بیس سالہ بوجی لے الموت الخیرا

ہر روزہ کی میں کوئی عیب نہ ہو تو بیس سال کا کو بیس سالہ بوجی لے الموت الخیرا

ہاں اول زالیہ لیس سالہ ادا کرتا ہے کہ اذا قال لیس فی زالیہ لیس

اور یہ کہ ان کا شمار ہے کہ وہ روزہ رکھتا ہے اور ان میں سے جو کہ میرا کتاب ہے

الیکسیر علیہ بیدار علیہ ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں

یہ ایک روزہ کا نام ہے جو روزہ رکھنے والوں کے لئے ہے اور یہ روزہ رکھنے والوں کے لئے ہے

صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کا دن ہے عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

صیامی اور عبادت کے روزہ رکھنے والوں کے لئے ہے اور یہ روزہ رکھنے والوں کے لئے ہے

والیون یوم شعبان انما الا شعبان فقالت یا رسول اللہ ان

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شعبان کا دن ہے اور یہ روزہ رکھنے والوں کے لئے ہے

شعبان من احب لشهر رالیہ قال لی یا نبی ان لی فیہ زیوت

شعبان کا دن ہے جو کوئی اسے چاہے وہ روزہ رکھے اور اس کا نام مردوں میں نہ ہو جانا تو اس پر کوئی نقص نہ ہوگا

ایک بار شعبان ۱۲۸۱

بومضان وعز اسماء قال قلت يا رسول الله لمرارك تنصرون من شهر رمضان

ہمارے چنے تھے اور اسماء سے روایت ہے کہ تین سو بیسے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کو ہر مہینوں میں کتنی ہفتے میں

الشہور ما تنصرون من شعبان قال ذال شہر يغفل الناس عن دينهم

نہیں دیکھتا کہ اس مہینے میں ہر شخص نے اپنے دین سے غافل ہو جاتا ہے اور

ورمضان وهو شهر يرفع فيه الاعمال الى رب العالمين فاحبان

رمضان کے چھ مہینے اور یہ مہینہ ہے کہ انہیں اعمال رب العالمین کے ان پیش ہو سکتے ہیں جو چاہیں

يرفع علي انا صائم اخرجه النسائي حاديت من غير ما من الكتب

میرا عمل ایسے وقت میں ہو کہ میں روزے سے ہوں کہ کوئی ناسی نے نقل کیا ہے حدیث میں اور کتابوں کی صحاح سے

وفيه احاديث جامع الكبير واحاديث ذكرها الشيخ الامام العار

اور ان میں حدیثیں جامع الکبیر کی ہیں اور وہ حدیثیں جو شیخ امام عارف نے باہر

بالله ابو الحسن البكري رحمة الله عليه شعبان بين رجب وشهر

ابو الحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے بین ماہ شعبان جو رجب اور ماہ رمضان

رمضان يغفل الناس عنه يرفع فيه اعمال العباد فاحبان

کے مہینے میں ہر شخص سے لوگ غفلت کر لیتے ہیں اس مہینے میں لوگوں کے اعمال پیش آتے ہیں جو چاہیں

علي الاوانا صائم رواه البيهقي في شعبان لايمان وعظا

ایسے حال میں پیش ہو کہ میں روزے سے ہوں کہ کوئی ناسی نے شعبان الايمان وعظا میں

قال لم يكن رسول الله عليه السلام في شهر رمضان

کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے

في شعبان وذلك ان النبي فيه اصاب من يموت في السنة

مہینے میں کہتے تھے اور یہ اس لئے کہ اس مہینے میں ہر سال کے تین سو سال کی اچھیں لکھی جاتی ہیں اس لئے کہ

شعبان شهر رمضان شهر الله رواه الديلمي في مسند

شعبان مہینہ رمضان اللہ کا مہینہ ہے اس کو دیلمی نے مسند الفرو میں میں روایت کیا ہے

عزائشة ان امرأة ذكرت لها انها تصوم رجب فقالت زكنت

عائشہ روایت ہے کہ کسی عورت نے اپنے ذکر کیا کہ وہ نے ذکر کیا کہ جب میں روزے سے تھی کہ کوئی عورت نے کہا کہ

صائت شهر الاصله فليكن لشعبان فانه فيه الفضل واه

کسی مہینے میں وہ اصل ہے تو شعبان کو لازم کر کے کہہ کر کہہ رہیں فضیلت ہے اس کو ان کے

۱۶  
شعبان  
بہارِ زمان  
آجال  
جمع  
مہینے

المقالة الثانية فيها ورد في فضل ليلة النصف من شعبان

در سراسر سال آن احادیث میں جو خاص شعبان کی چند راتوں میں شب کی تحصیل میں آئیں ان میں سے

عمرہ فی قول الله سبحانه فيهما يقرب كل امرئ الى ربه قال في ليلة النصف من

روایت ہو کہ اس آیت کی تفسیر میں نہیں فیصل کیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا ہے جو کہ مان کی جا۔ ہوسے میں

شعبان یوم امر السنت وینسنة الاحياء وکتب الحسن والبر في هذه الايام

ساتھ سال کا حال ہوگا۔ باتا ہے اور راتوں میں بھی اور صبحی قلب بند ہو جائے ہیں اور کوئی نہ سمجھے

ولا ينقض من امره احد من اهل البيت او ابن ابي طالب وذو النور العظمیٰ

اور نہ ان میں سے کوئی ایک کو اس میں جو ہے اور ابن ابی طالب اور اس کی تمام راتوں میں

الى ان ذلك يكون في ليلة القدر والابتداء فيه يكون من

کہ یہ کتابت لیستہ القدر میں ہوتی ہے اور اسکا شروع شعبان کی

ليلة النصف من شعبان وعز القاسم بن محمد بن ابي بكر الصديق

پندرہویں شب سے ہوتا ہے اور قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما

عزابه وعز عمه عن جده الى بكر الصديق عن النبي صلى الله

محمد با اپنے چچا عبد الرحمن سے وہ اس کے دادا ابو بکر صدیق سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم قال ينزل الله تعالى الى السماء الدنيا ليلة النصف من

سے روایت کرتے ہیں فرماتا کہ اللہ تعالیٰ سماء دنیا کی طرف شعبان کی پندرہویں شب کو

من شعبان فيغفر لكل من استغفر الله في هذه الليلة او في قلبه شعبان

ظہور فرماتا ہے جس شخص کو گھر یا کو غم یا کسی اور شخص سے کچھ کچھ مل جائے کہ وہ اللہ سے استغفار کرے

رواه البيهقي عن علي بن ابي طالب عن النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان

اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے اور علی بن ابی طالب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں جب

ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها و صوموا نهارها فان

شعبان کی پندرہویں شب آوے تو اس رات کو عبادت کرو اور اس دن روزہ رکھو کیونکہ

الله ينزل فيها الغروب والشمس الى السماء الدنيا فيقول

اللہ تعالیٰ اس رات آفتاب کے غروب ہوتے ہی سماء دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پھر کہتا ہے

الا من مستغفر فاعف له الا من مستغفر فافرقه الا من

کوئی مستغفر نہ ہوگا والا ہے کہ اسکو بخشوں کوئی رزق کا طالب ہے کہ اسکو رزق دوں کوئی

روایت ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں نہیں فیصل کیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا ہے جو کہ مان کی جا۔ ہوسے میں

فی سنیۃ الاکتب اجلها فی شعبان فاحب ان یکتب اجل ان فی عبادۃ  
 نہیں ہوتی مگر اسکی اجل شعبان میں لکھی جاتی ہے سو مجھ کو یہہ محبوب ہے کہ میری اجل ایسے حال میں لکھی جاوے کہ میں اپنے رب سے

ربی وعمل صالحی وعنہا ایضا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ یکتب  
 عبادت اور صالح عمل میں مشغول ہوں اور یہ بھی اُنہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حال یہ ہے کہ میں یعنی

یعنی شعبان ملک الموت من قبض فاحب ان لا ینسئ اسمی الا وانا  
 شعبان میں ملک الموت کے واسطے جو کوئی میری لاش کو لے گا یا جاتا ہے پس مجھ کو یہہ محبوب ہے کہ میرا نام نہ لکھا جاوے مگر حال میں میں

صائم وقد روی عن عائشۃ عن النبی ینکون فی لیلة النصف  
 روزہ دار ہوں اور بیشک عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہنہ تو پندرھویں شب کو ہوتا ہے

ولیس اللیل محل الصوم فالمعد ان اللہ یعید بركة الصوم علی  
 اور رات کے وقت روزہ نہیں ہو کرتا تو اب یہہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ روزہ کی برکت

وقت لکتابۃ من اللیل ویمتد ان یکون الکتابۃ نہاراً وتسلم  
 رات کو کتابت کے وقت ہٹا لانا ہے اور یہہ بھی احتمال ہے کہ کتابت دن کو ہوتی ہو اور شہرہ کو

الصحفۃ للملک لیلۃ کما جاء فی حدیث اخر وہ ابن ابی الدنیا  
 فرد کی سپردگی رات کے وقت ہوتی ہو چنانچہ ایک اور حدیث میں آیا ہے اُسکو ابن ابی الدنیا نے

عن عطاء بن یسار قال اذا کان لیلة النصف من شعبان رفع الی  
 عطاء بن یسار سے روایت کیا ہے کہ شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو

ملک الموت صحیفۃ فقال قبض من فی هذه الصحفۃ فان  
 فرد ملک الموت کو مل جاتی ہے پس کہا میں آنکی جان جو اس فرد میں ہے قبض کر تو نگاہیں بیشک

العبد لیعرس العرس وینکھ الازواج ویبذل لبنیان وازاسی  
 وہ شخص تو باغ نکھاتا ہے اور بیسیان کرتا ہے اور محل چناتا ہے اور اُسکا نام

قد ینسئ فی الموتی وروی الدیلمی عن ابی ہریرۃ تقطع الاجال  
 مردوں میں داخل ہو چکتا ہے اور دیلمی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتا ہے کہ شعبان سے اگلے

من شعبان الشعبان حتی ان الرجل لینکھ ویولد له وقد  
 شعبان تک اچلین منقطع ہو چکی ہیں یہاں تک کہ آدمی نکاح کرتا ہے اور اس کے اولاد ہوتی ہو اور

خرج اسمہ فی الموتی وروی عن عثمان بن المغیرۃ بن الاخنس  
 اُسکا نام موت میں نکلتا ہے اور عثمان بن المغیرہ بن الاخنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۲۳

۲۴

۲۵

۱۰ عادیہ باز  
 گواہین ۱۱  
 تسلیم ہون ۱۲  
 شخب  
 ۱۳  
 درخت شام ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰



والعربة الطوبى لله في أو دا غفر من دعاء في هذه الليلة أو استغفر في فيها وقت  
اور عرب طوبى لله في أو دا غفر من دعاء في هذه الليلة أو استغفر في فيها وقت  
ان ليلة النصف من شعبان معروفة بالفضل في غير هذه الامه ايضا حدثنا الله  
كوشعياں کی ہندوہوین شب اور انہوں میں بھی فضیلت میں مشہور ہے حدیث سے بیشک ان  
تعالیٰ بطلم فی لیلۃ النصف من شعبان فی غفر کثیر خلق لا مشرک او مشرکین  
تعالیٰ شعبان کی ہندوہوین شب کو طوبیٰ و غفران ہے پھر تمام خلقت کو بخیر و نیکوئی بخیر و نیکوئی کر کے  
رواہ ابن ماجہ عن ابی موسیٰ ما من لیلۃ بعد لیلۃ القدر افضل من لیلۃ النصف  
اسکو ابن ماجہ نے ابو موسیٰ سے روایت کیا لیلۃ القدر کے بعد کوئی رات شعبان کی ہندوہوین شب سے  
من شعبان ینزل الله فیها الوسماء الذی فی غفر لعباده کما م الامشرا و مشرکین  
افضل نہیں ہے اس میں اللہ تعالیٰ سمیاء و نبال کی طرح نزل فرماتا ہے جو پورے تمام مہینوں کو بخیر و نیکوئی بخیر و نیکوئی کر کے  
او قاطع رحم رواہ سعید بن منصور عن عطاء بن ریس ما من لیلۃ بعد لیلۃ النصف  
قاطع رحم کے اسکو سعید بن منصور نے عطاء بن ریس سے روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ شعبان کی ہندوہوین شب میں  
من شعبان فی غفر کثیر خلق لا مشرک او مشرکین رواہ الیہی عن معمر بن  
کھوڑ فرماتا ہے پھر تمام خلقت کو بخیر و نیکوئی بخیر و نیکوئی کر کے اللہ تعالیٰ شعبان کی ہندوہوین شب میں  
جیل فی لیلۃ النصف من شعبان یوحی الله الی ملک الموت یقبض کل نفس یرید  
روایت کیا ہے شعبان کی ہندوہوین شب میں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو بتاتا ہے کہ اس کی موت کی تاریخ ہے  
قبضها فی تلك السنة رواہ الدیوری فی المجالسة عن اشد بن سعید  
ہوئی ہر ایک کو قبض کر کے اس کے دہرے میں اس کے حال میں اس کے بعد سے مرسل روایت کیا ہے  
یفی الله الخیر فی رجب لیلۃ الاخریٰ و الفطر لیلۃ النصف من شعبان  
اللہ تعالیٰ ہر ایک کو بخیر و نیکوئی بخیر و نیکوئی کر کے اور عید کی شب کو اور شعبان کی ہندوہوین شب کو  
یستغفر فیہ الاجال الاثر او یکتب فیہا الحاج و فی لیلۃ القدر  
کو آئین اچھین اور رزق لکھی جاتی ہے اور آئین حاجی لکھی جاتی ہے اور عید کی شب کو اور شعبان کی ہندوہوین شب کو  
الی الاثر ان تا ہے جبریل فقال فی لیلۃ النصف من شعبان اولیٰ لیلۃ فیہ  
ان دن کے وقت تک کھولے رکھتا ہے ہر سال اس میں جبریل آیا اور کہا ہے شعبان شعبان کی ہندوہوین شب میں اللہ تعالیٰ  
عتقاء من النار بعد شعرم غم کثیر الیہی عن عائشہ قال قال  
دوزخ سے آزاد کر کے ہوسکتا ہے غم کثیر کی وجہ سے اور عائشہ سے روایت کیا ہے اور عائشہ سے روایت کیا ہے

من شعبان فی غفر کثیر خلق لا مشرک او مشرکین  
افضل نہیں ہے اس میں اللہ تعالیٰ سمیاء و نبال کی طرح نزل فرماتا ہے جو پورے تمام مہینوں کو بخیر و نیکوئی بخیر و نیکوئی کر کے  
او قاطع رحم رواہ سعید بن منصور عن عطاء بن ریس ما من لیلۃ بعد لیلۃ النصف  
قاطع رحم کے اسکو سعید بن منصور نے عطاء بن ریس سے روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ شعبان کی ہندوہوین شب میں  
من شعبان فی غفر کثیر خلق لا مشرک او مشرکین رواہ الیہی عن معمر بن  
کھوڑ فرماتا ہے پھر تمام خلقت کو بخیر و نیکوئی بخیر و نیکوئی کر کے اللہ تعالیٰ شعبان کی ہندوہوین شب میں  
جیل فی لیلۃ النصف من شعبان یوحی الله الی ملک الموت یقبض کل نفس یرید  
روایت کیا ہے شعبان کی ہندوہوین شب میں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو بتاتا ہے کہ اس کی موت کی تاریخ ہے  
قبضها فی تلك السنة رواہ الدیوری فی المجالسة عن اشد بن سعید  
ہوئی ہر ایک کو قبض کر کے اس کے دہرے میں اس کے حال میں اس کے بعد سے مرسل روایت کیا ہے  
یفی الله الخیر فی رجب لیلۃ الاخریٰ و الفطر لیلۃ النصف من شعبان  
اللہ تعالیٰ ہر ایک کو بخیر و نیکوئی بخیر و نیکوئی کر کے اور عید کی شب کو اور شعبان کی ہندوہوین شب کو  
یستغفر فیہ الاجال الاثر او یکتب فیہا الحاج و فی لیلۃ القدر  
کو آئین اچھین اور رزق لکھی جاتی ہے اور آئین حاجی لکھی جاتی ہے اور عید کی شب کو اور شعبان کی ہندوہوین شب کو  
الی الاثر ان تا ہے جبریل فقال فی لیلۃ النصف من شعبان اولیٰ لیلۃ فیہ  
ان دن کے وقت تک کھولے رکھتا ہے ہر سال اس میں جبریل آیا اور کہا ہے شعبان شعبان کی ہندوہوین شب میں اللہ تعالیٰ  
عتقاء من النار بعد شعرم غم کثیر الیہی عن عائشہ قال قال  
دوزخ سے آزاد کر کے ہوسکتا ہے غم کثیر کی وجہ سے اور عائشہ سے روایت کیا ہے اور عائشہ سے روایت کیا ہے

میتلافاف الاکذا الاکذا اختی طلع القمر واه ابن حاجه والیہ

قال بعد الضعیف نزول لله تعالی السحاب الذی یبکون فی

کل لیلۃ لکن یختص ذلک بالثلث الاخیر و فی لیلۃ الضعیف

من شعبان یکون من غروب الشمس الی الفجر ولا یتصر ذلک

فی الثلث الاخیر وهذا من فضل هذه الیلۃ و فی الحدیث

ان الله اعلم لعباده فی هذه الیلۃ عطاء عظیما لم یعلمنا به

لقوله صلی الله علیه وسلم الاکذا الاکذا اختی طلع القمر کذا قالوا

وعن نوفل البکالی ان علیا بن عقیلۃ و الضعیف من شعبان

فاکثر الخیر فیها یظهر الی السماء الذی یقال ان ذلک

لیلۃ فی مثل هذه الساعۃ فنظر الی السماء فقال هذا الساعۃ

مادع الله فیها احل لا اجابه ولا استغفر احد فی هذه

اللیلۃ الا غفر ما لم یکن عشارا او صاحبا او کاهنا او عریفا

او شرطیا او جابیا او صاحب کوبۃ او عریطۃ قال نوفل الکوبۃ

طالع الاکذا انزل من  
در شبلا در پنج گزند  
۲۱۱ طالع  
کوتاه شدن ۲۱۲  
طالع اعطاء عطا  
و اما در کردن آن  
طالع ۲۱۳  
چندین چیز  
در شبلا در پنج گزند

یا مال

یا جلا و یا مال تخالیف والا یا خرد باز یا باجی والا بنو نوفل کہتا ہے کوبۃ

تراثیہ بفرجھا او مشرک رواہ البیهقی عن عثمان بن العاص وروی عن کعب بن

راشد عن عثمان بن العاص سے روایت کیا ہے اور کعب سے روایت ہے کہ

لله تعالى بعث حنبلا بن النخعة ليلة النصف من شعبان ليامر الناس

اللہ تعالیٰ نے حنبلا بن النخعة کو شب کو بعث کیا کہ تم کو حکم ہے کہ

ويقول ان الله قد اعق وليلتك هذه عذرتكم الله واعد ايام الدنيا

اور یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شب میں آسمان کے ستاروں کی گنتی اور زمین کے درختوں کی گنتی

وليامر اعداءه او سارق الشجر وزنة الجبال عد السمال عز عطاء بن

کی گنتی اور درخت کے پتوں کی گنتی اور پہاڑ کی وزن کی گنتی کے برابر آراکھ دے اور عطاء بن

اذا كان اول ليلة من شعبان فليس من ملك الموت كل من يقبض روحه في تلك

جب شعبان کی پہلی شب ہوگی تو ملک الموت کے واسطے لوگوں کی فہرست جو اس سال میں آئندہ

السنة المثلث من العام المقبل ان الرجل ينيك النساء ويولد له مولود

سال میں تیس سالہ میں گنتی جاتی ہے اور بیشک بعض شخصوں سے نکاح کرے گا اور اس کے اولاد ہوگی جو اس سال

وغيره ويظلم ويغفر له ما له اسير في الاجياد رواه ابن زنجويه

اور غلام گناہی اور ظلم کرتا ہے اور غلام کرتا ہے حالانکہ اس کا نام زندہ نہیں ہے ہوتا ہے کہ اس کو جو شہر دیکھا ہے الفاظ کی

الافاظ والقاموس الشجاء والشجاعة بالكسوال عدالة وشجاعة

تفسیر قاموس میں ہے شجاء اور شجاعة سب کے کسرہ سے دشمنی شجاعة

باغضه وللشجاء المذكور في الحديث صاحب لبدعة التارك للجماعة

بغض کہنے والا اور شجاء جو حدیث میں آیا ہے بدعتی جماعت کا تارک ہے

وفي النهاية يغفر له لكل عيبه ما خلا مشركا ومشاغبا ومعاصيا للشريعة

اور نہایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک بندہ کو بخشتا ہے نہایت چیز مشرک اور مشاغب اور معاصی شریعت کے

العداوة قال لا وزاعا را دا بالمشاغل هذا صاحب بدعة مفارقة الجماعة

عداوت ہے اور زاعی کہتا ہے مشاغل سے اس جگہ بدعتی جماعت سے الگ ہونا مراد ہے

وقال الطبري الشجاء العداوة والغلو الحقول ولعل المراد ما يقع بين

اور یہی کہتا ہے شجاء عداوت ہے اور کینہ اور انتقام کی تاک میں ہونا اور شاید مراد وہ ہے کہ

المسلمين من النفس الامارة لا الدين كانه يشحن قلبه بغضه فوغل

مسلمانوں میں جو نفس امارہ کی طرف متوجہ ہوں اور دین کے رنج ہو جائے کہ وہ اپنے دل کو اپنے بغض سے بھر دے اور غلو







عن الخمرین شخت السفینة ملاقا وفي القاموس عشر اخذ واحد من عشر

عین الخمرین میں سے شخت السفینہ یعنی شے کشتی کو پرکرو یا اور قاموس میں سے عشر یعنی دس میں سے ایک لے لیا

وعشرهم اخذ عشر اموالهم والعشار قابضه وقال في النهاية عشر ماله وعشر

اور عشر میں سے لے لیا اور عشر اموال میں سے لے لیا اور عشر ماله میں سے لے لیا اور عشر ماله میں سے لے لیا

فانا عاشر معشر عشار اذا اخذت عشرة وفي الحديث ان لقيتم عاشر

فانا عاشر اور عشر جب ملے ہو تو اسکا سوال سے چکے اور حدیث میں ہے اگر تم عاشر کو پاؤ تو

فاقتلوه اي ان وجدتم من يخذ العشر على عادة الجاهلية مقيما لدينه

تھو مار ڈالو یعنی اگر تم ایسے کو پاؤ جو دسواں حصہ کفار جاہلیت کی عادت پر اپنے دین پر قائم رہ کر ہو

فاقتلوه الكفرة او لاستحلاله ان كان مسلما واخذ مستحلالا تاركا لقرض

ایسے کو کفر کے سبب سے مار ڈالو یا اس سے کفر کے سبب سے مار ڈالو یا اس سے کفر کے سبب سے مار ڈالو

الله ربع العشر لا يخذ على فرض الله كيف قد عشرين امة للنبي صلى الله

عزیز کے وہ چالیسواں حصہ ہے لہذا نہ نکل کر جو ہند کے حکم کے موافق دیتا ہے ہر ایک کے لیے چالیسواں حصہ

عليه ولم يخلفاء بعده وسمى عاشر الاضافة ما يخذ الى العشر كربع العشر

کے واسطے اور ان کے بعد خلفائے اس کے واسطے عاشر لیا گیا ہے اور عاشر کے واسطے نام ہو گیا جو ال یہ لیتا ہے ہر ایک کے لیے چالیسواں حصہ

اونصف كيف هو ياخذ العشر جميعا في اسقن السماء وعشر اموال

یا نصف کھاتا ہے ہر ایک کو چالیسواں حصہ پورا عشر نہیں لے لیتا ہے جو کھاتا ہے سیراب کیا ہوا اور زمین کے

اهل الزمة في التجارات انتهى وقال الطبري الاسحار وعشر استثنيا

سودا گری اہل کا عشر لیتا ہے انتہی اور طبری کہتا ہے تجار کے لیے ہے جو چاہے دو گرا اور عشر کے یہ دو گرا

تشديدا عليهم ما واغما كالأسين من رحمة والعريف هو العرف

تشدد کے واسطے سختی ہو رہے ہیں اور گویا یہم دونوں کی رحمت سے ایسے ہیں اور عرف عراف ہی ہوتا ہے

والمراد هم هنا النجم والنجم علم الغيب في الحديث من اتى عرافا

اور یہاں مجسم مراد ہے آیا وہ شخص جو غیب دانی کا دعویٰ کرے اور حدیث میں ہے جو شخص عراف یا کاہن

واكها كذا في النهاية وقال الطبري هو قسم من الكهان يستدلى على

سے جو چھے یہہ نہا میں ہے اور طبری کہتا ہے عراف کھان کی ایک قسم ہے جو جوری گئی ہو

معرفة المشرق والضالة بكلام او فعل وحالة واكها من خبر عن

اور گم ہوئی چیز کی بھان پر کلام سے یا فعل سے یا حال سے ہند لال کیا کرتا ہے اور کاہن کی خبر جو ہند لال

جزا غیر الخیار وقال الامام ابو جعفر محمد بن جریڈ الطبری وغیرہ و ذکر  
 ابن عباس بن کثیر ع

اسبال الارار وحده لانه كان عاقب لسانهم وسلكهم من القبيح وغيره  
 صرف ازار کے سبال کا اسوا ہے کہ انکا عام لباس ہی تھا انہیں غریب اور کمزور کا ستار  
 حکمہ قلت قل من لا مینا ومنه صا علیہ من کلام رسول اللہ  
 حکمہ میں کہتا ہوں یہ مضمون کہلا اور صاف کہہ دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جاتا ہے

من روايت سالم بن عبد الله بن عمر بن الخطاب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب با پیسے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے

قال اسبال في الارار والقبيح العاقبة من جوشع الخیار لانه يظن الله تعالى اليه  
 فرمایا سبال ازار اور قبیح عاقبت میں ہوتا ہے جیسے کوئی سبکی کھڑکی یا نہ ہو تو اسکا تھکا دیا جاتا ہے

يوم القيامة رواه ابو داود والنسائي وابن ماجه باسناد حسن في كلام النووي  
 اُنکے طرف سے روایت کیا اسکا ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے حسن اسناد سے روایت کیا کیونکہ کلام تمام جوشع میں کہتا

وقد ورد في اكثر طرق الحديث ان في المسبل مطلقا وفي بعض المسبل ازار  
 اور حدیث کے اکثر طرق میں جیسے ہم بحث کرتے ہیں مطلق مسبل وار وہ روایت اور بعضی روایت مسبل ازار ہے

ولعل قيدا بعض الروايات على حسنة من جهة شيوع استعمال الاسبا وشتمه في الارار  
 شاید کہ ازار کی قید کسی راوی نے اپنی بوجہ کے موافق لگا دی ہو جس حدیث سے کہ سبال استعمال اور اسکی شہرت ازار ہی میں ہوتی تھی

و ادع علم المقالة الثالثة في قيام ليلة النصف من شعبان وصيها  
 والدعا علم تیسرا مقالہ شعبان کی پندرہویں شب کی بیداری میں اور ستر اسبغ کے روزہ کہنے میں

يومها وما ثبت فيها من الادعية والاذكار عن علي بن ابي طالب  
 اور اس شعبان میں جو دعائیں اور ذکر ثابت ہیں علی بن ابی طالب سے روایت ہو

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان ليلة النصف من شعبان  
 کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں شب آوے تو

فقوموا اليها وصوموا يومها الحديث وعنه عائشة قالت كانت ليلة  
 اس شعبان میں بیداری کرو اور اس روزہ رکھو آخر تک اور عائشہ سے روایت ہو کہ شبی میں کہ شعبان کی

النصف من شعبان ليلة وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم عنده فلما كان  
 پندرہویں شب میری باری تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تھے جب آدھی رات

















تاذن قیام هذه الليلة فقلت نعم بأبي أنت في مقام فسر طويلا حتى  
اس رات کے قیام کی اجازت دیجی ہوئے عرض کیا یا نبیؐ ان پر جان ہو جائیں پھر کہے اور بڑا درویش ہو گیا یہاں تک کہ

ظننت انه قبض فقبضت التمسہ ووضعته على بطن قدميه فتسك  
پہنے گمان کیا کہ آپ نے وفات پائی پھر میں کھڑی ہو کر ٹوٹنے لگی اور پیٹے اپنا ہاتھ آپ کے تلوون پر رکھا تو وہ ہلا

ففرحت وسمعت يقول في سبجي اغفر بعفوك من عقابك واعوذ بربك  
پس میں خوش ہو گئی اور پیٹے اُسکے ثنا کہ سجدہ میں یہ کہہ رہے تھے تیرے عقاب سے تیرے عفو کی پناہ لیتا ہوں اور میرے غصے سے تیرے

من سخطك واغفر لك منك جل جلالك احسن ثناء عليك انت كما  
رضا سندی کی پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں تیرا وجہ بزرگ ہی تیری ثنا کی شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی فرمائیے

اثبتت على نفسك فلما اصبحت ذكرته فله فقال يا عائشة تعلمي هن وعلم  
تو نے اپنی ثنا کی سب سے صبح ہوئی تو پیٹے ان کا ذکر کیا پس فرمایا اے عائشہ! انکو سیکھ لے اور رکھ لے

فان جبرئيل عليا السلام علمنيهن وامران اردن هن في السجود رواه  
کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھ وعائین مجھ کو سکھائی ہیں اور کہہ دیا ہے کہ سجدہ میں انکو ربا پر ہا کر دوں اسکو بہت حق

البرقي عنهما رضي الله عنهما قام رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل  
نے روایت کیا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات سے اٹھ کر

بصلي فاطم السبي حتى ظننت انه قبض فلما ريت ذلك فنت حق  
نار شمع کی اور سجدہ بہت دیر کیا یہاں تک کہ پیٹے گمان کیا کہ حضرت نے وفات پائی جب پیٹے یہ حال دیکھا تو میں اُٹھی یہاں تک کہ

سركت بهامه فتسك فوجعت فلما رفع راسه من السجود وفرغ من صلاته  
اُٹھا اٹھوٹھا ہلا ہاتھ پر چلی آئی جب آپ سجدہ سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو

قال يا عائشة راي ايا حيراء اظننت ان النبي قد خاض بك فقلت لا والله  
فرمایا اے عائشہ! نہ کہا یا لے حیراء کہا کیا تو نے یہ گمان کیا کہ نبیؐ نے تجھ سے خد کیا پس پیٹے عرض کیا نہیں تمہاری تہ

يا رسول الله ولكن ظننت انك قبضت لطول سجودك فقال ان تدري  
یا رسول اللہ! پر پیٹے سجدہ کی درازی سے یہ گمان کیا کہ تجھ نے وفات کی پھر فرمایا تو جانتی ہیں

اي ليلة هي قلت الله ورسوله اعلم قال هذه ليلة النصف من شعبان  
یہ کونسی رات ہے پیٹے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول ہی فرماتا ہے یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے

ان الله يطام على عباده في ليلة النصف من شعبان فيغفر المستغفرين  
بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں اپنے بندوں پر مہر فرماتا ہے پھر مغفرت مانگنے والوں کو بخش دیتا ہے

لله خط بالضم  
ويفتحون ويفتحون  
شتم كرمين ناخضون  
شعبان ۱۱ م ۱۱  
نكس او ذك  
ن علك علك  
خود انصاف  
شعبان ۱۱ م ۱۱  
شعبان ۱۱ م ۱۱  
شعبان ۱۱ م ۱۱  
شعبان ۱۱ م ۱۱





من شعبان یقرئ فی کل کعة بفاتحة الكتاب قل هو الله احد عشر مرات  
را۔ نہ بڑھیں، ہر ایک رکعت میں پورہ فاتحہ اور گیارہ گیارہ بار قل هو الله احد سے  
 اے نبی الی آخرہ ویام الکتابیزان لا تکتبوا علی عبدک سبیتا واکتوا له  
آخر حدیث تک۔ اور گیارہ کتابین کو حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندہ کے گناہ مت لکھو اور اس کے حسنات  
 الحسنات الی ان یحول علیہ الحول ومن صلی هذه الصلوة قال یحب الی  
جب تک یہ سال گزر جائے لکھتے رہو اور جو کوئی یہ نہ ساز پڑھتا ہے تو برور دگار اس کے واسطے  
 صلیا من عبدہ تلك الیلة قال ابن الجوزی فیہ عجایب وضعفاجت  
ہیں رات کے عبادوں میں حصہ مقرر کر دیتا ہے ابن جوزی کہتا ہے کہ سب سے اسی مجہول اور ضعیف ہیں حدیث  
 من قرأ الیلة النصف من شعبان الف مرة قل هو الله احد فی مائة رکعة  
جسے شعبان کی پندرہویں شب کو ہزار بار قل هو الله احد سو رکعت میں پڑھے تو  
 ثم یخرج من الدنیا حی یموت الله علی منامہ مائة مائتین ویشرف  
دنیا سے نہیں نکلیگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس پر خواب میں فرشتے بھیجے گا تیس فرشتے تو ہوگا جنت کا  
 بالجنة وثلاثون یوسون من النار وثلاثون یصعد من النار فی عشرة  
مئوہ بیٹے اور تیس پڑھنے لگے سے بچاؤ بیٹے اور تیس اس کو خطا سے بچاؤ بیٹے اور دس  
 یکنون من عاذا قال ابن الجوزی فیہ عجایب ومما ہون حدیث  
بیٹے دشمنوں کو ہٹا دینے ابن جوزی کہتا ہے اس میں مجہول اور بدنام لکوی ہیں حدیث  
 علی ایت رسول الله صلی الله علیہ وسلم الیلة النصف من شعبان فاصل  
علی ایسے منقول ہو کہ شیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شیعہ ان کی پندرہویں شب کو پکارا گئے اور چودہ  
 اربع عشر رکعة الحدیث واسنادہ مظلم وقال ابنہ فی شیعہ ان یکن  
رکعت پڑھیں آخر حدیث تک اور اس کی سہناؤنا معلوم ہی اور یہی کہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ  
 موضوعات من الباع الشنیعة ما تعارف الناس اکثریادلفنا  
حدیث مشہور ہے اور ہر رکعت شنیع ہے یہ جو ہندوستان کے اکثر شیعہوں میں لوگوں سے  
 من اقیاد السج ووضعی علی البیت واجل ان وتفاخرهم بذلک  
رواج ہے رکھا ہے روشنی کرتی اور گھروں پر اور دیواروں پر چراغ جلائے اور یہیں انھوں کو نا  
 واجتی اعہم للہو واللعب بالذار و اخراق الکبریت فانما الاصل  
اور انھیں بازی کے لئے لہو و لعب کو جس طرح ہوتا اور گندک شہرہ چھوٹا لکھا ہے تو وہ ان سے کہ کتب صحیحہ

سلاہ سادہ بقا  
 کے دشمنی کر دینا  
 زوت

است

بعض الیما الموتر کہا وبنی العار و ترک المواظبة و هو خشية ازیکت  
ساتون میں پڑھا پھر جیورین اور راولپنڈی کے ترک پر عذر بیان فرمایا ایسا نہ ہو کہ ہم پر فرض

علینا اثر و اظہار علیہا الخفاء السراشدن خصوصاً امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ  
 ہوجاویں پھر خلفاء راشدین سے تراویح پر دعا و مستحکم خصوصاً امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ

اللہ عنہم اجمعین کہ اچھا ہے فی الاحادیث وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
عنہم اجمعین ہے چنانچہ حدیثوں میں آیا ہے اور بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

علیکم بسنتی و سنتی خلفاء الراشدین من بعدی و ذکر فی بعض کتب

الفقہاء ترک اہل البلد الترابیہ قاتلہم الامام علیؑ لک یہ روایت کا  
 ذکر کرتا ہے اگر کسی شہر کے لوگ تباہ و برباد ہو جائیں تو کسی شہر کے برائے امام قاتلہ کہے اور روایت ہے کہ عایشہؓ

عائشہؓ تقوٰی خفہ کو ان مولیٰ لها وکذا اور سلمیٰؓ کا تقوٰی جماعت  
اپنے مولیٰ وکوان کے پیچھے تراویح پڑھا کرتی تھیں اور البیہ ہی ام سلمہ رضہ عورتوں کی جماعت کا قائم نام ہے

النساء ائمتہا مولانا حسن البصر وید کمالہا فی عتہ فصول  
 پستی حقین امجدی مولانا حسن البصر کی ان ۱۱ است کرتی تھیں اس میں جو کتب کو پتہ کئی فصلوں میں کر کے

فصل اول فی تعلیم در اطفال بعد از پندرہ عشرین

رکعت ہماروی البقی فی سناد صحیح انہم کانوا یقونون علیہم عمر بن  
 اکثہن کہو کہ البقی کے صحیح اسناد سے روایت کیلئے کہ وہ لوگ عمر بن کے عہد میں ہیں

بعض شریکے و فی محمد عثمان و علی مثله و روی ابن عباس ان  
 کیفیت چرغا کرنے بجتے اور عثمان رضی اور علی بن ابی طالب علیہ السلام اور ابن عباس رضی علیہ السلام کو روایت کرتا ہے

صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرین رکعتہ ورمضان ثراوتربجا

بشکرت لکن المیزان قالوا ان هذا الحق ضعیف الصبر وروایت

انہ صلاحتہ عشر رکعتہ کا ہوا دتہ فی قیام اللیل و روی انہ کا کہ حضرت نے کیا تہ رکعت چہ سین جیسے کہ قیام لیل میں آجی عادت تھی اور روایت ہیکہ بعضہ ہرگز

الآنک السبح وقد جعلها جملة أئمة الساجدين نحو صلوة الغائب  
 مسجد کوئی تھے اور اسکو مساجد کے جاہل اماموں نے صلوة الغائب کے ساتھ  
 شکرۃ لجمہ العوام وطلب الرئاسة والتقدم وما لا یذکرہا القصص  
 عوام کے جمع کرنے کو ریاست اور تقدم کی تلاش میں جال بنالیا اور قصہ خوانوں نے اس تذکرہ سے  
 محاسن ثمانہ کتابا اقامۃ اللہ فی سعة ابطال مثال هذه المنکر  
 مجلس کو برکھ دیا پھر اللہ تعالیٰ نے ایسے منکرات دور کرنے کے لئے ہدایت کے امام قائم کئے پھر یہ منکرات  
 فتاویٰ امر ماوکامل بطلمانی بلاد مصریۃ والشامیۃ فی الاول  
 بریشان ہوئے اور سندھ آکھ سو کے ادائن میں اسکا البطل بلاد مصری اور شامی سے  
 المائۃ الثمانۃ وقد انکر الطرطوسی لاحتراع لیلۃ الختم ونصب المنابر  
 خوب طرح ہو گیا اور طرطوسی نے تو ختم کی شب بھرین بھی ختم سے اور منبر قائم کر نیسے اور  
 اختلاط الرجال والنساء والتداعب بینہم حتیٰ یؤکدوا فی التذکرۃ  
 عورت مردوں کے اختلاط اور آپس کے بازیچہ سے انکار کیا سو یہاں تک کہ جو ہوتا ہو تو بھی بہتہ نہ کرے میں ہے

### شہر رمضان

رمضان کا پہنا

واما شہر رمضان ففيه صیام وقيام والمراد بالقيام التراويح ونذر  
 اور رمضان کا چھب سوا سین روزہ ہیں اور رات کی نماز اور قیام سے مراد تراویح ہیں اور ہم بیان  
 ہرنا احکامہا والمسائل المتعلقة بہا علمہا قد اختلف العلماء فی  
 اسکے احکام اور مسائل جو اس سے متعلق ہیں کرکے سمجھ لے کہ علمائے تراویح میں یہ  
 التراويح هل تسمى سنت قال بعضهم لا هي من النوافل وتسمى مستحبة  
 اختلاف کیا ہے کہ آیا انکو سنت کہیں پس بعض علماء کہتے ہیں نہیں یہ تو نوافل ہیں اور انکو مستحب کہتے ہیں  
 وقال بعضهم تسمى سنة وهو الاصح وهو سنة مؤكدة للرجال والنساء  
 اور بعض کہتے ہیں انکو سنت کہنا چاہیے اور یہی اصح ہے اور تراویح مردوں اور عورتوں کے مابین میں سنت ہو کہ ہیں  
 تو انھا اختلف عن السلف انقطع الخلاف برواية الحسن عن ابي حنيفة  
 پہلے لوگ پہلوں سے بیٹے چلتے ہیں اور حسن کی روایت سے جو ابو حنیفہ رحمہما اللہ سے ہے  
 رحمہما اللہ انہما سنت لا یبغیٰ تمکا وهذا لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد اقامہا  
 خلافت جانا رہا کہ ہمہ سنت ہیں انکا ترک سزاوار نہیں ہے اور نہ ثابت ہے اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کو بعض

لہ تذکرہ مفتوحین  
 دام مبارک لا یخلف  
 علیہ قصص الغم  
 تشدید صلوات اللہ علیہ  
 علیہ تلاشی نیست  
 شدن ۱۲ خف  
 علیہ طرطوس بد  
 ہادی ۱۱  
 قاضی دگر گران  
 گزشتہ  
 علیہ  
 خف  
 فیصلہ انجمن  
 آئی بیان گزشتہ

بالجماعة مكره لانه لو كان مستحباً لكانت افضل كالمكتوب ولو كانت  
جماعت سے مکروہ ہوئی ہیں اسلئے کہ اگر مستحب ہو میں تو افضل ہوتی جیسے <sup>فرائض جماعت تو نہیں ہوتی ہیں اور اگر</sup>

افضل كان انتجروا والقائمون بالليل يجتمعون في صلوات جماعت طلباً  
افضل ہو میں تو جھگڑا اور رات کے قائم رہنے والے جمع ہو کر رات کی فضیلت کی طلب میں جماعت سے پڑھا کرتے

للفضيلة فالكلام بروذالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنا صاحب  
اور چونکہ یہ فضیلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلئے اصحاب رضوان اللہ

رضوان الله عليهم جميعاً علم انه لا فضل في ذلك الفصل  
علیہم اجمعین سے مروی نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ ہمیں کچھ فضیلت نہیں ہے <sup>دوسری</sup>

الثاني المستحب ان يجلس بين كل ترويخين مقدار ترويختين  
مستحب یہ ہے کہ ہر دو ترویخوں میں بقدر ایک ترویخ کے آرام لیا کرے اور

كذلك بين الخامسة والوتر وهو المروي عزلة خفيفة ولا التراويح  
ایسے ہی درمیان باچون ترویخ اور وتر کے آرام لے اور آرام کی خفیفہ جیسی روایت مروی ہے کہ ترویخ کا انداز

ماخوذ من الراحة ففیه تحقیق اسمها وهو المروي عن السلف واهل  
راحت میں سے نکالا ہے پس تواضع آرام کرنے میں اسلئے نام کا ثبت ہوا اسلئے ہی وی جلا آتا ہے اور درون

اکھرمین كانوا يجتمعون على ذلك ما اهل مكة فانهم يطوفون اسبوعاً  
حرم اسلئے اسی پر متفق تھے <sup>رہے مکہ واسلئے سو پہر لوگ سات گھنٹہ کیا کرتے ہیں</sup>

واهل المدينة يصلون ارباعاً وكنوا اهل كل بلد من بلاد المسلمين ثم هم  
اور مدینہ والے چار رکعت پڑھ لیتے ہیں اور ایسے ہی مسلمانوں کے شہروں میں سے ہر ایک شہر والے پھر اسکو

الخيار ان شاء سجدوا واهل اوصلي وقرأ القرآن وسكت ولو قرأ  
اختیار ہے چاہے سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ پڑھے یا نماز پڑھے یا قرآن کی تلاوت کرے یا سجدہ بھیجے اور اگر ہر ایک

الاستراحة بين كل ترويختين فقیل لا بأس به وقيل لا يستحب لانه  
دو ترویخوں میں استراحت کو ترک کرے تو کچھ نہیں اسکا کچھ نہیں اور کوئی کہتا ہے غیر مستحب ہے کیونکہ

يخالف عمل اهل الكرمين الشريفين زادهم الله تعظيماً وتشریفاً قال  
حرمین شریفین انوں کے عمل سے اللہ انکی تعظیم اور تشریف زیادہ کرے برخلاف یہ <sup>بندہ</sup>

العبد الضعيف صلى الله عليه حاله واحسن مبداءه وقاله ان الانتظار  
غداً اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسکا بہتر مبداءہ اور اسکا کہنا کہ

نشیبہ تحقیق  
نشیبہ بیاد شریفین  
نشیبہ اصلاح  
نشیبہ آفرین  
نشیبہ بکون کردن  
نشیبہ دینار و نیشین

بعض السلف في عهد عمر بن عبد العزيز يصلون أحد عشر ركعة قصدا  
عمر بن عبد العزيز کے عہد میں گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے اس غرض سے کہ

للتشبه رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي استقر عليه الأمر واشهر من  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شاہد ہو جائے اور وہ گنتی جو کثرت گنتی ہے

الصكابة والتابعين ومن جاءهم هو العشرون وما روى فيها  
مسیبہ اور تابعین سے اور ان کے بعد کے لوگوں سے شہور چلا آتا ہی سو بیس رکعت ہیں یہ جو روایت

ثلاث وعشرون فلحقها الوتر مع ما قال مالك روى عن الشافعي أيضا  
تیراویز تیس رکعت ہیں سو وتر کو تراویح کے ساتھ ملا لیں اور مالک کہتے ہیں اور شافعی نے یہ بھی روایت ہے کہ تراویح

انما استوت ثلاثون وتسع وثلاثون مائة الوتر فهو عمل اهل المدينة خاصة قالا  
مع وتر چھتیس یا آٹھائیس ہیں سو یہ خاص مدینہ والوں کا عمل ہے اور کہتے ہیں کہ

سبب ذلك ان اهل مكة يطوفون بالبیت سبعاً ويصلون ركعتي  
اسکا سبب ہے کہ مکہ والے کعبہ کے سات طواف کرتے ہیں اور طواف کے دو دو رکعت ہر دو تراویح کے بیچ میں

الطواف بين كل يومين واھل المدينة لما بعد من اذان هذه  
ترتیب میں ہر دو دنوں کے بعد چونکہ ہر دو فضیلت کے حاصل کرنے سے دور ہیں

الفضيلة صلوا بذكر اربع ركعات لیس مائة السنت عشرة واستقر  
تو انھوں نے ان کے پچیس چار رکعت پڑھنی شروع کر دیں اور ان کا نام ست عشرہ رکعت یا اور انکی

عادتهم على ذلك الى الان وقد روى ذلك عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه  
عادت آج تک وہی چلی آتی ہے اور کبھی یہی روایت عمر اور علی رضی اللہ عنہما سے بھی آئی ہے

لكنه غير مشهور عنهما فان صلے غیرہم ایضاً باسویستوی فی الاما  
پر کسی شہور نہیں ہے بلکہ ان کے سوا کوئی اور بھی پڑھ لے تو کیا درست ہے اور اس میں امام و غیرہ

وغیره ویبغی ان یصلوا فرادی لان التنفل بالجماعة فی غیر التراویح  
سب برابر ہیں اور بہتر یہ ہے کہ الگ الگ پڑھیں ہوا ہے کہ سوائے تراویح اور نوافل جماعت سے

مکروہ عندنا لکن اھل المدينة یصلونها بالجماعة والتنفیل بالجماعة  
حالیہ نزدیک کردہ ہیں لیکن مدینہ والے انکو جماعت سے پڑھتے ہیں اور تنفیل جماعت سے

لا یکر عندھم قال الشیخ قاسم الخفیف من متاخری علماء مصر التنفل  
انکو نزدیک کر دیا ہے ان شیخ قاسم بن مصر کے متاخر علماء میں سے کہتا ہے کہ تنفیل

سلف  
 الفخیمین  
 بردان گزشتہ ۲۱۸  
 سلف  
 استغفار  
 آرام  
 ثابت ختم  
 مع  
 سلف  
 سلف



وسائر السنن متنادی بطلان النبی لانها نوافل والنوافل تنادی بطلان

اور تمام سننیں مطلق نیست سے اور اہو جاتی ہیں کیونکہ یہہ نقلیں ہیں اور نقلیں مطلق نیست سے اور اچھاتی ہیں

والاحتیاط ان بنوی التراویح اوسنة الوقت اوقیا للیل فی شہر

اور احتیاط یہیں ہے کہ تراویح کی یا وقتی سنت کی یا ماہ رمضان کی قیام کیسے کی

رمضان فی سائر السنن بنوی السنة اونیوی الصلو متابعہ لہو

نیست کرے اور تمام سننوں میں سنت کی نیت کیا کرے اور اس نماز کی نیت کرے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم لیکون الباع عن الاختلاف ثم قیل فی محتاج لکل

کی متابعت سے یہ یعنی مقتوی نقلیں تاکہ اختلاف سے بچ جاوے پھر کہتے ہیں کہ تراویح کے

شفع من التراویح ملاحدة ان یوہا ولا یوہا انہ لا یحتاج اذا کل

ہر دو گناز کے واسطے جدا جدا نیست چاہئے (سور یہہ کہ نیت کی حاجت نہیں ہے اور اگر کسی کی

بمنزلة صلو واحدة الفصل الرابع فی قدر الصلوة

سب بمنزلہ ایک نماز کے ہے جو تھی فصل تراویح کی قرات کی

فی التراویح اختلاف فہ فیقل یقرأ مقدار ما یقرأ فی المغرب

بہر ا میں اس میں اختلاف کرے ہیں پس کوئی کہتا ہے اتنی قرات پڑھے جتنی نماز میں پڑھتے ہیں

لانہا اختلف من اختلف المکتوبات و هذا غیر مستدین لان لا یقع هذا

کیونکہ تراویح مکتوبات کے الٹی سی الٹی ہے اور یہہ قول استوار نہیں ہے کیونکہ اتنی مقدار سے

المقدار الختم فی رمضان وقال بعضهم یقرأ كما یقرأ فی العشاء لانہا

رمضان میں ختم اپورا نہیں ہوگا اور بعضہ کہتے ہیں انہ پڑھے جتنا عشاء میں پڑھتے ہیں کیونکہ تراویح

تبع العشاء فی وقتہا وروی الحسن عن ابی حنیفہ عن ان یقرأ فی کل

اپنے وقت میں عشاء کی تابع ہے حسن امام ابو حنیفہ سے روایت کرتا ہے کہ ہر ہر رکعت میں دس

رکعة عشریات و یحوہ لانہ یقع ہما الختمہ لانہ رکعات

آئین کم و بیش پڑھے کیونکہ اس مقدار میں قرآن ایک بار ختم ہو جائیگا اسلئے کہ تراویح کی نام رکعتیں

التراویح ستائت وایا القرآن ستة الاف فیکون فی کل رکعة

چھ تلو ہوتی ہیں اور قرآن کی آئین چھ ہزار ہیں تو ہر ایک رکعت میں چھینسا

عشریات تقریباً وقال بعضهم یقرأ فی کل رکعة عشرین الی ثلاثین

دس آئین پڑھتی ہیں اور بعضہ کہتے ہیں کہ ہر ایک رکعت میں بیس آیتوں سے تیس تک پڑھے

لے شہر کا ہونا  
کردن ذکر تراویح  
سرخ رنگ و چینی  
بازار و پیش  
سکھ کے کردن ام  
سکھ لہان لکھوم  
افغن المکتوبہ  
فی غیر اخص  
ارکعت بات دیو  
الغریبہ ۱۱ مکتوبات  
سکھ راست  
دو دروازہ و غل  
نہیں

بین الترویجین علی ما تعارف بکذا فافهمنا الزمان من تطویل القراءة  
اسس رواج کے موافق جو اس زمانہ کے حافظوں میں تراویح کی قرات بہت دراز ہوتی ہے

فی الترویج صعب المصابیل بل یکن ان ینقض الیل بذلک وهذا  
انتظار کرنا تا زیون پر دشوار ہوتا ہے بلکہ ممکن ہے کہ ساری رات ہی میں گزر جائے اور اس سے

یظہر ان تطویل القراءة غیر مستحسن کاستلزام قرات هذا العمل المستحب  
ظاہر ہوتا ہے کہ قرات کی طوالت اچھی نہیں ہے کیونکہ اس سے اس عمل کا فوٹ ہو جانا جو عمل مستحب

المعروف من السلف بل ینبغي عایة الاعتدال فی القراءة کما تیسر الترویج  
سلف سے بطور قرات کے چلا آتا ہے لازم آتا ہے بلکہ قرات میں میانہ روی کی حکایت ہے میں ترویج کا تیسرا اسان ہو جاوے

وسیما حکم القراءة فی الترویج ولواستراح مقلرا رابع رکعات بقراءة  
منزلا وہیں اور تراویح میں قرات کا حکم قریب آتا ہے اور اگر بہت سارے چار رکعت کے قرات و رہنا ہے

معتدلة وزقل فاصلا الترویج لکفی انشاء الله وترجو من الله القبول  
استراحت کرنے اس قدر نہیں چاہی دیر میں ترویج پڑھتا ہو تو بھی انشاء اللہ کافی ہو اور اس سے قبولیت کی امید ہے

الفصل الثالث فی نیت الترویج فانوی الترویج والسنن  
تیسری فصل تراویح کی نیت میں پس اگر تراویح کی یا دینی

الوقت و قیام الیل فی رمضان جائز ان نوى صلاوة مطلقة او نوى  
سنت کے بارے میں نیت میں ایل کی نیت کرے تو جائز ہے اور اگر مطلق نماز کی نیت کرے یا صرف

تطوعا فحسب اختلاف المشایخ فیہ حسب اختلافهم فی داء السنن الروان  
تطوع کی نیت کرے تو ہمیں مشایخ کا وہی اختلاف ہے جو سنن روا تھے اور میں اختلاف کرتے ہیں

ذکر بعض المتقدمین ان الاصران لا یجوز لانها سنة والسنة لا تتأد  
بعض المتقدمین یہہ ذکر کرتے ہیں کہ صبح یہہ ہے کہ جائز نہیں کیونکہ تراویح سینہ سنن اور سنت تطوع

بنیة التطوع او بنیة مطلقة الصلوة كما روى الحسن عن ابي حنيفة  
کی نیت سے یا مطلق نماز کی نیت سے اور نہیں ہو میں چنانچہ حسن ابو حنیفہ سے در باب دو رکعت نماز فجر کے

فی کعة الفجر وهذا لانها صلاوة مخصوصة بالکتابات فتجب مراعاة  
روایت کرتا ہے اور یہہ ہے کہ تراویح فرائض کی طرح مخصوص نماز ہے اس صفت کی رعایت

الصفت فلا تتأدی بمطلق النية وذكر اکثر المتأخرین ان الترویج  
ناجیہ پس مطلق نیت سے اور نہیں ہو مگر اکثر متأخرین یہہ ذکر کرتے ہیں کہ تراویح

یصح ویشوار امام  
عہ اشتغال  
سنت شریف  
بہر شکر ان شاء

ختمہ ثلثین فی الیوم وثلثین فی الایام وواحدة فی التراویح وقد روے  
 رتے تھے تیس ختم توراتونین اور تیس دنونین اور اک حتم تراویح میں اور مواہب لدنیہ

فی مواہب لدنیہ مثلاً عن الشافعی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین قالوا  
 میں ام شافعی رحمہ اللہ علیہم اجمعین سے ایسی ہی روایت ہے پھر کہتے ہیں کہ

الافضل تعذیل القراءة بین التسلیات كما روی الحسن عن ابی حنیفة  
 نام تسلیات یعنی تمام دو گانوں میں تعذیل افضل ہے چنانچہ حسن ابو حنیفہ رحمہ سے روایت کرتا ہے

وجاء عن عمرؓ فلا بأس به واما التسلیة الواحدة فانه لا یستحب تطویل  
 اور عمرؓ سے آئی ہے اسکا کچھ ذکر نہیں ہے اور ایک دو گانہ میں سو دوسری رکعت میں قرات

القراءة فی الثانية بدخلاف كما فی سایر الصلوات وان طول القراءة فی  
 کی درازی بالاتفاق غیر مستحب ہے جیسے تمام اور نمازوں میں اور اگر پہلی رکعت میں قرات

الاولی علی الثانية فلا بأس واما المختار فانه یجب ان یکون علی  
 دوسری رکعت سے دراز کرے تو کچھ ذکر نہیں اور راہنہ او پسندیدہ سدا سین اختلاف

الاختلاف عند ابی حنیفة والیوسف فیکون المختار التسویة بین  
 ضروری سے امام ابو حنیفہ رحمہ اور ابویوسف رحمہ کے نزدیک دونوں رکعت میں برابر

الركعتین ویکون المختار عند مجمل تطویل الركعة الاولى علی الثانية  
 پسندیدہ ہوگی اور امام محمد رحمہ کے نزدیک دوسری رکعت پہلی رکعت کی درازی پسندیدہ ہوگی

كما فی الصلوة المفروضة مسئلة اذا غلط فی التراویح فترك  
 جیسے تمام فرض نمازوں میں ہے مسئلہ جب تراویح میں غلطی کر دے پس کوئی

سورة اوایة وقرا ما بعدھا فالستی ان یقرأ المتروكة ثم المقررة لیکون  
 سورۃ اکوئی آیت چھوڑ کر آگے بعد کی پڑھ جائے تو یہ مستحب ہے کہ اس متروک کو پھر پڑھیں کوئی پڑھے

علی الترتیب مسئلة واذا فسد شفع من التراویح وقد قرأ فیہ  
 ترتیب وار ہے مسئلہ اور اگر تراویح کا کوئی دو گانہ فاسد ہو جائے تو اس میں کچھ قرآن پڑھ چکا تھا تو

هل یعید باقرا قبل لا یعید لا المقصود هو القراءة ولا فساد فی  
 آیا اسکو پھر دہرائے کوئی کہتا ہے نہ دہرائے اسوا سے کہ مقصود تہ قرارت تھی اور غرض میں کچھ فساد

القراءة وقبل یعید لیکون الختم فی الصلوة الصبیحة وحکم الفتن  
 نہیں ہوا اور کوئی کہتا ہے پھر دہرائے تاکہ ختم صحیح نماز میں واقع ہوئے اور تہاد سے حکم

اسے شافعی  
 راستہ دونوں میں  
 اسے تطویل  
 دراز کردن انتخاب  
 اسے شافعی  
 راستہ کردن دیوہ  
 اگر نیز ذکر کنند کہ  
 چیز دراز تر و فواید  
 سیکھ فتح با فضیلت  
 ہوتا دن ۱۲ منتخب

لما روى عن عمر بن الخطاب انه دعا ثلاثة من الائمة وامر احدهم ان يقرأ  
 في كل ركعة ثلاثين مرة وامر الثاني ان يقرأ خمسا وعشرين مرة وامر  
 الثالث ان يقرأ عشرة مرات في كل ركعة فاقاله عمر فضيلة وما قاله  
 ابو حنيفة سنة وهذا لانهم اتفقوا على ان السنة الختم مرة والفضيلة  
 الختم مرتين ولا فضيلة ثلاث مرات والختم بقية مرة ما قال ابو حنيفة  
 ومرة او ثلاث مرات ما امر عمر كذا قالوا ومنهم من استحسن الختم في  
 ليلة السابعة والعشرين رجاء ان ينالوا فضيلة ليلة القدر اذا اجاب  
 تظاهرت وكثرت على انها ليلة القدر ولذا جعل مشايخ نجا القرن  
 خمس مائة واربعين ركوعا واعلموا المصاحف بما يقع الختم في ليلة البعثة  
 والعشرين ومن المتقدمين من مشايخنا قال لا فضل ان يقرأ في كل ركعة  
 ثلاثين مرة في كل عشرة ختم لان كل عشرة من الشهر مائة وخمسون  
 وقد جاء في الحديث انه شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واخره عتق  
 من النار وروى عن ابو حنيفة انه كان يختم في شهر رمضان مائة وخمسون  
 مرة

لعمري بالفتح  
 وريافتن ۱۲ تخفیف  
 طه تلف  
 بظلمة بضم  
 شذوذا بضم  
 وادون ۱۲ تخفیف  
 طه تلف  
 نشان کردن ۱۲

کیونکہ عمر بن الخطاب دوسرے روایت ہیں کہ انہوں نے تین امام ہائے پھر ایک کو کہا ہر ایک رکعت  
 میں تین آیتیں پڑھا کر اور دوسرے کو کہا کہ پچیس آیتیں پڑھا کر اور تیسرے کو

کہا کہ ہر ایک آیت میں تین آیتیں پڑھا کر سو عمر نے کا قول تو فضیلت کا ہے اور ابو حنیفہ

کا قول سنت کا ہے اور یہ اس واسطے کہ ہر اطلاق ہو گیا کہ ایک یا ختم مسنون ہے اور افضلیت یہ ہے کہ

دو بار ختم ہو اور فضیلت سے بڑھ کر یہ ہے کہ تین بار ختم ہو اور امام ابو حنیفہ کے قول کے موافق ایک ختم ہو جاتا ہے

اور جو کہ امر کے موافق دویا میں ختم ہو تین پڑھانے ہی کہہ دیا اور تین سے بعض فقہ ستائش تو ہیں شب کے

ختم کو بہتر سمجھتے ہیں اس لیے کہ اس قدر کی فضیلت حاصل کر لیں کیونکہ حدیثیں

اس باب میں کہ یہی شب لیلة القدر ہی کہے دوسرے کی معاون اور کثرت سے پڑھنے اور اس واسطے نجا کے مشایخ نے قرار دیا

پانچ چالیس رکوع پڑھا کرے ہیں اور مصاحف پر نشان لگائیے ہیں تاکہ ستائش تو ان سے نہیں ختم

واقع ہوا کہ اسے اور ہائے مشایخ میں سے بعض متقدمین کہتے ہیں کہ افضل یہ ہے کہ ہر ایک رکعت میں

تیس تین آیتیں پڑھا کرے اور ہر پے میں ایک ایک ختم کیا کرے کیونکہ مہینہ میں تیس ہر دہا خاص خاص الگ الگ ہے

اور بیشک حدیث میں آیا ہے کہ رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اس کے اول میں جنت ہو اور پچیسین مغفرت ہو اور آخر میں آگ سے

رنگارنگ ہوا اور امام ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ وہ رمضان کے مہینہ میں اس واسطے قرآن ختم کیا



علیہ السلام و سائر ديار العرب التکبير عند الختم من والضحی الى اخر  
 میں اور عرب کے تمام ديار میں مروج ختم کے دنت سورہ والضحی سے آخر تک تکبير پڑھنا کا دستور ہے  
 القرآن والمختار فيه لا اله الا الله والله أكبر وواكتفى بالله أكبر صریحاً  
 اور پسندیدہ ہیں لا اله الا الله واللہ اکبر ہے اور اگر اللہ اکبر پر اکتفا کرے تو صحیح ہے اور اگر  
 لم یکن الامام حافظ القرآن فقيل لا فضل ان یقرأ سورة الا خلا  
 امام قرآن کا حافظ ہو جو وہ ہو تو کوئی کہتا ہے کہ افضل یہ ہے کہ ہر ایک رکعت میں قل ہو اللہ  
 فی کل رکعة وقيل لا فضل ان یقرأ فی کل رکعة سورة من القصص  
 احد پڑھے اور کوئی کہتا ہے کہ افضل یہ ہے کہ ہر رکعت میں کوئی سورت قصص پڑھے پڑھے  
 وهذا احسن لئلا یشتبه علی عبد الرکعات ولا یشتغل قلبه بحفظها  
 اور یہ بہت اچھا ہے تاکہ عقل پر رکعات کی گنتی میں شبہ نہ پڑے اور نہ اس کا دل اس کی حفاظت میں لگے  
 فیکفر للتدبر والتفکر المتعارف فی هذا الزمان فی الکرم و دیار  
 پھر تو فہم اور تفکر ہی میں دکانہ لگا اور اس زمانہ میں حرمین اور عرب کے ديار میں یہی سنت  
 العرب ان یقرأ فی الکرکعة الاولى من الشفع الاول سورة الفیل فی الثانی  
 رواج ہی کہ پہلے دو گانہ کے پہلی رکعت میں سورہ فیل پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں  
 قل هو الله احد وفي الاولى من الشفع الثاني سورة لا یلا ف فی الثانية  
 قل هو الله احد اور دوسرے دو گانہ کی پہلی رکعت میں سورہ لا یلا ف اور دوسری رکعت میں  
 قل هو الله احد ہذا آخر یقرأ فی الشفع الثامن قل هو الله احد  
 اور اسی طرح یہاں تک آکھتے ہیں دو گانہ میں دونوں رکعت میں قل ہو الله احد  
 فی الکرکعتین فی التاسع قل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق و فی  
 پڑھتے ہیں اور تین دو گانہ میں قل ہو الله احد اور قل اعوذ برب الفلق اور  
 العاشر قل هو الله احد وقل اعوذ برب الناس لفصل الحجاب  
 دسویں دو گانہ میں قل ہو الله احد اور قل اعوذ برب الناس پانچویں فصل  
 فی داء التراويح یجاء من ترک التراويح بالجماعة و  
 تراویح کو جماعت سے ادا کر سنے میں جو شخص تراویح کو جماعت سے ترک کرے اور  
 صلاھا فی البیت فقیہ اختلاف المشائخ منهم من قال یکون تارکاً  
 گھر میں پڑھا کرے نہ بیٹھیں شائخ کا اختلاف ہے انہیں سے کوئی کہتا ہے کہ وہ سنت کا

سورہ قصص  
 سورہ فیل  
 سورہ لا یلا ف  
 سورہ الفلق  
 سورہ الناس



فما عرف في الصلوات الاخر من الاختلاف فيه والفتوى على عدم  
مختلف فيه ہے جیسا کہ اور نمازوں میں معلوم ہو گیا ہے اور فتوے کے عدم فساد

الفساد وقيل لا اختلاف في التراويح لمكان الضرورة وقالوا لا ينبغي  
برسبے اور کوئی کہتا ہے کہ تراویح میں اختلاف نہیں ہے کیونکہ ضرورت ہی اور فقہاء کہتے ہیں قوم کو نہیں

للقوم ان يقدموا في التراويح نحو شخوان ولكن يقدم والد استخوان  
پہلے کہ تراویح میں خوش گلو کو امام کو یا کہیں پر دست خوان یعنی صحیح پڑھنے والے کو امام کیا کہ میں یہ

فان الامام اذا كان يقرأ بصوت حسن يشغل عن الخشوع والتدبر والتفكير  
ہم کیلئے امام اگر خوش آوازی سے پڑھے گا تو سننے والا خشوع اور فہم و فکر سے باز رہے گا

وكذا اذا كان لا يقرأ الا بالاسنان يترك مسجدة كذا في سنن الهك ولو كان  
اور ایسے ہی اگر امام عربی غلطی کرتا ہو تو پھر در نہیں کہ اس کی سجدہ کو چھوڑ دین یہ سنن الہدیٰ میں ہے اور اگر کوئی

الفقيه قاريا فالفضل له ان يصلي بقراءة نفسه ولا يقتد بخير  
فقہ شخص قاری ہو تو اس کو افضل یہ ہے کہ اپنی قرات سے آپ پڑھے اور اور کا فتویٰ نہیں

ولا ينقص تسبيحات الركوع والسبحي عز الشئ ولا يترك ثلث الاستغفار  
اور رکوع اور سجود کی تسبیحات میں بار سے کم نہ کرے اور سبحانک اللہم پڑھنا اور غبی

والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم ايضا لانها سنة وقد ذكر في بعض  
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنی ترک نہ کرے کیونکہ یہ سب سنن ہیں اور فقہ کی

كتب لفقه خلافة والصبي هو الاول والابا في الدعوات فان علم  
بعضی علماء ہوں میں ہکا خلافت نماز اور صحیح پہلی رکوع استہر تک کہے اور بری باقی دعائیں سوا کہ قوم کے

من حال القوم ان لا يشغل ياتي بها والا لا واذا قرأ في الشفاعة اخير  
حال سے معلوم ہوتا ہو کہ دشوار نہیں ہیں تو پڑھے اور نہیں تو نہیں اور اگر پہلے دو گاندگی

في الركعة الاولى المعوذتين قبل قراءة الثانية فاتحة الكتاب وشيئا  
پہلی رکعت میں معوذتین پڑھے تو کوئی کہتا ہے کہ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور کچھ

من البقرة فيكون حال امرت لا وقيل يعيد قل اعوذ برب الناس  
سورہ بقرہ میں سے کچھ تو پڑھا ہو گا کہ منزل پہنچتے ہی پڑھا اور کوئی کہتا ہے کہ قل اعوذ برب الناس کو دوبارہ پڑھ

ولا يقرأ شيئا من البقرة مراعاة للنظم والترتيب والمسنون المعمول  
اور سورہ بقرہ میں کچھ نہ پڑھے تاکہ نظم اور ترتیب کی رعایت رہے اور سنن اور میں

۱۰ شوق باہم  
۱۱ قی کر دن ۱۱  
۱۲ تہذیب کا  
۱۳ شیون و شج  
۱۴ فکر اندیشہ  
۱۵ دن ۱۱ شج  
۱۶ شج و شج  
۱۷ اب ۱۱  
۱۸ شج و شج  
۱۹ شج و شج  
۲۰ شج و شج  
۲۱ شج و شج  
۲۲ شج و شج  
۲۳ شج و شج  
۲۴ شج و شج  
۲۵ شج و شج  
۲۶ شج و شج  
۲۷ شج و شج  
۲۸ شج و شج  
۲۹ شج و شج  
۳۰ شج و شج



السنة وهو مسئل ما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال هر ماصلا

تارک ہو گیا اور وہ برا کر تا ہی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے جتنی تراویح

التراویح صلی بالجماعة وهكذا انقل عن اصحابه رضوان الله تعالى عليهم

پڑھیں سو جماعت سے پڑھیں اور ایسا ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے

اجمعين وعليه اتفاق الا مصار ومنهم من قال ان تارك الفضيلة والياس

مستقل ہے اور اسی پر ملک کے فقہاء کا اتفاق ہے اور انہیں سے کوئی کہتا ہے کہ وہ شخص فضیلت کا تارک ہے اور کچھ کہتے ہیں

ما روى عن بعض السلف ذلك وكان النبي صلى الله عليه وسلم بعد ما ترك

کیونکہ بعض بزرگوں سے یہ روایت ہے اور اسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کے ساتھ تراویح ترک

القيام بالقوم تركهم يصلون في بيوتهم كيف يشاءوا وكان الامر على

کونیکے بندہ انکو بون ہی چھوڑ دیا تھا وہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں جس طرح چاہتے تھے پڑھ لیتے تھے

هذا بي بكر وصد من خلافة عمر هكذا استقر الامر على الجماعة

اور ابو بکر کے عہد میں اور کچھ عمر کی خلافت میں یہی حال رہا پھر تراویح نے جماعت پر قرار پایا

وهو افضل قال الشيخ قاسم الحنفى والصير ان اقامة الجماعة سنة

اور یہ افضل ہے شیخ قاسم حنفی کہتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ تراویح کا جماعت سے پڑھنا سنت

على الكفاية حتى لو ترك اهل المسير كلهم لجماعة فقد تركوا السنة

کافی ہے یہاں تک کہ اگر کسی مسجد کے تمام مصلی جماعت ترک کر دیں تو بیشک ترک سنت کیا

واسا وفي ذلك اقامة التراويح بالجماعة في المسجد فمن تخلف

اور اس میں ہر کیا اور اگر مسجد میں تراویح جماعت سے ہوئے لیکن پھر اگر کوئی شخص

عنها من اولاد الانسان وصل في بيته فقد ترك الفضيلة ولم يكن

لوگوں میں سے پیچھے رہ گیا اور اچھے گھر میں پڑھ لیں تو اسے فضیلت فوت کی اور بُرا

مسيء وان صلوا بالجماعة في البيت اختلف فيه المشائخ والصير

کرنیوالا نہیں ہے اور اگر وہ سب جماعت کے ساتھ گھر میں پڑھیں تو ہمیں مشائخ کا اختلاف ہے اور صحیح

ان للجماعة فضيلة وللجماعة في المسجد فضيلة اخرى فهذا قد حاز

یہ ہے کہ ایک جماعت کی فضیلت ہے اور جماعت کی مسجد میں دوسری فضیلت ہے پس اسے

احد الفضيلتين وتلك الاخرى وهكذا في المكتوبات انتهى في قيل

دونوں فضیلتوں میں سے ایک تو حاصل کی اور دوسرا ترک کی اور اسی حال مکتوبات میں فراموش نہیں ہوئی کوئی کہتا ہے

الحمد لله الذي  
بشرنا بذلك  
سنة جارية  
في كل شهر  
من كل سنة  
و

بعضہم یخون عندہم جمیعاً و هذا هو الصبر لانہم لوقعوا حازفاذا  
 بنے ہیں کہ ان سب کے نزدیک جائز ہے اور یہی قول صحیح ہے کیونکہ وہ لوگ اگر ٹھکر پڑتے تو یہی جائز ہوتی جس  
 نامواکان بالجواز ولی ما الکلام والاستیجاب عند الحقیقة  
 دیکھئے ہو کر یحییٰ تو بطریق اولیٰ جائز ہیں اور رہے کلام بہتر ہوئے ہیں سو الو حنیفہ رحمہ اور ابو یوسف رحمہ  
 والی یوسف المستبان یقول القوم لا یعدون انہم حازلہم القعود  
 کے نزدیک بہتر ہے کہ مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں مگر غدر سے کیونکہ انکو کھڑے رہ کر اور بیٹھ کر  
 والقیام والقبام افضل لاجلہ وعند محمد المستبان لا یقول ان  
 دونوں جائز ہیں تو پھر کھڑے رہ کر بیشک افضل ہے اور امام محمد کے نزدیک بیٹھ کر بہتر ہے کیونکہ  
 هذا الاختلاف معتبر عندہ حتی منع الفہم من الجواز فکذا یمنع النقل  
 بہ اختلاف امام محمد کے نزدیک معتبر ہے یہاں تک کہ فرض کو جائز نہیں کہتے ایسے ہی نوافل کو بہتر  
 من الاستیجاب مسئلۃ یکرمہ المستفتان ان یقعدوا التراويح فاذا  
 نہیں کہتے مسئلہ مقتدی کو مکروہ ہے کہ تراویح میں بیٹھا رہے پھر جب  
 راد الامام ان یرکع یقوم لان فیہ اظہار التکاسل فی الصلوۃ و  
 امام کو رکوع کیسے لگے تو کھڑا ہو جائے کیونکہ اس میں نماز کی کمالی ظاہر ہوتی ہے اور  
 التشبہ بالمتأقیق قال لہ تعالیٰ و اذا قاموا الى الصلوۃ قاموا کسلا  
 منافقوں سے مشابہت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب کھڑے ہوں نماز کو تو کھڑے ہوں ہی ہمارے  
 وکن اذا علی النہم بکرہ ان یصل مع النور بل یصل فی الخیر لیس یقظ  
 اور ایسے ہی جب مقتدی پر نیند علیہ کرے تو نیند میں نماز نہیں کرے بلکہ علاحدہ سے جائز کہ نیند جالی رہے  
 لان فی الصلوۃ مع النہم اتھاونا وغفلة وترک التدریج و کذا الوصل  
 کیونکہ سوئے ہوئے نماز میں سستی اور غفلت اور ترک تدریج سے اور ایسے ہی اگر تدریج کے  
 علی السطی لاجل کذا فی الخلاصة وقد قال لہ تعالیٰ انہم  
 ملے جھٹ پر نماز نہیں ہے بلکہ خلاصہ میں ہے ہالا لک اللہ تعالیٰ منہرنا ہی تو کھدہ دوسری اگر  
 اشدر لوکانوا یفہون الفصل السابع الا فضل ان  
 اور بھی صحت گرم ہو اگر انکو سمجھ جاتی ساتوین فصل افضل یہ ہے کہ  
 یوترجعا فی رمضان فقط وعلیہ اجماع المسلمین و اختلفوا  
 صرف ماہ رمضان میں وتر جماعت میں پڑھیں اور پھر مسلمانوں کا اجماع ہے اور اختلاف میں

الحق فوضی  
 المستبان از  
 بیاض من  
 علی غافل  
 خور کا بل خون  
 در انتخاب  
 ہوتا و سیدار  
 خدوں کا

اذا صلی للتراویح فاعلم ان غیر عذر فالکلام فیہ فی موضعین الجواز  
 جب بلا عذر تراویح پڑھے تو اس میں دو جگہ گفتگو ہے اور جواز میں

الاستحباب اما الکلام فی الجواز فقد اختلف المشائخ فیہم من قال لا يجوز ومنهم من قال  
 بہتر ہو فی میں ہم جواز میں تو ہم کلام ہے کہ شایع ہے (میں اختلاف کیا ہے بعضہ یوں کہتے ہیں کہ جائز نہیں ہے اور بعض کہتے ہیں  
 یحییٰ وهذا هو الصیور واجمع علی ان رکعتی الفجر قاعدان من غیر عذر  
 جائز ہے اور یہی قول صحیح ہے اور اگر سب متفق ہیں کہ فجر کے دو رکعت سنت کے بلا عذر بیچہ کر

لا يجوز هكذا روی الحسن بن ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نصاً فنقل  
 جامع ترمذی ترمذی حسن بن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نصاً یہاں ہی روایت کرتا ہے پھر جو شخص ماہر کہتا ہے

لا يجوز قال هذه سنة تشاہدت کتبت الفجر ومن قال يجوز قال هذه  
 نوید اسناد الکریم کہ سنت تراویح فجر کی دو رکعت کے مانند ہیں اور جو شخص ماہر کہتا ہے وہ یہ بت لال کرتا ہے کہ تراویح

نافلة لمختص بزيادة تؤكد مثل سنة الفجر فصارت كسائر السنن  
 نقل ہیں انہیں کوئی تاکید فجر کے سنتوں سے زیادہ نہیں ہو چھوڑے ایسی ہو گئیں جیسی اور سب سنتیں

والنوافل الدلیل رواية ابی سلیمان عن ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ والیوسف رحمۃ اللہ علیہ  
 اور قاضی اور ہی دلیل ابی سلیمان کی روایت ہے امام ابو حنیفہ رحم اور ابیوسف رحم اور

والمحل لم یفصلوا بین العذر غیر العذر اما الکلام فی الاستحباب  
 محرم سے اور انہوں نے عذر اور بلا عذر میں کچھ فرق نہیں کیا اور یہی گفتگو بہتر ہونے لگی

فالصیور انه لا یستحب لانه یخالف المتواتر من عمل السلف اذ علی  
 تو صحیحو بہرہ ہے کہ بیشک پڑھنا اچھا نہیں ہے کیونکہ سلف کے متواتر عمل سے مخالف ہے اور اگر امام

الامام قاعد التراویح بعد ما وبغیر عذر القوم قیاماً فالکلام  
 تراویح کہ یہ عذر یا بلا عذر بیشک اور مقدمی کھڑے ہو کر پڑھیں تو

هذا الفصل یضائی موضعین الجواز والاستحباب اما الکلام فی  
 اس باب میں بھی دو جگہ گفتگو ہے جواز میں اور بہتر ہونے میں پھر جواز میں تو یہ ہے

الجواز فاختلف المشائخ فیہم من قال جاز عدا بی حنیفہ رحم  
 کلام ہو کہ اس میں مشائخ اختلاف کرتے ہیں بعض تو اس میں سے کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رحم

والیوسف رحمۃ اللہ علیہ ولم یخیر عندنا عن اعتبار ایا القرض وقال  
 اور ابیوسف رحم کے نزدیک جائز ہیں اور امام محمد رحم کے نزدیک جائز نہیں ہیں جیسے فرض جائز نہیں اور بعض

سلف فضل جہا  
 دن تراویح ۱۲  
 سلف قیام



مسئله لور کے امام فی الوقت قبل ان یفرغ المقتدی من القنوت

مسئلہ اگر ورنہ میں مقتدی دعا قنوت سے ابھی فارغ نہیں ہوا کہ امام رکوع میں چلا گیا

فانہ یتابعہ لان القنوت لیس بمجرب ولا مقدر مسئلۃ الشیوق

نو مقتدی امام کی بڑی کئے کیونکہ قنوت نہ تو وقت بند ہی ہوتی ہے اور نہ اندازہ کی ہوتی ہے مسئلہ شیوق

فی الوقت اذا قنت مع الامام لا یقنت فی قضاء ما فات مسئلۃ اذا شکوا

جب امام کے ساتھ قنوت پڑھ چکے تو فاتر کی قضاء میں پھر نہ پڑھے مسئلہ جب یہ صلیوں کو

انہم صلوٰۃ تسلیات وعشر اختلاف الشارح فیہ قال بعضهم

یہ سب رافع ہو کہ نو رکعت پڑھے یا دس تو اس میں شائع اختلاف کرتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ

اعدوا تسلیۃ واحدة بالجماعۃ احتیاطا وقال بعضهم لا یندرولان

احتیاطا ایک دو گانہ جماعت سے اعادہ کرتے اور بعض کہتے ہیں کہ کچھ زیادہ نہ پڑھیں جب تک

الزیادۃ علی التراویح بالشک لا یجوز والصیرۃ یصلون تسلیۃ

شک ہو تراویح پر اعادہ زیادہ کرنا جائز نہیں ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ لوگ ایک دو گانہ

اخری فرادی حتی یقع الاحتیاط فی فصل السنۃ باقامہا وبقیم

اگر ایک پڑھیں تاکہ فصل سنت کے پورا کرنے میں احتیاط ہو جائے اور اس کے

احترار عن اداء المناقلاۃ بجماعۃ غیر التراویح مسئلۃ اذا صل

علاوہ اور نماز کو جماعت سے ساتھ پڑھیں صحیح جاوین مسئلہ اگر ایک

الزویۃ الواحدۃ اماما انکل احدہ تسلیۃ اختلاف ما فیہ قیل

ترہیح کو دو امام شہین ہر ایک امام ایک دو گانہ تو اس میں اختلاف کیا ہوگی کہ بتای

لا یاسب والصیرۃ لا یستوی فی کل ترویجۃ یودعہا اماما

ا کا کچھ فرق ہیں اور صحیح یہ ہے کہ ایک امام ایک ترویج پورا کرے

واحد علی عمل اهل السہیز وغیرہم ویکون تبدل الامام غیر

اور میں وجہ داند کا اسی پر عمل ہے اور امام کے نہ ہونے کا

الانتظار الفصل الثامن فی وقت التراویح

ہو جاوے گی آٹھویں فصل

المشایخ فیہ قالت جماعۃ من اصحابنا الخفیۃ ومنہم الشیخ سفیل

مشائخ خلاف کرتے ہیں بامانت اصحاب صفہ میں سے ایک نام مستور میں جہیل ۱۰۰

بعض صحیح ہے  
بعض غلط ہے  
بعض متنازع ہے  
بعض مشکوک ہے  
بعض صحیح ہے



الافضل في التراويح استعاب اكثر الليل بالصلاة ولا انتظار ولا استراحة  
کہ تراویح میں افضل یہ ہے کہ اکثر شب کو نماز اور انتظار اور سہراحت میں پوری کر دے

ولو اخرها الى اخر الليل الصبرانه يجوز من غير كراهة مسلمة  
اور اگر آخر شب تک تاخیر کر دے تو صحیح ہی ہے کہ بلا کراہت جائز ہے مسئلہ

اذا فات التراويح هل يقضى بعد وقتها بالجماعة او بعد الجماعة فالجواب  
اگر تراویح فوت ہو جائے تو آیا تراویح کے وقت کے بعد جماعت سے یا بلا جماعت قضا کی جائے تو جواب یہ ہے

لا يقضى بجماعة واما القضاء بغير جماعة فاختلاف المشايخ فيه قال  
کہ جماعت سے قضا نہ کریں اور رہی قضا بلا جماعت تو اس میں مشایخ اختلاف کرتے ہیں بعض

بعضهم يقضون الغد واليدخل وقت تراويح اخرى وقال بعضهم  
کہتے ہیں اگلے دن جب تک دوسری تراویح کا وقت نہ آوے قضا کرے اور بعض کہتے ہیں

يقضى ما لم يقض شهر رمضان وقال بعضهم لا يقضى اصله ولو طوي  
جب تک رمضان کا مہینہ نہ گزر جائے قضا کرے اور بعض کہتے ہیں اگرگز قضا کرے اور یہی صحیح ہے

لانها ليست باكد من السنة بعد المغرب والعشاء وتلك لا تقضى  
کیونکہ تراویح میں مغرب اور عشاء کے سنتوں سے کچھ زیادہ تاکید نہیں آوے تو ہائے احکام کے

وحدانها عندنا فكذا هذه والدليل عليها انها لا تقضى بجماعة  
نزدیک قضا نہیں کی جائے تو ایسے ہی تراویح اور اسکی دلیل یہ ہے کہ تراویح کی قضا جماعت کے ساتھ تو

بالاجماع ولو كانت تقضى لقضيت كمقات فان قضاها منفردا  
بالاتفاق نہیں ہو اور اگر تراویح کی قضا ہوتی تو ویسے ہی قضا ہوتی جیسے فوت ہوتی ہیں اگر تراویح کو اگت ہا قضا کرے

كان مستحبا كسنة المغرب اذا قضاها كذا قال الشيخ قاسم الخفري  
تو اچھا ہے جیسے مغرب کی سنتیں اگر قضا کرے شیخ قاسم خفري نے ایسا ہی کہا ہے

ونقل في سائر المعاني عن السراجة وقضاها منفردا كان فعلا  
اور سمن الہدی میں سراجہ سے منقول ہے اگر تراویح کو اکٹلا قضا کرے تو اچھا

حسنا تم مسائل التراويح

کام ہے تراویح کے مسئلہ کے

شہر سوال

شوال کا مہینا

بہ استیسا بہرہ  
نہایت خوب  
میں  
گشتیہ واد و فتنہ  
گشتیہ واد و فتنہ  
گشتیہ واد و فتنہ

النہ ہذا للیل کما ان طلع الفجر وقتہ ما قبل العشاء وبعدها وقبل  
 داخل ہے کہتے ہیں کہ ہر رات طلع صبح صادق تک تراویح کا وقت ہے عشاء سے پہلے یا عشاء کے بعد اور وتر  
 ابوتراب بعد لانہا قیام اللیل کان شرطہا اللیل محسباً وقال امة  
 سے پہلے یا وتر کے بعد کیونکہ یہ سب قیام لیل ہے اور اس کی شرط صرف رات ہی ہے اور بخارا کے عام مشائخ  
 مشائخ بخارا وقتہا ما قبل العشاء والوتر فلو صلہ ما قبل العشاء  
 کہتے ہیں کہ تراویح کا وقت عشاء اور وتر دن کے پہلے ہی میں ہے پس اگر تراویح عشاء سے پہلے  
 ابوعبدالوتر لم یؤدھا فی وقتہا لان الاثار قد ردت ہذا وانما  
 یا وتر کے بعد پڑھے تو تراویح کو وقت پر نہ ادا کیا کیونکہ آثار اسی طرح کے آئے ہیں اور  
 یتبع فی التراویح الاثار والصیران وقتہا ما بعد العشاء الى طلع  
 تراویح میں آثار ہی کی پیروی ہے اور صحیح یہ ہے کہ تراویح کا وقت عشاء کے بعد طلع صبح  
 الفجر حتی لو صلہ ما بعد الوتر جاز ولو صلہ ما قبل العشاء لا یجوز  
 صادق تک یہی بات تک کہ اگر تراویح وتر کے بعد پڑھے تو جائز ہو اور اگر عشاء سے پہلے پڑھے تو جائز نہیں  
 لانہا نوافل سنة بعد العشاء فاشہب من التطوع للسنة بعد العشاء  
 کیونکہ تراویح سنن عشاء کے بعد سنن ہیں نہ اب رمضان سے علاوہ عشاء کے بعد کے  
 فی غیر رمضان یجوز الصلوۃ بعد الوتر غایتہ ان الا فضل ان یكون  
 سنن طلع سے شام ہو تک اور وتر کے بعد نماز جائز ہی ہوئی ہو غایت مافی الباب یہ ہے کہ رات کی  
 الوتر اخر صلوۃ اللیل کما تحقق فی موضعہ والمستحب تأخیرہا الى  
 نمازین وتر پہلے پڑھان افضل ہوتی ہیں چنانچہ اپنی جگہ میں ثابت ہو چکا ہے اور مستحب نہیں ہوتا یا  
 ثلث اللیل ونصفہ وقیل یکرم اداءہا بعد النصف تشبہا بتخیر  
 آدمی رات تک تراویح کی تاخیر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ آدمی رات کے بعد تراویح کا پڑھنا مکروہ ہے عشاء کی تاخیر  
 العشاء والصیرانہ لایکرم لانہا صلوۃ اللیل الا فضل فیہا  
 مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ یہ رات کی نماز ہے اور اس میں آخر وقت  
 اخرہ فی فتاوی قاضیخان ویستحب تأخیر التراویح الى ما  
 افضل ہے تاہم اور فتاوی قاضی خان میں یہ ہے کہ تراویح کی تاخیر آدمی رات کے  
 بعد نصف اللیل بعضهم قالوا بہ وهو الصیران فی الخلاصۃ  
 بعد ایک مستحب ہے اور بعضوں کا یہ قول ہے اور یہی صحیح ہے اور خلاصہ میں یہ ہے

ملہ شاہ مالک  
 المتکون ۲۱۲  
 مستحب  
 درست است

[illegible]



شہر شریف مزاول شہر الحج وسمی شہر الفطر فیہ یوم العید یوم  
یہ ماہ بزرگ اشہر الحج کا پہلا مہینہ ہے اور شہر الفطر اسکا نام ہے اور اس میں عید کا دن گناہوں کی  
مغفرت کا دن ہے اور حدیث میں اس پر آتا ہے کہ جب عید کا دن ہوتا ہے  
یا اللہ تعالیٰ عبادہ الصالحین ملائکہ فقال یا ملائکتی ما جزاء جبر  
تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں پر اپنے روزہ دار بندوں سے جو جزا ہے اور فرماتا ہے یہ فرشتے ایسے فرشتوں کی خبر کہ انہی پر عمل  
و فی عمل قالوا ربنا جزاؤہ ان یوفی اجرہ قال یا ملائکتی ما جزاء عیدکم  
جو اگر دیکھا ہو فرشتے کہتے ہیں یا پروردگار اس کی جزا یہی ہو کہ تمہارا جزو دیا جائے ہر روزہ دار کو ایسے فرشتوں کے غلاموں اور بندوں کی  
واما فی قضو فیرضت علیہم ثم خرجوا یجئون الی الدعاء وعزت وجلالی  
کیا جزا ہو کہ انہوں نے میرا فرض جو ان کے ذمہ تھا ادا کیا پھر نکلتے ہیں بکرا کر دعا کرتے ہیں اپنی عزت اور جلال کی  
و کہ فی علوی ارتفاع مکانی لا جیبہم فیقول رجوعا قل غفرتم لکم  
اور کہم اور علو اور درجہ کی بلندی کی قسم یہی ہے ان کی دعا قبول کی پھر اللہ فرماتا ہے چلے جاؤ اپنے منہ کو بخیر یا  
و بدلت سیئاتکم حسنات قال فیرجعون مغفور الہم ربنا الیہی  
اور تمہارے گناہوں کو نیکیاں بنا دیں اس میں کوہتا ہے پس وہ جتنے بخیر سے چلے آئیں اس کو بہتقی ہے  
فی شعب الایمان ومن السنة فی یوم عید الفطر ان یفطر قبل ان یتخرج  
شعبہ ایمان میں روایت کیا ہے اور عید الفطر کے دن یہہ مسنون ہے کہ عید گاہ کی طرف چلنے سے پہلے  
الیہ صلی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کل تمرا و تراہا کما جاء  
کہہ کھائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں طاق چھو جائے کھا کر کھائے تھے  
فی روایۃ البخاری عن انس روى انہما عن عتب بن جید کان یا کل  
انس رضی اللہ عنہ بخاری کی روایت میں یہی آیا ہے اور حاکم قدیم بن جید سے روایت کرتا ہے کہ حضرت مسلم بن  
ثلثا و خمساً و سبعة اقل و اکثر و قالوا الحکمة فی استجواب کل التمر  
پانچ یا سات یا کم و زیادہ کھا کر کھاتے اور کہتے ہیں چھو ہار کھا تا مستحب ہوسکے میں مقصود  
حلاوتہ و الحلاوة یقوی البصر الذی یضعفہ الصوم و ایضا الحلو  
اسکی شیرینی ہے اور شیرینی بنانی کو قوت دیتی ہے جسکو روزہ ضعیف کر دیتا ہے اور شیرینی  
یرفع القلب یوافق مزاج الايمان ولذا ورد المؤمن حلوی ان رای  
اسکا ہر روزہ دار کو کہ مزاج کو اچھا کرے اور ایمان کو بڑھا دے اور اس کو خوش ہو سکے

ماہ بزرگ

ماہ بزرگ اشہر الحج کا پہلا مہینہ ہے اور شہر الفطر اسکا نام ہے اور اس میں عید کا دن گناہوں کی مغفرت کا دن ہے اور حدیث میں اس پر آتا ہے کہ جب عید کا دن ہوتا ہے یا اللہ تعالیٰ عبادہ الصالحین ملائکہ فقال یا ملائکتی ما جزاء جبر تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں پر اپنے روزہ دار بندوں سے جو جزا ہے اور فرماتا ہے یہ فرشتے ایسے فرشتوں کی خبر کہ انہی پر عمل و فی عمل قالوا ربنا جزاؤہ ان یوفی اجرہ قال یا ملائکتی ما جزاء عیدکم جو اگر دیکھا ہو فرشتے کہتے ہیں یا پروردگار اس کی جزا یہی ہو کہ تمہارا جزو دیا جائے ہر روزہ دار کو ایسے فرشتوں کے غلاموں اور بندوں کی و اما فی قضو فیرضت علیہم ثم خرجوا یجئون الی الدعاء وعزت وجلالی کیا جزا ہو کہ انہوں نے میرا فرض جو ان کے ذمہ تھا ادا کیا پھر نکلتے ہیں بکرا کر دعا کرتے ہیں اپنی عزت اور جلال کی و کہ فی علوی ارتفاع مکانی لا جیبہم فیقول رجوعا قل غفرتم لکم اور کہم اور علو اور درجہ کی بلندی کی قسم یہی ہے ان کی دعا قبول کی پھر اللہ فرماتا ہے چلے جاؤ اپنے منہ کو بخیر یا و بدلت سیئاتکم حسنات قال فیرجعون مغفور الہم ربنا الیہی اور تمہارے گناہوں کو نیکیاں بنا دیں اس میں کوہتا ہے پس وہ جتنے بخیر سے چلے آئیں اس کو بہتقی ہے فی شعب الایمان ومن السنة فی یوم عید الفطر ان یفطر قبل ان یتخرج شعبہ ایمان میں روایت کیا ہے اور عید الفطر کے دن یہہ مسنون ہے کہ عید گاہ کی طرف چلنے سے پہلے الیہ صلی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا کل تمرا و تراہا کما جاء کہہ کھائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں طاق چھو جائے کھا کر کھائے تھے فی روایۃ البخاری عن انس روى انہما عن عتب بن جید کان یا کل انس رضی اللہ عنہ بخاری کی روایت میں یہی آیا ہے اور حاکم قدیم بن جید سے روایت کرتا ہے کہ حضرت مسلم بن ثلثا و خمساً و سبعة اقل و اکثر و قالوا الحکمة فی استجواب کل التمر پانچ یا سات یا کم و زیادہ کھا کر کھاتے اور کہتے ہیں چھو ہار کھا تا مستحب ہوسکے میں مقصود حلاوتہ و الحلاوة یقوی البصر الذی یضعفہ الصوم و ایضا الحلو اسکی شیرینی ہے اور شیرینی بنانی کو قوت دیتی ہے جسکو روزہ ضعیف کر دیتا ہے اور شیرینی یرفع القلب یوافق مزاج الايمان ولذا ورد المؤمن حلوی ان رای اسکا ہر روزہ دار کو کہ مزاج کو اچھا کرے اور ایمان کو بڑھا دے اور اس کو خوش ہو سکے

الحديث فيه والجمهور بالتكبير في طريق المصلي سنة عند الأئمة الثمثة  
حديث صحيح هو اور تكبير عيد گاہ کے راستہ میں تینوں اماموں کے نزدیک اور ابو یوسف رحمہ

وعند ابو یوسف ومحمد واما عند الحنفیة فهو سنة في عيد الفطر  
اور محدث کے نزدیک بکار کر پڑھنا مسنون ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک بکار کر پڑھنا عید ہی میں مستحب ہے

دو الفطر والخلاف في الجهر اما ان كبداون الجهر فهو حسن وقد  
یہ نظر میں ہیں اور خلاف بکار کر پڑھنے میں بھی ان ائمہ جہت سے مستحب ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اور امام مالک رحمہ

الله مستحب في جميع الاوقات يفهم من خلاصة الخلاف في اصل  
نام لینا تمام اوقات میں خوب ہوتا ہے اور خلاصہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خلاف اصل تکبیر

التكبير وقد روى عن ابن حنيفة الجهر ايضا كما في شرح ابن ابي عمير  
یہ میں ذکر اور کہی ابو حنیفہ رحمہ بکار کر پڑھنا بھی مروی ہوا ہے یہ ابن ابی عمیر کی شرح میں ہے اور امام مالک رحمہ

الأئمة بحديث رواه الدارقطني عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله  
اس حدیث میں ہے حدیث کہتے ہیں جو دارقطنی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم يكبر يوم الفطر اذ اخرج الى المصلي قال الشافعي في فقه  
سید عید الفطر کے روز جب عید گاہ کو تشریف لے جاتے تو تکبیر پڑھا کرتے تھے اور شافعی کہتا ہے کہ اس حدیث

هذا الحديث كلام والصحيح انه موقوف على ابن عمر قال الشافعي ابن  
کے موقوف ہونے میں کلام ہے اور صحیح ہے کہ ابن عمر پر موقوف ہے اور شیخ ابن ہمام

الحمام هذا الحديث ضعيف من جهة موسى بن يحيى بن عطاء احمد  
کہتا ہے کہ یہ حدیث موسی بن محمد بن عطاء کی جہت سے ہے کہ یہ بھی کسی راویوں میں ہے

رواه وايضا هو كيدل على الجمهور قول الصحابي لا يعارض على عمر  
ضعیف ہے اور یہ بھی کہ یہ حدیث جہر پر دلائل مستہین کرتی اور صحابی کا قول ہے کہ عمر کا سامنا میں ہے

الآية ودوز الجهر من القول وروى عن ابن عباس انه سمع النبي  
ہو سنا اور بکار سے کہ اور ابن عباس سے کہ اور ابن عباس نے کہا کہ انہوں نے کو گونگہ تکبیر کی ہے

يكبرون فسأل من كان يقود جملة هل كبر الامام قال لا قال اخر  
سنا تو اپنے مہار کش سے پوچھا کیا امام نے تکبیر پڑھی ہے اس نے کہا نہیں ابن عباس نے کہا ہے

مثل هذا اليوم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يكن احد منا يكبر  
اس کے ساتھ امام کے ساتھ تھا کہ امام نے تکبیر پڑھی ہے اور امام نے کہا ہے

محدثین  
بکار کر پڑھنا  
مستحب ہے  
ابن ابی عمیر  
ابن ہمام



الصلوة قبل صلوة العيد بعدھا والاول صلاتہ وی قال فی شرح کتبک

نار سے پہلے اور پیچھے نماز جائز ہے اور قول اول اس سے ہے اتفق اور کتاب انحراف کی شرح میں

انحراف فی منہ ہک امام احمد بن حنبل استیفاء علی ابی مسعود

جو امام احمد بن حنبل کے مذہب کی ہے کہتا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ ابو مسعود و انصاری کہ

الانصار علی الناس فخرج يوم العيد قال ہا الناس یس من

لوگوں پر خلیفہ کیا سو وہ عید کے دن وہاں گئے اور کہا صاحبو یہ سنت

السنة ان یصلی قبل الامام ثم اہ النساء وروی عن سائر نزل

نہیں ہے کہ امام سے پہلے نماز پڑھنے لگو اسکو سنائی گئی روایت کیا ہے اور ابن سیرین و ابن کثیر نے کہا

ابن مسعود وحذیفہ قاما ونحیا الناس ان یصلوا يوم العيد

ابن مسعود اور حذیفہ کہتے ہوئے اور لوگوں کو منع کیا کہ امام کے پہلے میں آنے سے

خوف الامام المصلی ثم اہ سعید قال الزہری ما سمعت من احد

پہلے امام سے خوف نہیں اسکو سعید نے روایت کیا ہے اور زہری کہتا ہے کہ میں نے اپنے علماء میں کسی سے

من علم ان یدکر ان احد من اسلاف هذه الامة صلا قبل صلاۃ العید

نہیں سنا کہ یہ بیان کرتا ہو کہ اس اسات کے اسلاف میں سے کسی نے عید کی نماز سے پہلے یا پیچھے

او بعدھا رواہ الاثر وایضا الخلاف فی ان ہذا شخص من المصلی

نماز پڑھی ہے اسکو اثرم نے روایت کیا ہے اور یہی اختلاف ہے کہ آیا یہ حفاظت عید گاہ سے مخصوص ہے

او شامل للمصلی البیت فقال بعضهم ان صلا فی عید المصلی فلا

یا عید گاہ اور گھر و دن کو شامل ہے سو بعض کہتے ہیں کہ اگر کہیں اور سوار ہو جائے تو کچھ اور

باسرہ وروی عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلا اللہ علیہ وسلم

نہیں ہے اور ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کان لا یصلی قبل صلاۃ العید فاذا جمع البیت صلا رکعتین رواہ

عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھا کرتے تھے پس جب گھر پہنچا کرتے تو دو رکعت پڑھتے اسکو ابن ماجہ

ابن ماجہ و احمد قال تلذذایہ ولا یتنفل فی المصلی قبل صلا العید

اور احمد نے روایت کیا ہے اور ہادیہ میں کہتا ہے اور عید گاہ میں عید کی نماز سے پہلے تعلیم پڑھنی نہ چاہئیں

فالکرامۃ فی المصلی خاصۃ و فی الشرح ان صلاۃ الضی قبل

لے صلاۃ العید  
نماز عید کی  
پہلے یا پیچھے  
نہیں ہے کہ امام  
سے پہلے نماز  
پڑھنے لگو

صلوۃ قبل  
گزاردن ۱۲ ثقیف





اللہ علیہ وسلم و مناقبہ فقیہا ہندی و الحاصل انہ لم یثبت  
 صلۃ العید و سلم نے نماز نہیں پڑھی اور جنے رسول صلعم کی پڑھی کی شہادت پائی اور حاصل یہ ہے کہ عید کی نماز کے  
 لصلوۃ العید سنة لا قبل ولا بعد الا عند البعض قیاساً علی جمیع  
 اسے سنت ثابت نہیں ہے نہ پہلے اور نہ بعد میں مگر کسی کے نزدیک جمعہ پر قیاس کرنے سے  
 واما مطلق النفل فلم یثبت المنع عنہا بل یلحق خاص فی وقت الزکاة  
 اور یہی مطلق نفل سوا کسی عانت کسی خاص دلیل سے بجز اوقات کرمہ میں ناجائز نہیں ہوا ہجو  
 انتو تعلم انہم اختلفوا فی صلوۃ العید بعد ما فات وظاہر  
 انتہی پھر سمجھ لے کہ علماء نے عید کی نماز میں فوت ہو جانے کے بعد اختلاف کیا ہوا اور ظاہر  
 المذہب عندہ بحیثیۃ انہ لا قضاء لصلوۃ العید لان هذه الصلوۃ  
 مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک یہ ہے کہ عید کی نماز قضا نہیں ہے کیونکہ یہہ نماز  
 لم یثبت الا بملک الخصوصیۃ و فی بعض شرح الہدایۃ ان شاء  
 بدون اس خصوصیت کے ثابت نہیں ہے اور ہدایہ کی بعضی شرحوں میں یہہ ہے کہ اگر چاہے دو  
 رکعتیں اور اگر ہر رکعت میں مثل الضعیفہ کا پیدے و سائر الا یام و نقل  
 رکعت یا چار رکعت چاشت کے سے بڑھ لے جیسا اور دونوں میں پڑھتا ہے اور محیط  
 عن المحیط و فتاویٰ قاضیان ان من جاء المصلی لیرید ان الصلوۃ  
 اور فتاویٰ تانہی خان سے یہہ منقول ہے کہ جو شخص عید گاہ میں پہنچے اور امام کے ساتھ  
 مع الامام انشاء پر جمع الی بیتہ و انشاء صلی ثم انصرف والا ففضل  
 نماز پڑھے تو وہ اگر چاہے اپنے گھر چلا آئے اور اگر چاہے نماز پڑھے پھر چلا آئے اور افضل یہہ ہے کہ  
 ان یصلی امر بربع رکعات فتكون له صلوۃ الضعیفہ کہا نقل عن ابن مسعود  
 چار رکعت پڑھے اب اس کے واسطے چاشت کی نماز ہو جاوے گی چنانچہ ابن مسعود سے صحیح  
 باسناد و صحیحانہ قال من فات عنه صلوۃ العید صلی امر بربع رکعات  
 اسناد کے ساتھ منقول ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جس شخص کی عید کی نماز نہ پڑھی ہو تو وہ شخص چار رکعت پڑھے  
 کذا فی فتح الباری و قرأ فیہا فی الركعة الاولى سبح اسم ربک الاعلیٰ و فی  
 یہہ فتح الباری میں ہے اور ان رکعات میں سے پہلی رکعت میں نو سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھے اور  
 الثانية والثالثة والیوم و فی الثانیۃ و فی الاربعة  
 دوسری میں سورہ و ثیسر و ثیسر و اللیل و الیوم پڑھے اور چوتھی میں

جمعہ فقہاء ہند  
 روزانہ بیس نامہ  
 کنز ۱۱ منتخب  
 جامعہ اسلامیہ  
 راہر اسٹیشن  
 ۱۱ منتخب  
 فتنہ فتنہ  
 فتنہ فتنہ

نکیر بہ الحائنة لمیکر وقیل فی المصلی وغیر المصلی وقال ایضاً فی  
 داشت کی نماز پڑھے تو مکروہ نہیں ہے اور کوئی کہتا ہو کہ مصلیٰ اور غیر مصلیٰ میں مکروہ نہیں ہے اور شرح میں

الشرح هذا النفي باطلا فیه يتناول الامام دون القوم جميعاً وقال  
 یہ بھی کہتا ہے یہ عدم کراہت عام ہے امام اور قوم سب کو شامل ہے اور امام شافعی رحمہ

الشافعی کہ الامام دون القوم وقیل المراد من هذا النفي انها غير مستوية  
 کہتے ہیں کہ امام کو مکروہ ہے قوم کو مکروہ نہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اس نفی سے یہ مراد ہو کہ وہ نماز سونے پر

لا انها مكروهة وقال في غير البارك المنع عن الصلوة قبل صلوة العید  
 یہ مراد نہیں کہ نماز مکروہ ہے اور فتح الباری میں کہتا ہے عید کی نماز سے پہلے اور پیچھے نماز کی ممانعت

وبعد هذا يقال ان يكون المانع به منعه التنفل ومنع السجدة على المنع  
 میں اختلاف ہے کہ اس سے مراد نفی پڑھنے کی ممانعت ہو یا سجدہ کی ممانعت ہو اور جس صورت میں نفی ہو

عن التنفل ما ان يكون الكراهية في الوقت او مع منها وعلى كل تقدير  
 سے ممانعت ہو تو یا یہ مراد ہو کہ وقت ہی میں کراہت ہو یا اس سے عام ہو اور ہر صورت میں بالامام

مخصوصاً بالامام او يتناول الامام والامام موقوفاً بالمصلی وشاملة للمصلی  
 مخصوص ہے یا امام اور مقتدی کو شامل ہے اور عید گاہ سے مخصوص ہے یا عید گاہ اور گھر دونوں

والبيت اختلف اسلف في الجميع قال الكوفيون بعد اقبل وهو مذهب  
 کو شامل ہے اور سلف نے ان سب صورتوں میں اختلاف کیا ہو کو ذلک کہتے ہیں پہلے سے پہلے نہیں اور اوزاعی

الاوزاعي في الثوري والخفية وقال البصريون يصل قبل لا بعد  
 اور ثوری اور خفییون کا یہی مذہب ہے اور بصریوں کے کہتے ہیں پہلے سے پہلے نہیں

وهو مذهب الحسن البصري وجماعة اخرى وقال اهل المدينة  
 اور حسن بصری رحمہ اور ایک جماعت کا یہی مذہب ہے اور مدینہ والے کہتے ہیں

لا قبل لا بعد وهو مذهب الشري وان جرير واحمد ونقل بعض  
 نہ پہلے سے اور نہ پیچھے اور زہری اور ابن جریر اور احمد کا یہی مذہب ہے اور بعض

المالكية الاجماع على عدم التنفل للامام في المصلی ومنه قال  
 مالکی علماء نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ امام عید گاہ میں نفلین نہ پڑھیں اور جسے جائز کہی ہے یہ دلیل

انه وقت لمطلق الصلوة لا كراهية فيه ومنه قال لم يصل  
 بیان کرتا ہے کہ یہ وقت مطلق نماز کا ہے اس میں کراہت نہیں ہے اور بعض شخص نے کہا کہ یہ وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

لہ جان بجان  
 بالمشورۃ  
 علیہ السلام  
 لکھنؤ  
 علیہ السلام  
 علیہ السلام  
 علیہ السلام

ما من ایام العمل الصالح فیہ فاجب لہ من ہذہ الايام العشر قالوا یا رسول اللہ  
کوئی دن ایسے نہیں ہیں کہ عمل صالح ان میں اللہ کو محبوب تر ہوں جیسے ان میں نون میں عبادت کا بڑا ثواب ہے

اللہ لا الجہاد فی سبیل اللہ قال لا الجہاد فی سبیل اللہ قالوا ولا الجہاد فی  
اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد فرمایا اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد بھڑکے اور نہ اللہ کی

لسبیل اللہ قال لا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسه  
راہ میں جہاد فرمایا اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد مگر وہ شخص کہ اپنی جان اور مال

وماله فلم يرجع من ذلک بشئ رواہ البخاری فی صحیحہ  
لیکھ جائزہ پھر آئین سے کچھ نہ لاوے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور ابوداؤد نے بھی

وصحیح ابن حبان عن جابر ما من ایام افضل من عشر ذی الحجۃ  
اور ابن حبان کی صحیح میں جابر سے روایت ہے کہ عشرہ ذی الحجہ سے کوئی دن افضل نہیں ہے

قال العلماء لو نذر احد صیام افضل ایام السنۃ انصرف الی ہذہ  
علماء کہتے ہیں اگر کوئی شخص سال میں سے افضل دنوں کے روزہ کی منت مانتے تو ان

الایام وان نذر صوم یوم افضل من سائر الايام فالی یوم عرفۃ  
دنوں کی طرف متوجہ ہو اور اگر تمام دنوں سے افضل دن کی روزہ کی منت مانتے تو یوم عرفہ کی طرف متوجہ ہو

وان نذر صوم افضل یوم من الاسبوع فالی یوم الحجۃ والایام  
اور اگر ہفتہ میں سے افضل دن کی منت مانتے تو جمعہ کے دن کی طرف متوجہ ہو اور مختار

ان ایام ہذہ العشرۃ افضل لہا فیہا من عرفۃ ولیالی عشر  
یہہ ہے کہ اس عشرہ کے دن ہیں واسطے افضل ہیں کہ ان میں عرفہ کا دن ہوتا ہے اور عشرہ رمضان کی

رمضان لہا فیہا من لیلۃ القدر ہذا هو القول الفصل وقد جاء  
راتین اسلئے افضل ہے کہ ان میں لیلۃ القدر ہے اور قول فیصل یہی ہے اور بیشک

فصیام عشر ذی الحجۃ وفضیلتہ واستجابہ ایضا احادیثی  
عشرہ ذی الحجہ کے روزوں میں اور اسکی فضیلت اور استجاب میں احادیث میں آئی ہیں یعنی

وتسعة ایام منہ تقدیر ی بوداؤد والنسائی عن بعض الزواح  
اس عشرہ میں سے نو دنوں میں سو بوداؤد وچاؤد و نسائی نے روایت کیا ہے بعض الزواح

النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسعة ایام ذی الحجۃ ویوم عاشوراء  
بعض الزواح مطہرات سے روایت کیا ہے کہ ذی الحجہ میں سے نو دن اور روز عاشوراء

۱۔ جابر سے  
۲۔ بخاری سے  
۳۔ ابوداؤد سے  
۴۔ ابن حبان سے  
۵۔ نسائی سے

والضیعی روی بن مسعود فی هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم  
سورہ النہج اور ابن مسعود نے اسکی ثواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

وبسلم وعل جلیل واجر اجزئلا وجاء مثل هذا فی مذهب  
نیک وصدق اور بڑا اجر روایت کیا ہے اور ایسا ہی امام احمد کے مذهب میں

احمد و ذکر و اهل الاثر من ابن مسعود قال احمد وبقوی هذا  
آیا ہے اور ابن مسعود کی یہی اثر مستند لال میں ذکر کی ہے امام احمد کہتے ہیں اور اسکی تقویت روایت کرتی ہے

ما جاء عن علی انه امر رجلا ان یصل بضعفاء القوم اربع  
جو علی سے آئی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو فخر پایا کہ ضعیف ناتوان لوگوں کو روم

رکعات بلا تکبیر و خطبة و ذکر البیاری فی ترجمہ باب زانسیا  
چار رکعت بے تکبیر اور بے خطبہ پڑھا ہے اور بخاری نے باب کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے کہ انس رضی

جمع اہلہ وولده فی النراویة موضع علی فرسخین من البصرة و  
اپنی اہل اور اولاد کو موضع زاوید میں جو بصرہ سے دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہو جمع کیا اور

صلی صلوۃ العید لجمع اهل السواد و یصلون رکعتین مثل صلوۃ  
عید کی نماز کرو نذاح کے لوگوں کے ساتھ پڑھی اور وہ لوگ دو رکعت عید کی نماز کی

العید مع الامام وقال لکرمانی لو فأت صلوۃ العید مع الامام  
طرح امام کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اور کرمانی کہتا ہے اگر عید کی نماز امام کے ساتھ آتے تو

قال مالک و الشافعی یصلی رکعتین وقال احمد اربع رکعات و خیر  
امام مالک اور امام شافعی کہتے ہیں کہ دو رکعت پڑھ لے اور امام احمد کہتے ہیں چار رکعت پڑھ لے اور امام

عند ابن خنیفة رجة الله علیه انشاء صلی وانشاء لم یصل وعلی  
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اختیار ہے چاہے پڑھے اور چاہے نہ پڑھے اور اگر

تقدیر ان یصل خیر بین الرکعتین او اربع رکعات والله اعلم  
پڑھے تو خیر اختیار ہے کہ دو رکعت پڑھے یا چار رکعت پڑھے واللہ اعلم

## شہر ذی الحجۃ

ذی الحجۃ کا مہینہ

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
ابو عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لعلہ یصل تکبیرا و آخر  
 علی بن ابی حمزہ  
 علی بن ابی حمزہ

یاخذ من شعرة ولا من اظفاره وفي جامع الاصول من حلیہ  
بال نہ سند واسے اور نہ ناخن کتر واسے اور جامع الاصول میں مسلم کی حدیث

مسلم عن عمر بن مسلم ابن عمار اللیثی قال کنا فی کما قریہا من  
عمر بن مسلم بن عمار اللیثی سے ہے کہتا ہے کہ یوم اضحی کے نزدیک نون بن امیہ

یوم الاضی فطال بعضنا رجاء فقال بعضنا هل کما قد یذعن  
حام بن یمن تھے پھر ایک جماعت نے یہ کہہ کیا یعنی نورہ لگا یا تب حامون میں سے کسی نے کہا اس سے تو نفع

من هنا ثم لقیتم سعید بن المسیب فذکرت له قول کما ای فقال  
کرتے ہیں پھر میں سعید بن المسیب سے ملا تو میں نے اسی حامی کا قول ذکر کیا اسے جواب دیا

یا ابن اخی هذا حدیث نسبه الناس وتروکوه حدثت فی مسالمة  
نسبتہ پیہ وہ حدیث ہے کہ اسکو لوگ قبول بسر گئے ہیں اور چھوڑ دی ہے مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا

زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم کی بی بی نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

من رای هلال فی الحجۃ الحریث واما یوم عرفۃ فقلنا خالف  
جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھا آخر حدیث تک اور دیکھو کہ دن سوہمیں اختلاف ہے

فی انہ افضل یوم الجمعة وقیل عرفۃ افضل یا م السنة والجمعة  
کہ یہ روز افضل ہے یا جمعہ کا دن اور کوئی کہتا ہے عرفہ سب سال کے دنوں سے افضل ہے اور جمعہ

افضل یا م الا سبوع والدلائل بأسرہا مذکور فی کتاب سفر  
ہفتہ کے دنوں سے افضل ہے اور تمام دلائل کے سبب سنہ السعادت کے

السعادة فی باب الجمعة وصوم یوم عرفۃ الجموع علیہ سنة وقیل  
باب جمعہ میں مذکور ہیں اور روز عرفہ کا صوم جمہور علماء پر ہے کہ سنت ہے

سنة لغير الواقفین بعرفة وعن ام الفضل بنت الحارث ان  
اور کوئی کہتا ہے ان لوگوں کو سنت ہے جو عرفات پر نہیں پہنچتے اور ام الفضل بنت الحارث سے روایت ہے کہ

ناسا تاروا عندہا یوم عرفۃ فی صیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
عرفہ کے روز اس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ میں لوگوں کو کھانا پہنچا

فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم لیس بصائم فارسلت الیہ  
کسی نے کہا حضرت روزہ سے ہیں اور کسی نے کہا روزہ سے نہیں ہیں سو میں نے حضرت مسلم کو روکا

کلمہ ذی الحجہ  
 باب ان یجوز ان  
 صیام  
 یا م الا سبوع  
 یا م الا سبوع



وثلثۃ ایام من کل شہر ومن اول الاثنین فیہ ومن اول الخمیس فیہ  
اور ہر مہینہ میں سے تین دن اور آسمین سے پہلے پیر کا دن اور آسمین سے پہلے جمعرات کا دن

وفی روایۃ اخری کان یصوم العشر وثلثۃ ایام من کل شہر وما  
اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلعم اس عشرہ میں اور ہر ایک مہینہ میں تین دن صوم کر کے رکھتے تھے اور وہ جو

روی مسلم والترمذی وابوداؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت  
مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں میں نے

ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائمًا فی العشر قط ولا  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عشرہ میں کبھی روزہ نہ دیکھا سو یہ روایت اس کی منافی نہیں ہے

لا یفہا انما اخبرت عن عدم صومہا فلعلہا لم تقلم علی صیام  
کیونکہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی خبر دی ہے کہ میں نے نہیں دیکھا تو شاید کہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان لہ ما نفع منہ من مرض وسفر  
صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ کی تلائے نہیں ہوتی اور انکو اس کوئی نافع نہ ہو جیسا کہ یاسفسر

او غیر ہا هذا ویلزم ما ورد فی فضل مطلق العمل الصالح فی ہذا  
یاسوالکے کچھ اور یہہ یاد رکھو اور یہہ جو اس عشرہ میں مطلق عمل صالح کی فضیلت ثابت ہوتی ہے

العشر فصل الصوم ایضا ومن السنن التي ترکھا الناس ان من اراد  
اس سے روزہ کی بھی فضیلت لازم آتی ہو اور ان سنن میں سے جسکو لوگوں نے چھوڑ کر کہا ہے کہ جو شخص

ان یضی فی رضا کان او نقلا فلا ینبغی ان یاخذ من شعرہ وظفرہ  
قرانی کرنا چاہیے فرض ہو یا نفل سوا انکو نہیں چاہیے کہ بال منڈوائے اور ناخن کتر دلائے

حتی یضی فقد وی مسلم عن ام سلمۃ انہا قالت قال رسول اللہ  
جب تک قرانی نہ کرے پس بیشک مسلم نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر اراد بعنکم ان یضی فلا یضی  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب یہ عشرہ آئے اور تم میں سے کوئی قرانی ارادہ کرے تو اپنے بالوں

من شعرہ ولشیرہ شیأ فی روایۃ فلا یأخذ من شعرہ ولا یقلب  
اور بدن کو ذرا ہچکڑے اور ایک روایت میں ہے تو بال نہ منڈولے اور ناخن نہ

ظفر او فی روایۃ من رای ہلال فی الحجۃ واراد ان یضی فلا  
کتر دلائے اور ایک روایت میں ہے جسے ماہ ذی الحجہ کا چاند دیکھا اور قرانی کا ارادہ ہو تو اپنے

لہ من الفقد  
تذکرہ میں مذکور  
مسلم  
ما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائمًا فی العشر قط ولا  
یاسوالکے کچھ اور یہہ یاد رکھو اور یہہ جو اس عشرہ میں مطلق عمل صالح کی فضیلت ثابت ہوتی ہے

فی غیر مایۃ الاصول نہ لایکرمہ ماروی عن ابن عباسؓ ان رسول  
 اصول کی روایت سے جدا لگا دیا کہ روایت کیا کہ یہ کہ وہ نہیں ہے کیونکہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے

فعل ذلک بالبصرة کذا فی التبیان فی الجامع الصغیر والیرھا  
 بصرہ میں ایسا کیا تھا یہہ تبیین میں ہے اور جامع الصغیر برائے میں ہے

ان قولہم التعریف الذی یصنع الناس لیس بشیء لم یرد  
 کہ علماء کا یہ قول کہ تعریف جسکو لوگ کرتے ہیں کچھ نہیں ہے اس سے شروع

نفی الشرعیۃ لانہ دعاء وتسمیہ وتضرع الی اللہ تعالیٰ وانما  
 ہوئی نفی مراد نہیں ہے کیونکہ یہہ دعاء اور تسمیہ اور تضرع اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں تضرع ہو گیا ہے

ارادہ نفی وجوبہ ونفی کونہ سنة کذا فی کتاب النجم الدین  
 مراد وجوب کی نفی اور سنت ہونے کی نفی ہے یہہ ذکر نجم الدین بنی کی

البیان فی الجامع الصغیر والتعریف الذی یصنع الناس  
 کتاب النجم الدین اور جامع الصغیر میں ہے اور وہ تعریف جسکو لوگ عمل میں لاتے ہیں

لیس بشیء وذلك ان جمیع الصلحاء والعارفین یجمعون  
 کچھ نہیں ہے اور تعریف یہہ ہوتی ہے کہ تمام صلحاء اور عارف اور ویش عارف کے

فی یوم عرفۃ فی کل بلدۃ ویمیلون ویکبرون شبہ الحاج  
 روز ہر ایک شہر میں جمع ہوتے ہیں اور تہلیل اور تکبیر پڑھتے ہیں جیسے حاجی

فی عرفات فلان لیس بشیء یعنی لیس بشیء من السنة  
 عرفات میں پڑھتے ہیں سو یہہ امر کچھ نہیں ہے یعنی سنت میں سے نہیں ہے

ولکن هو فی نفسه من جملة الایات والایات استیفاء  
 پر بجائے خود ایک دیانت اور خیرات اور خیرات میں سبقت

الخیرات وذكر فی الکافی وقیل یشکی لہ تشبہ باہل  
 کرنے کی بات ہے اور کافی میں ہے کہ کور ہو اور کوئی کوتاہی نہ ہو کیونکہ اہل طاعت کی

الطاعة فیکون لهم ثوابهم کذا نقل فی سنن المذنب  
 شایستگی ہو سوا حق اسکا ثواب ہو دیکھا یہہ سنن الہدی میں منقول ہے

ولا یخفی ان الذکر والتسمیہ والتصلیل والدعاء  
 اور یہہ بات ظاہر ہے کہ ذکر اور تسمیہ اور تہلیل اور دعاء

کے نفی نیست  
 سن ۱۱۳۳  
 تفسیر جامع  
 صفحہ ۱۱۳  
 تذکرہ شہوں

یقتدر ابن وهو واقف علی بعیدہ بعرفۃ فشر بہ متفق علیہ وقال  
 پیارہ بیجا اور حضرت صلعم عرفات میں اپنے اونٹ پر سوار کھڑے تھے پس آپؐ وہ بی یاکلم اور بخاری نے ہر اتفاق کیا اور  
 روی نحو هذا الحديث عن ميمونة ايضاً وقال الترمذی فی الباب

ایسی ہی حدیث ميمونة سے بھی روایت ہوئی ہے اور ترمذی کہتا ہے اس باب میں

عن ابی ہریرۃ وابن عمرؓ وقد وی عن ابن عمر قال حججت مع النبی  
 ابو ہریرہ رضہ اور ابن عمر رضہ سے روایت ہے اور ابن عمر رضہ سے یہ بھی روایت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصمہ یعنی یوم عرفۃ ومع ابی بکر فلم یصمہ  
 علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا سو آپؐ نے اس روز یعنی عرفہ کے روز روزہ نہیں رکھا اور ابوبکرؓ کے ساتھ نماز نہیں کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ومع عمرؓ فلم یصمہ وانا لا اصومه ولا امر بہ ولا انھی عنہ والعمل  
 اور عمرؓ کے ساتھ نماز نہیں کی یعنی روزہ نہیں رکھا اور میں روزہ نہیں رکھتا ہوں اور کسی کو کہتا ہوں کہ روزہ منع کرتا ہوں اور اکثر

علی هذا عند اکثر اهل العلم یستحبون الافطار بعرفۃ ليقوی  
 علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عرفہ کے دن افطار بہتر جلتے ہیں تاکہ آدمی میں

بہ الرجل علی الدعاء وقد صام بعض اهل العلم یوم عرفۃ بعرفۃ  
 دعا کرنے کی قوت باقی ہے اور بیشک بعض علماء نے عرفہ کے دن عورات پر روزہ رکھا ہے

انتمی قول ورد فی فضل یوم عرفۃ انه یکفر السنۃ الذی بعدہ والی  
 اتہی اور بیشک روز عرفہ کی فضیلت میں یہ آیا ہے کہ روز عرفہ ایک سال آئندہ اور ایک سال گزشتہ کا گناہ

قبائہ فالتخاران صوم عرفۃ مستحب الی اللہ حاج اذا الم یقووا علی الدعاء  
 ہوتا ہے پس مختار یہی ہے کہ روز عرفہ کا روزہ مستحب ہے مگر حاجتوں کو اگر دعا اور احکام

والاجتہاد فیہ واللہ اعلم وما ینبغی ان ینبأ علی بیان حکم التعریف  
 اور کرنے کی قوت نہ رکھتے ہوں لہذا علم اور ان احکام میں سے جسکا جواز یا مناسبت ہے عرفہ بنا کر حکم بیان نہ کرنا

الذی یفعلہ بعض الناس فی البلاد فاعلم انہ قد ذکر بعض علماء  
 جسکو بعض لوگ ملکوں میں کرتے ہیں سو سمجھ لے کہ بعض خفی علماء نے ذکر

الحنفیۃ ان التعریف وهو ان یجمع الناس یوم عرفۃ فی بعض المواضع  
 کیا ہے کہ تعریف یعنی عرفہ کے روز کسی جگہ میں لوگوں کا جمع ہونا تاکہ عرفات پر پھر نیوالوں سے

تشبہا بالواقفین بعرفۃ لیس بشئ وعن ابی یوسف ومحمدؒ  
 تشبہا بالواقفین بعرفۃ لیس بشئ اور امام ابو یوسف رحمہ اور امام محمد رحمہ سے

شرح واقعه دلی	شرح جایزه انکسار	بایه و طالعین فکری جنبانی	تظام القلوب و انفس تحت نظام البرز
تأسیس میرزا محمد اسرار عالمی شرح قیفا	چیز سیدیه	یکتا حضرت شاه احمدیه حساب	اورنگ آبادی
تأسیس میرزا محمد اسرار عالمی شرح قیفا	میرزا محمد طالعین فکری	نقشه دلی مجددی حکمی بر آیه	سمائل شریف شری
انفسی نظامی	قلبی شریف شریفی	اس کتابین علامه از کار شریف	
میرزا نظامی	و میرزا شریف شریفی	سکه ای حصول انفسی حاکمی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	کتاب هر که جو جو حضرت قلبیان	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	شاه عالم طبع شاه احمدیه	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	جوئی امیر بعضی از کار شریف	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	پیر صاحب عالم دنیا کمال	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	یکتا شریف شریفی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	سراج عالمین ترجمه از شریف	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	منهاج العالمین مع شریفی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	از مولانا محمد شریفی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	در شریف شریفی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	صفا القلوب شریفی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	شفاه العلیل مع ترجمه از شریف	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	دافانده سالک عالمین شریفی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	کلمات عجزی مع شریفی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	مرشد شریفی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	کشف شریف فکری شریفی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	راؤکار از حضرت شاه کلام	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	جهان آبادی شریفی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	صراط مستقیم از مولانا محمد شریف	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	صاحب شریفی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	ارشاد العالمین از حضرت شریفی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	شاه عالم دلی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	مذکره خواجه کاغذ دلی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	نقشه العالمین مع شریفی	
نفس شریف از و میرزا شریفی	نفس شریف شریفی	راحة القلوب شریفی	

لایاس بہ لانها مشرعة فی کل الامکنۃ والا زمان و لکن  
کوئی ذکر کی بات نہیں ہے کیونکہ یہ سب ہر جگہ اور ہر وقت شروع میں لیکن

المکلام فی لباس الاحرام والتلبیۃ وسائر اداب الحج التي  
احرام کے لباس میں اور لیک بھارت میں اور حج کے تمام آداب میں جسکے

یقع لها الواقفون فی ذلک المقام فان الظاهر اختصاصها  
اس مقام میں موجود ہوئے لوگ کرتے ہیں کلام ہے کیونکہ لفظ ہر حال یہ امور انہی سے خاص ہیں

بہم واللہ اعلم بحقیقۃ المرام هذا واما سائر العبادات  
اور اللہ حقیقت حال کو خوب جانتا ہے یہ یاد رکھ اور رہتے اور تمام عبادات

والادعیۃ والاحکام فہذا کورۃ فی کتب الفقہ ورسائل  
اور دعائیں اور احکام سوفہ کی کتابوں میں اور مذاہب کے رسالوں میں

المناسک فلیطلب ثمة ولیکن هذا اخرا مقصدا لیرادۃ فہذہ  
مذکور ہیں وہاں سے ڈھونڈ لیتا چاہیے اور یہ ہائے ان مقصود کی تمامی ہے جسکو سس سالہ میں لایا

الرسالۃ واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و صلی اللہ  
چاہتے تھے اور ہمارا آخری مدعا ہے کہ ستائش واسطے اللہ پروردگار عالم کے ہے اور اللہ رحمت کے ہے

علی سید المرسلین وامام المتقین محمد الہ واصحابہ واتباء  
مرسلین کے پیشوا اور متقیوں کے امام یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے آل و صحابہ و اتباع پر

ہذا طریقی الحق ویحی علوم الدین امین امین امین  
کہ حق کے راستہ کی ہدایت اور دینی علوم کے زندہ کرنیوالے ہیں آمین آمین آمین

سہ وقت  
توفیق ہدایت  
۱۲ م  
ع  
شیخ زاد شاہ

واضح ہو کہ کاپی اسٹ اس کتاب کا بذریعہ جیٹری با ضابطہ

مستوف کیا گیا ہے کوئی شخص بلا اجازت اراقم اسکے طبع کا مجاز نہیں بان جقدر

نئے مطلوب ہوں کتب خانہ تجارت مطبع ہذا سے طلب فرمائیں فقط  
ال





ہندوستان کے

بامحاورہ ترجمہ کرانے اور نیز حل کتابیں

مطبع کی ایک رقم کثیر صرف ہوئی ہے لہذا جملہ حقوق

اس کے متن مطبع دہلی از جامعہ ہندوستانی محفوظ کیے گئے ہیں

کرونی شخص بلا اجازت صریح اسکے طبع کا مہار بنیں

کاپی است محفوظی فقط



